



مقالات الرضویہ

فی
فضائل انبیا علیہم السلام

مؤلف

ابوالاحمد محمد نعیم قادری رضوی

فاضل جامعہ قادریہ عالیہ نیک آباد مراٹھاپور شریف گجرات

دریادار اکیڈمی، لاہور
0321-4716036

نور الایمان پبلیکیشنز

مقالات الرضوية

في

فضائل النبي ﷺ

بشخصان كرام

قطب الاولياء، شيخ الشائخ، نائب غوث الوري
حضور خواجه پير محمد اسلم قادري فاضلي
(نيك آباد، مراڑياں شريف گجرات)

بشخصان نظر

نباض قوم، پاسبان مسلک رضا، نائب محدث اعظم پاکستان
پير طريقت، رزيه شريعت، مولانا الحاج مفتي
ابوداؤد محمد صادق قادري رضوي
(امير جماعت رضائے مصطفیٰ پاکستان)

مؤلف

ابوالاحمد محمد نعیم قادری رضوی

فاضل جامعہ قادریہ عالیہ نیک آباد مراڑیاں شریف گجرات

ذوالایمان پبلسنگھز
دوبارہ مارکیٹ، لاہور
0321-4716086

جملہ حقوق محفوظ ہیں

مقالات الرضویہ فی فضائل النبی	نام کتاب
ابوالاحمد محمد نعیم قادری رضوی	مؤلف
فاضل جامعہ قادریہ عالیہ نیک آباد مرزا ایاز شریف گجرات	
علامہ مفتی عبدالرحمن قادری اشرفی صاحب	نظر ثانی
(مقالہ نمبر 1,2) علامہ صفدر منیر قادری	پروف ریڈنگ
مدرس جامعہ قادریہ عالیہ نیک آباد گجرات	
(مقالہ نمبر 3) علامہ گل محمد ہزاروی	پروف ریڈنگ
(مقالہ نمبر 4) علامہ حافظ محمد نوید قادری	پروف ریڈنگ
محمد نفیس قادری رضوی	کمپوزنگ

280

۲۰

ملنے کے پتے

کتب خانہ امام احمد رضا دربار مارکیٹ لاہور، مکتبہ قادریہ، مسلم کتابوی
والضحیٰ پبلیکیشنز، کرمانوالہ بک شاپ، چشتی کتب خانہ، دارالعلم پبلیکیشنز
ہجوری بک شاپ، ضیاء القرآن پبلیکیشنز، نوریہ رضویہ پبلیکیشنز، نشان منزل دارالنور
صراط مستقیم پبلیکیشنز (دربار مارکیٹ لاہور)، مکتبہ اہلسنت مکہ سنٹر لاہور
نظامیہ کتاب گھر زبیدہ سنٹر لاہور، مکتبہ قادریہ، مکتبہ الفرقان
مکتبہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ، مکتبہ نظامیہ، جامعہ نظامیہ نبی پورہ شیخوپورہ،
مکتبہ جلالیہ صراط مستقیم، رضا بک شاپ گجرات، مکتبہ رضائے مصطفیٰ
فیضان مدینہ کھاریاں، مکتبہ الفجر سرانے عالمگیر، اہلسنہ پبلیکیشنز دینہ
مکتبہ ضیاء السنہ، فیضان سنت، مہریہ کاظمیہ ملتان، احمد بک کارپوریشن
اسلامک بک کارپوریشن، مکتبہ غوثیہ عطارہ، مکتبہ امام احمد رضا راولپنڈی
مکتبہ اویسیہ رضویہ، مکتبہ متینویہ بہاولپور

فہرست مقالہ جات

مقالہ نمبر (۱)

تنزیہ اوصاف النبی ﷺ عن عیب التناہی

تیرے تو وصف عیب تناہی سے ہیں بری (21)

مقالہ نمبر (۲)

جواہر العلماء و الفضلاء فی اوصاف سید الانبیاء ﷺ

اوصاف نبی الختار بے حد و شمار (81)

مقالہ نمبر (۳)

تحقیقات الرضویة فی اولیات المصطفویة ﷺ

نبی اکرم ﷺ کی اولیات (259)

مقالہ نمبر (۴)

بشائر الانبیاء و الخلق بمولد حبیب رب الفلق ﷺ

نبی کریم ﷺ کی آمد کی بشارتیں (307)

352 مآخذ و مراجع

﴿ فہرست ﴾

صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار
13 حمد باری تعالیٰ	1
14 نعت رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم	2
15 مناجات صغیر در بارگاہ کبیر	3
15 نذرانہ عقیدت	4
17 انساب	5
18 تقریظ جلیل	6
20 ہدیہ تشکر	7

مقالہ نمبر (۱)	
	تزیہ اوصاف النبی
	عن عیب التناہی
21	(تیرے تو وصف عیب تناہی سے ہیں بری)
22	مقدمہ.....
	باب نمبر (۱)
28	لفظ تناہی کی لغوی تحقیق اور مخلوق پر لفظ غیر تناہی کا اطلاق....
28	فصل اول..... لفظ تناہی کی لغوی تحقیق.....
34	فصل دوم..... مخلوق پر لفظ غیر تناہی کا اطلاق.....
	باب دوم (۲)
43	حضور ﷺ کے اوصاف غیر تناہی ہونے پر چند دلائل.....
43	حضور ﷺ کو ملنے والا ثواب غیر متناہی ہے.....
45	حضور ﷺ کو ملنے والے کوثر کا فیض غیر متناہی ہے.....
47	حضور ﷺ کی عظمت غیر متناہی ہے.....
48	حضور ﷺ کی رحمت غیر متناہی ہے.....
49	حضور ﷺ کی نبوت غیر متناہی ہے.....
49	ہم پر حضور ﷺ کے احسانات غیر متناہی ہیں.....
50	حضور ﷺ کا خلق اتنا اعلیٰ ہے جس کی انتہا نہیں.....
51	حضور ﷺ کی طاقت غیر متناہی ہے.....
53	حضور ﷺ کے معجزات غیر متناہی ہیں.....

59

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو کوئی گھیر نہیں سکتا

61

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل و محاسن غیر متناہی ہیں

76

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف غیر متناہی کیوں ہیں؟

مقالہ نمبر (۲)

جواهر العلماء والفضلاء

فی اوصاف سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم

اوصاف نبی المختار..... بے حدود بے شمار

81

82

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند اوصاف مبارک کہ

(باب اول)

82

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف از قرآن حکیم

(باب دوم)

93

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند اوصاف از حدیث

114

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے نبی و رسول ہیں

116

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ عقل مند تھے

139

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ بہت پسند تھا

139

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ مہینہ

144

اوصاف انبی صلی اللہ علیہ وسلم از امام عارف باللہ شیخ محمد بن عبدالکریم

145

اوصاف انبی صلی اللہ علیہ وسلم از امام غزالی

147

اوصاف انبی صلی اللہ علیہ وسلم از امام القرطبی

148 اوصاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم امام حسن بن عمر الخلیعی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>
149 وصف النبی صلی اللہ علیہ وسلم از امام شہاب احمد المقری
150 اوصاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم از امام امیر عبدالقادر الجزازی
152 اوصاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم از امام احمد قسطلانی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>
155 اوصاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم از امام عبدالوہاب الشعرانی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>
163 اوصاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم از امام یوسف النہمانی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>
173 اوصاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم از امام الشافعی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>
175 اوصاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>
183 اوصاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم مولانا تقی علی خاں <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>
186 اوصاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم علامہ محمد شفیع اوکاڑوی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>
201 اوصاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم از علامہ ضیاء اللہ قادری <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>
204 اوصاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم از علامہ مفتی منظور احمد فیضی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>
205 اوصاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم علامہ عبدالرزاق بھڑالوی
211 اوصاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم از مفتی محمد امین
218 اوصاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم از محمد امیر شاہ قادری گیلانی
226 اوصاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم از علامہ عبدالمصطفی اعظمی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>
227 اوصاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم از علامہ نور بخش توکلی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>
230 اوصاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم از دیگر علماء کرام
	(باب سوئم)
249 اوصاف امت مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

مقالہ نمبر (۳)

تحقیقات الرضویہ فی اولیات المصطویہ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اولیات)

259

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اولیات)

260

تقریظ جمیل

267

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا عالم

279

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام کر کر پکارنے سے منع فرمایا گیا..

280

اسم پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی برکات

285

تعظیم اسم پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم

288

چند دیگر اولیات

292

سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی قبر مبارک کھلی گی

293

سب سے پہلے اپنی قبر مبارک سے اٹھنے والے

سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی قیامت کے دن سجدے کا

295

اذن دیا جائے گا

296

سب سے پہلے پل صراط سے گزرنے والے

297

فائدہ

297

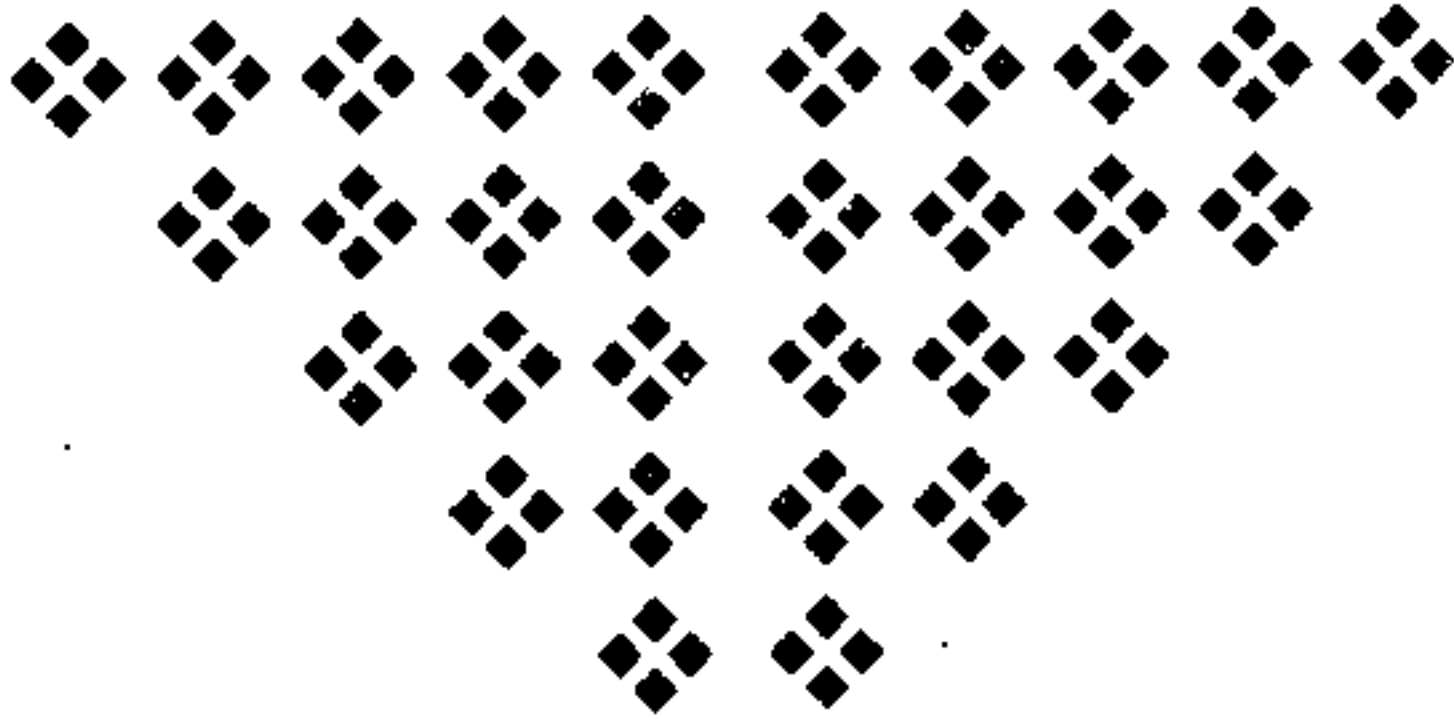
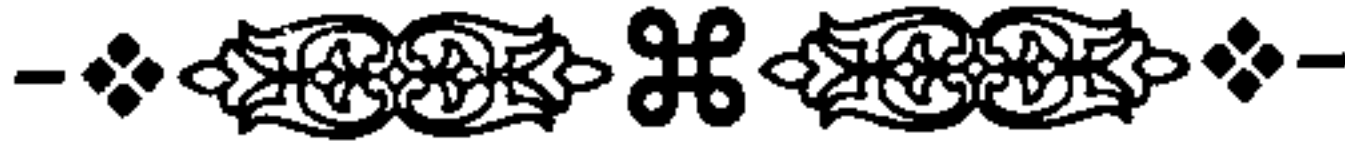
سب سے پہلے شفاعت فرمانے والے

298

سب سے پہلے جنت کے دروازے کے کھٹکھٹانے والے

318	حضور عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی زبان سے بشارت
319	حضرت میمون بن بنیامین رضی اللہ عنہ کی زبان سے بشارت
320	مخیر لقی یہودی عالم کی زبان سے بشارت
321	عیسائیوں کے راہبوں کی بشارتیں
321	حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا واقعہ اور عیسا کی راہب کی بشارت
326	بحیرا راہب کی زبان سے بشارت
327	کتب سماویہ کے علماء کی بشارتیں
328	واقعہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
329	کاہنوں کی زبان سے بشارتیں
331	جنات کی زبان سے بشارتیں
332	وہ بشارتیں جو بتوں کے پیٹوں سے سنی گئیں
334	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ابا و اجداد کی بشارتیں
335	حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی بشارت
336	حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی بشارت
338	ضروری بات
339	جانوروں کی زبانوں سے بشارتیں
340	قلم قدرت ذریعے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی بشارتیں
340	پھولوں پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی بشارت

341	اخروٹ جیسے پھل میں پتے پر آپ ﷺ کی آمد کی بشارت...	
341	اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کا نام لکھ کر بشارتیں دیں.....	
342	اہل عرب کی آرزو.....	
345	مآخذ و مراجع.....	
352	اختتام.....	



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حمد اس پروردگارِ عالم کو لائق ہے جس نے امر کن سے تمام جہان پیدا فرمائے اور ایک مشت خاک سے انسان کو بنایا اور اس کو لَعْدُ كَرْمًا مِنَّا بَنِي آدَمَ کا تاج پہنایا سبحان اللہ کیسارِ حیم و کریم اور کارِ ساز ہے جس نے اپنے فضل سے ہم پر نعمتوں کے دریا بہا دیے اگر ہمارے بال زبان بن کر اس کی نعمتوں کا شمار کرنا چاہیں تو ہرگز نہ کر سکیں۔

گر برتن من زبان شود ہر مو

احسان ترا شمار نتوانم کرد

پھر درودِ لا محدود اس محبوب رب و دود پر جس کا وجود باوجود اس جہان کی پیدائش کا سبب ہے سارا باغ اسی ایک سچے پھول کے لیے لگایا گیا۔ آدم اور آسمیان عالم اور عالمیان اسی دولہا کے براتی اور اسی نوشہ کے طفیلی ہیں۔

ابوالاحمد محمد نعیم قادری رضوی

حمدِ باری تعالیٰ

تو ہی واجب الوجود ہے تو ہی کل جہاں کا معبود ہے
سبھی کا تو مقصود ہے ہر شے میں تو موجود ہے
تو واحد ہے تو بے نیاز سبھی کی تیری طرف پرواز
سن لیتا ہے سب کی آواز وہ بے وجود یا باوجود ہے
تو بے مثل و بے مثل تیرا نہ کوئی بند نہ ندید
تیرا نہ شرک نہ شریک ہر سنی اس پہ یطو د ہے
مٹ جائیں گے زمین و سماء آئے گی ہر اک پہ فنا
بس تیرے لیے ہی ہے بقا بس تیرے لیے ہی خلود ہے
دے میرے دل کو یارب جلا اپنے ذکر کا دے اسے مزہ
اور اپنی یاد میں اس کو تڑپا کہوں پھر کہ دل میرا خوشنود ہے
کرا اپنا عشق ناہم کو عطاء اور دے عشقِ مصطفیٰ
بخش اس کی ہر اک خطا تو ہی میرا مولیٰ و وڈود ہے
ابوالاحمد محمد نعیم قادری رضوی

☆ بند۔۔۔ مقابل ☆ یطو۔۔۔ ثابت قدم ☆ خلود۔۔۔ ہیبتگی ☆ خوشنود۔۔۔ مسرور، کھلا

ہوا

نعتِ رسولِ معظم صلی اللہ علیہ وسلم

کروں مدحتِ نبی میں دربارِ مصطفیٰ میں
مل جائے مجھ کو یہ گھڑی یا رب تیری عطاء میں

چاہے خلقِ رضا تیری، تیری ذات سے خدایا
پر ملتی ہے رضا تیری تو رضائے مصطفیٰ میں

جس روز شمس سر پر آتشِ گرائے بد پر
ملے کرم تیرا اے نبی تیرا سایہ لواء میں

تلیں عمل میرے جس گھڑی جب آئے نظر بدی بدی
اس وقت میرے یا نبی لینا مجھے پناہ میں

ستار ہو غنی ہو نہ دیکھو میری بدی کو
دکھاؤ گے رخ کبھی تو بیٹھا ہوں اس رجا میں

ملے تم سے ایسی زندگی ناعم کو تیرے اے غنی
گزرے خدا کی حمد میں اور نعتِ مصطفیٰ میں

ابوالاحمد محمد نعیم قادری رضوی

مناجاتِ صغیر در بارگاہِ کبیر

یا رب طالب ہوں اماں کا مجھ کو اماں دے
کردے جو تجھے راضی مجھے ایسا ایماں دے
کرتا رہوں تعریف تیری ہر لمحہ خدا یا
پڑھتی ہو جو تسبیح تیری مجھے ایسی زباں دے
دے دل مجھے ایسا جو کرے ذکر تیرا فقط
ہو جائے جو قربان محبوب پہ جاں دے
لکھتا رہوں حمد تیری نعت محبوب ترے کی
یا رب مجھے اسکے لیے محبت کا سا ماں دے
رہنے کو پاس نہیں جن کے کوئی گھر
کر اُن کو غمی اور عزت کا مکاں دے
ہیں تحت نشیں جابر اور اظلام کا ہے ڈیرا
پھر آئے عہد فاروقی کوئی ایسا بھی زماں دے
ہونا عم کی زیست ترے احکام پہ بس فقط
اور حضور کی سنگت میں فردوسِ جناں

ابوالاحمد محمد نعیم قادری رضوی

نذرانہ عقیدت

بارگاہِ حضور پر نور، شافع روزِ نشور، دافعِ جملہ بلا، امام الانبیاء،
سید الثقلین، نبی الحزمین، جانِ عجم، شانِ عرب اپنے آقا و مولا

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام

جن کی نگاہِ التفات نے مجھ جیسے گناہ گار کو اپنی بارگاہِ بلند و بالا میں
ہدیہ عقیدت پیش کرنے کا شرف بخشا

ابوالاحمد محمد نعیم قادری رضوی

انتساب

اپنے جمیع مربیانِ جسمانی و روحانی بالخصوص پیشوائے اہلسنت
مجاہدین و ملت اُستاز العلماء و المشائخ و اُستازی المکرّم جگر گوشہ قطب الاولیاء

حضرت علامہ مولانا پیر محمد افضل قادری مدظلہ عالی

(سجادہ نشین خانقاہ قادریہ عالمیہ نیک آباد سراڑیاں شریف گجرات)

کے نام جن کی نظرِ کرم اور تعلیم و تربیت کے ساتھ میں اس قابل ہوا

مگر قبول اُفتدز ہے عز و شرف

ابوالاحمد محمد نعیم قادری رضوی

تقریظِ جلیل

اللہ

جگر گوشہ پیشوائے اہلسنت

حضرت علامہ مولانا مفتی پیر محمد عثمان افضل قادری مدظلہ العالی
مفتی دارالافتاء قادریہ عالمیہ ونائب ناظم اعلیٰ تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

ونائب منتظم جامعہ قادریہ عالمیہ نیک آباد مراٹھیاں شریف گجرات

نَعْمَدُهُ وَنُصَلِّيْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

وَ عَلٰی آلِهِ وَ اَصْحَابِهِ وَ اَوْلِيَاءِ اُمَّتِهِ وَ عُلَمَاءِ مِلَّتِهِ اَجْمَعِيْنَ

اَمَّا بَعْدُ

آقا نامدار نبی المختار نور الانوار جناب حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف و کمالات محاسن و اختیارات اور آپ کی رب ذوالجلال کی بارگاہ میں مقبولیت، عظمت، رفعت، اور شان و شوکت پر اللہ جل مجدہ بذات خود گواہ ہے اور اس کے ملائکہ اور علمائے ربانی بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں ہمہ وقت رطب اللسان رہتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں علماء نے بہت کچھ لکھا اور لکھ رہے ہیں اور انشاء اللہ لکھتے رہے گے لیکن رب کعبہ کی قسم کوئی بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات کو کما حقہ نہ بیان کر سکا ہے اور نہ ہی کر سکے گا ہر کوئی یہ کہتے ہوئے ہی اپنی زبان اور قلم کو روک لیتا ہے:

لا يمكن الشناء كما كان حقه

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

اور کوئی یوں کہتا ہے:

خود کہہ لے گی ان کے ثناء خواں کی خامشی

چپ ہو رہا ہے کہہ کے کہ میں کیا کیا کہوں تجھے

الغرض حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی بھی کما حقہ تعریف نہیں کر سکتا۔

علامہ محمد نعیم قادری صاحب نے اسی بات کو مضبوط دلائل کے ساتھ بیان کیا ہے

کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف و کمالات غیر متناہی ہیں ان کو کوئی شمار ہی نہیں سکتا بیان کرنا

تو دور کی بات ہے رب ذوالجلال کی بارگاہ میں دعا ہے کہ علامہ موصوف کی اس کاوش کو

قبول و منظور فرمائے اور ہم کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے توسل سے جنت الفردوس عطا فرمائے

آمین بجاہ النبی الکریم الامین صلی اللہ علیہ وسلم

عثمان علی بن محمد افضل قادری

شعبہ تحقیق و افتاء مرکز اہلسنت نیک آباد گجرات

ہدیہ تشکر

بعد از حمد و صلوة میں نہایت مشکور ہوں حضرت علامہ مولانا استاذی المکرم صفدر منیر قادری صاحب مدرس جامعہ قادریہ عالمیہ نیک آباد کا جنہوں نے میری اس کتاب کے متعلق علمی، ادبی و اصلاحی طور پر کافی مدد کی اور حضرت علامہ مولانا استاذی المکرم محمد شہزاد قادری صاحب مدرس جامعہ قادریہ عالمیہ نیک آباد کا جنہوں نے علمی مواد اور کمپوزنگ کے لحاظ سے مجھے گائیڈ کیا۔

اپنے برادر اصغر علامہ محمد نوید لطیف قادری رضوی صاحب کا جنہوں نے پروف ریڈنگ کے اعتبار سے میرے ساتھ تعاون کیا، بالخصوص اپنے جمیع اساتذہ کرام کا جنہوں نے اپنی شب و روز کی محنت کے ساتھ مجھے اس قابل بنایا اور جگہ جگہ میری علمی و ادبی اور روحانی اصلاح فرمائی اور دوران تحریر میرے لیے دعا فرماتے رہے اور فرما رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اجر عظیم عطاء فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم الامین

ابوالاحمد محمد نعیم قادری رضوی

فاضل جامعہ قادریہ عالمیہ نیک آباد مراٹھایاں شریف گجرات

تنزیہ اوصاف النبی

عن عیب التناہی

تیرے تو وصف عیب تناہی سے ہیں بری

(کلام اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلویؒ کی علمی و تحقیقی تشریح)

(مرتب)

ابوالاحمد محمد نعیم قادری رضوی

فاضل جامعہ قادریہ عالمیہ نیک آباد مراڑیاں شریف گجرات

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مقدمه

الحمد لله حمده و نستعينه و نستغفره و نؤمن به و نتوكل عليه و نعوذ بالله من شرور أنفسنا و من سيئات أعمالنا من يهده الله فلا مضل له و من يضلل فلا هادي له و نشهد ان لا اله الا الله شهادة تكون للنجا و وسيلة و لرفع الدرجات كقوله تشهد ان سيدنا و سيدنا و نبينا و شفيعنا و رسولنا و مولانا و حبيبنا و حبيب ربنا و محبوب مولانا و ديننا و ايماننا و هادي سبيلنا و رونق جذرائنا و اعلمنا و اعلمنا و اتقنا و ايدينا و مقصودنا و مخدومنا و ارفقنا و انورنا و اكبرنا و مالك النفسنا، احمر، انور، اجدر، اكفل، اوسق، احسن الخلق و اعظم الخلق و افضل الخلق و اجمل الخلق و اشرف الخلق و اشجع الخلق و اعدل الخلق و اجود الخلق و اكمل الخلق و انور الخلق في الحسن و الصدارة و الولاية و الحكاية و العناية و الشجاعة و العدالة و العطاية و الامانة و الامامة ثم تشهد ان محمدا الذي لا حد لشبوت و رفعتة و عزته و طلعه و هيبتة و رحمته و نعمته و قدرته و مدحته و لاحد لرسالته و عطايته و عنايته و امانيته و امامته و لطافته و شرافته و طاقته و فصاحته و بلاغته و كرامته و صداقته و عدالته و سخاوته و شجاعته و هدايته و سيادته و شهادته و فقاوته و ولايته و والفته بأمته ثم تشهد ان محمد الذي النبي و التقى و النقي و الذكي و العلي و ارجع الناس عقلاً و ارفع الناس نسباً و ازهد الناس زهداً و ارحم الناس رحماً و اكرم

الناس كرمًا واحكم الناس حكماً واحمد الناس حمداً واشكر الناس شكراً واذكر الناس ذكراً و اشرع الناس شرعاً و اول الانبياء خلقاً و آخر الانبياء بعثاً و افضل الانبياء فضلاً و اشرف الانبياء شرفاً و اكثر الانبياء تبعاً ثم شهد ان محمداً الذي خاتم الانبياء و مخطيب الانبياء و سيد الانبياء و نبي الانبياء خير العالمين و رحمة العالمين و حرز الاميين، و مخازن لمال الله و هادي لسبيل الله و عصمة الله و نعمة الله و احشى الله و حجة الله و اعلم بالله-

ثم شهد ان محمداً الذي حبيب رب الغفور، هادي في القبر و الظهور، ضوء الدنيا و القبور، شافع الحشر و النشور، رونق الذهن و النظور، زهرة الحسن و الزهور، احسن السهرة و المسبور، نبي الذكوة و الطهور، اكمل العقل و الشعور، عالم القلب و الصدور، دافع البلية و الفتور، ذكوة لعشاق سرور، و محمد الذي العالم و العليم، الامن و الامين، الحاكم و الحكيم، الجبار و الحلیم، صاحب الكوثر و العظيم، العزيز و العظيم، الاتم و الكريم، الحبيب و الحفيظ، الشاهد و الشهيد، الحامد و الحميد، الاجير و المنير، البشارة و البشير، و محمد الذي برهان و بيان، و صاحب المن و الاحسان، و صاحب القرآن و الفرقان، و حبيب الله الرحمن، و نبي الجن و الانسان، و طيب الروح و الابدان، و عالم الاسلام و الاديان، و نور القلب و الافهان، و شافع القبر و الميزان، و مولی الصحابة الرضوان و صديقي و عمر و علي و عثمان و جد اللو و مرجان، و فقاهة لمالك و نعمان، و لشافعي و لاحمد بن حنبل الذي حافظ القرآن و عقيدة احمد رضا الذي عالم الاديان عهد و رسول الرحمن صلى وسلم عليه و آله

الرحمنُ يورِضِي اللهُ عنهم كما في القرآن، وعليهم رحمة الله المَنَّانُ
أما بعد:

حقیقت یہ ہے کہ اگر قرآن اور حدیثِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بنظر ایمان دیکھا جائے تو اس میں اوّل سے آخر تک نعت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم معلوم ہوتی ہے۔ حمد الہی ہو یا بیان عقائد گزشتہ انبیاء اکرام علیہم السلام اور ان کی امتوں کے واقعات ہوں یا احکام الغرض قرآن اور حدیث کا ہر موضوع حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے محامد اور اوصاف کو اپنے اندر لیے ہوئے ہے

قل کہہ کر اپنی بات منہ سے تیرے سنی
اتنی ہے گفتگو تیری اللہ کو پسند

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف اتنے زیادہ ہیں کہ ان کا احاطہ کرنا انسانی طاقت کے بس کی بات نہیں کیوں کہ جو اوصاف لامتناہی ہوں ان کا شمار نہیں ہو سکتا اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنا نوازا کہ ہم کو ایسا لفظ نہیں ملتا جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ کی نوازشات کو اپنے گھیرے میں لے لے۔

خود اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَمَا لَكَ أَجْرًا غَيْرَ مَمْنُونٍ (القلم 68 : 3)

اور ضرور بالضرور تمہارے لیے بے انتہا اجر ہے۔

جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ملنے والا اجر ہی بے انتہا ہے تو آپ کے اوصاف لامتناہی کیوں نہ ہوں۔؟ کیوں کہ اجر ایک ایسا لفظ ہے جس کے اندر تمام اچھی چیزیں داخل ہیں چاہے وہ مراتب ہوں یا فضائل وہ خصائص ہوں یا شامل وہ معجزات ہوں یا کوئی اور وصف وہ تمام اجر کے تحت داخل ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ (النشر 4:94)

اور ہم نے تیرے لیے تیرا ذکر بلند کر دیا۔

اس کی تفسیر کرتے ہوئے سید محمود آلوسی تفسیر روح المعانی کے اندر اسی آیت کے

تحت حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث نقل کرتے ہیں:

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَانِي جِبْرَائِيلُ فَقَالَ إِنَّ رَبَّكَ يَقُولُ أَتَدْرِي

كَيْفَ رَفَعْتُ ذِكْرَكَ؟ قُلْتُ اللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ قَالَ إِذَا ذُكِرْتُ مَعِيَ

(سید محمود آلوسی - محقق - تفسیر روح المعانی (کوئٹہ - مکتبہ رشیدیہ ۱۴۲۱ھ)

(ج ۱۴ ص ۵۴۳)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور عرض کی

کہ آپ کا رب فرماتا ہے کیا آپ جانتے ہیں کہ میں نے آپ کے ذکر کو کیسے بلند کیا؟

میں نے کہا اللہ تعالیٰ زیادہ جانتا ہے فرمایا جب میرا ذکر کیا جائے گا میرے ساتھ تیرا

ذکر کیا جائے۔

یہ بات تو روز روشن کی طرح ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کی بلندی کی کوئی انتہا

نہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کی بلندی کی انتہا کو بھی ہم ناقص العقل نہیں جانتے صرف

وہی جانتا جس نے آپ کے ذکر کو بلند کیا لہذا ہمارے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر رفعت

اور عظمت کے لحاظ سے لامتناہی ہوا۔

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کیا خوب کہا:

أَضْمَ الْإِلَٰهَ اسْمَ النَّبِيِّ إِلَى اسْمِهِ

إِذَا قَالَ فِي الْخُمْسِ الْمَوْزُونِ أَشْهَدُ

(سید محمود آلوسی - محقق - تفسیر روح المعانی (کوئٹہ - مکتبہ رشیدیہ ۱۴۲۱ھ)

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو اپنے نام کے ساتھ ملایا کہ پانچ وقت مؤذن اشہد کہتا ہے (یعنی اذان کے اندر اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو بھی پکارتا ہے)

ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک وصف یعنی رفعت ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں جان سکتے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے اوصاف کیا کہنا۔

امام اہلسنت نے کیا خوب کہا:

کوئی کیا جانے کہ کیا ہو
عقل عالم سے ماوراء ہو
سب جہت کے دائرے میں
شش جہت سے تم وراء ہو

اور کوئی یوں عرض کرتا ہے کہ:

لا یملکن العلماء کما کان حقہ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مداحوں میں اپنا نام لکھوانے کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کچھ لکھنا چاہتا ہوں اور میں نے اس مبارک کام کے لیے چار موضوع چنے ہیں جو درج ذیل ہیں:

(۱) تنزیہ اوصاف النبی عن عیب التناہی

(۲) جواهر العلماء والفضلاء فی مدح سید الانبیاء

(۳) تحقیقات الرضویہ فی اولیات المصطفویہ اور

(۴) ہشائر الانبیاء والخلق بمولد حبیب رب الفلق

ان موضوعات پر میں اپنی کم علمی اور کم فہمی کے باوجود قلم اٹھانے کی جسارت کر

رہا ہوں لیکن مقصد صرف یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت کونٹر کے طور پر پیش کیا جائے۔
دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تحریروں اور تقریروں کو عاشقانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے
سبب تسکینِ قلوب بنائے اور مقامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو سمجھنے میں مددگار بنائے اور اس کے
سبب مجھے میرے والدین اور میرے جمیع اساتذہ کرام اور تمام قارئین و مؤمنین کو اپنا
اور اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا عشق عطاء فرمائے اور خاتمہ بالایمان عطاء فرما کر
روزِ محشر شافعِ محشر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم
(ابوالاحمد محمد نعیم قادری رضوی)

لفظ تناہی کی لغوی تحقیق

اور مخلوق پر لفظ غیر تناہی کا اطلاق

فصل اول

لفظ تناہی کی لغوی تحقیق

لفظ تناہی کا مادہ اور تعلیل۔

تَنَاهِي کا مادہ نہی سے ہے (یعنی ن۔ہ۔یاہ) اور تناہی باب تَفَاعُلُ کا مصدر ہے یہ اصل میں تَنَاهِيْ يَاءٍ پر ضمہ ثقیل تھا اس کو گرا دیا تو تَنَاهِيْ ہو گیا اب یاء کے ما قبل کو یاء کے موافق حرکت سے بدل دیا تَنَاهِيْ ہو گیا۔ اب ہم تناہی کا لغوی معنی مختلف کتب سے پیش کرتے ہیں۔

تناہی کے لغوی معانی از تاج العروس۔

امام اللغت سید محمد مرتضیٰ الحسنی زبیدی تَنَاهِيْ کے لغوی معانی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وَتَنَاهِيْ : كَفَّ يَعْنِي تَنَاهِيْ كَمَا مَعْنَى هِيَ رُكْنَا۔

(سید محمد مرتضیٰ الحسنی، امام اللغت، شرح تاج العروس من

جواہر القاموس (بیروت، دار احیاء التراث العربی، ۱۳۰۵) ج ۱۰ ص ۲۸۱-۲۸۰)

اذا انتهى على تناهيت عنده

اطال فاملی او تناهی فاقصراً

(ایضاً)

اور (وانتهى الشئ وتناهى ونهى تنهية) ای بلغ نہایتہ

(ایضاً)

یعنی شئی اپنی حد کو پہنچ گئی۔

صاحب تاج العروس نے تناہی کے دو معانی بیان کیے:

1 رکنا 2 روکنا

تناہی کے لغوی معانی از الصحاح۔

امام اسماعیل بن حماد الجوهري لفظ تناہی کے معانی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وَتَنَاهَى اِى كَفَّ

(اسماعیل بن حماد الجوهري۔ امام اللغت۔ الصحاح تاج اللغة و الصحاح

العربية (بيروت۔ دارالعم الملايين ۱۳۰۶ھ۔ ۱۹۸۲ء) ج ۲ ص ۲۵۱۴)

اور تناہی کا معنی ہے رکنا۔

وَتَنَاهَى عَنْ الْمُنْكَرِ اِى نَهَى بَعْضُهُمْ بَعْضًا

(ایضاً)

اور انہوں نے بُرائی سے روکا یعنی بعض نے بعض کو روکا۔

اور فرزوق کا قول بطور دلیل پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

فَنَهَاكَ عَنْهَا مَنُكِرًا وَنَكِيرًا

تم کو منکر نکیر نے روکا

و يقال انه لامور بالمعروف و نهو عن المنكر

(ایضاً)

وہ بھلائی کا حکم دیا گیا اور بُرائی سے روکا گیا۔

و تَنَاهَى الْمَاءَ إِذَا وَقَفَ فِي الْغَدِيرِ وَسَكَنَ

(ایضاً)

اور تنہا ہی الماء کہا جاتا ہے جب پانی تالاب میں رک جائے۔

حَتَّىٰ تَنَاهَىٰ فِي صَهَارِيحِ الصَّفَاءِ

(ایضاً)

یہاں تک کہ وہ صفاء کے خوض میں رکا۔

صاحب الصحاح نے لفظ تنہا ہی کے دو معانی بیان کیے۔

1: رکنا 2: روکنا

تنہا ہی کے لغوی معانی از لسان العرب۔

و تَنَاهَى كَفَّ

(محمد بن مکرم منظور الہی . امام اللغت لسان العرب (بہروت .

دارالمعارف) ج ۶ ص ۳۵۱۳

اور تنہا ہی کا معنی ہے رکنا۔

أَدْمَا انْتَهَىٰ عِلْمِي تَنَاهَيْتُ عِنْدَهُ

أَطَالَ فَأَمَلِي أَوْ تَنَاهَىٰ فَاقْصِرَا

(ایضاً)

وَكَاثُوا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُنْكَرٍ فَعْلُوهُ

(المائدہ ۵: ۷۹، والمرجع السابق)

اور جو بری بات کرتے آپس میں ایک دوسرے کو نہ روکتے۔

صاحب لسان العرب نے بھی تنہا ہی کے دو ہی معانی بیان کیے۔

1: رکنا 2: روکنا

تناہی کے لغوی معانی از المنجد۔

صاحب المنجد لوہیس معلوف تناہی کے معانی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

تَنَاهَى - تَنَاهِيًا الشئ ببلغ نهائته ولما وقف في الغدير وساكن وعن الشئ كلف والقوم عن المنكر نهى بعضهم بعضاً عنه

(لوہیس معلوف، المنجد عربی (ایران۔ انتشارات اسماعیلیان تہران) طبع

دوم، ص ۸۴۴)

شے کا اپنی حد کو پہنچ گئی۔ اور پانی تالاب میں ٹھہر گیا۔ اور کسی شئی سے رکنا۔ اور قوم کا برائی سے روکنا یعنی بعض کا بعض کو روکنا۔

صاحب منجد نے تناہی کے چار معانی بیان کیے۔

1: رکنا 2: روکنا 3: ٹھہرنا 4: حد کو پہنچنا

تناہی کے لغوی معانی از فیروز اللغات عربی اردو۔

تناہی: مکمل ہو جانا۔ پانی کا جوہر میں ٹھہر جانا۔ کسی کام سے رک جانا۔ لوگوں کا کسی کام سے ایک دوسرے کو روکنا۔

(فیروز اللغات عربی اردو (لاہور۔ فیروز سنز لمٹیڈ) ص ۷۷۰)

صاحب فیروز اللغات نے اس کے چار معانی بیان کیے۔

1: مکمل ہونا 2: ٹھہر جانا 3: رکنا 4: روکنا

تناہی کے لغوی معانی از تفاسیر۔

وقيل التناهي بمعنى الانتهاء من قولهم تناهى عن الامر انتهى اذا

امتنع

(سید محمد محمود آلوسی۔ مولانا۔ تفسیر روح المعانی (کوئٹہ۔ مکتبہ

رشیدیہ ۱۴۲۱ھ ۲۰۰۰ء) ج ۳، ص ۵۱۶)

اور کہا گیا ہے کہ تنہا ہی کا معنی روکنا ہے۔ ان کا قول اُس نے روکا کام سے اور وہ رک گیا جب اس کو چھوڑ دے۔

وقیل التنہا ہی بمعنی الالتہاء یقال تنہا ہی عن الامر والتہی عنہ اذا امتنع عنہ و ترکہ

(محمد بن محمد بن مصطفیٰ۔ ابو سعود۔ تفسیر ابی سعود (بیروت۔

دارالکتب العلمیہ ۱۴۱۹ھ ۱۹۹۹ء ج ۲، ص ۳۰۸)

اور کہا گیا ہے کہ تنہا ہی کا معنی روکنا ہے۔ کہا جاتا ہے اس نے کام سے روکا اور وہ رک گیا جب اس کو ترک کر دے۔

ان دونوں تفسیروں میں تنہا ہی کے دو معانی بیان ہوئے۔

2: روکنا

1: رکنا

تنہا ہی کا معنی از حدیث مبارکہ:

فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ أَيُّ صَافٍ هَذَا مُحَمَّدٌ فَتَنَاهَى ابْنَ صَيَّادٍ

(محمد بن اسماعیل، بحاری، امام، صحیح بحاری، مکتبہ رحمانیہ،

لاہور، کتاب الشہادات، باب شہادۃ المخبئی، ج ۱، ص ۴۶۲، حدیث نمبر ۲۶۴۸)

تو اس راہن سیادگی ماں) نے ابن سیاد سے کہا اے صاف یہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں تو ابن سیاد گنگنانے سے رک گیا۔

اس حدیث میں تنہا ہی کا ایک معنی بیان ہوا۔ 1: رکنا

ان مذکورہ کتب میں تنہا ہی کے یہ معانی بیان ہوئے۔

1: رکنا 2: روکنا 3: حد 4: ٹھہرنا 5: مکمل ہونا۔

اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت نے اپنے شعر کے اندر اس لفظ کو استعمال کیا کہ

تیرے تو وصف عیب تناہی سے ہیں بری
حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے
اس شعر میں عیب تناہی سے بری ہونے کا مطلب ہے کہ آپ کے اوصاف غیر
تناہی، یا لاناہیہ، یا لامحدود ہیں اور یہ مبالغہ کہا ہے۔

تو مذکورہ معانی کے لحاظ سے عیب تناہی سے بری ہونے کے مطالب یہ ہیں:

- (1) آپ ﷺ کے اوصاف رکنے والے نہیں۔
- (2) آپ ﷺ کے اوصاف کو کوئی روک نہیں سکتا۔
- (3) آپ ﷺ کے اوصاف کی کوئی حد نہیں یعنی لامحدود ہیں۔
- (4) آپ ﷺ کے اوصاف ٹھہر نہیں سکتے یعنی رک نہیں سکتے۔
(کیونکہ اللہ تعالیٰ اس میں ساعت بساعت ترقی فرما رہا ہے)
- (5) آپ ﷺ کے اوصاف مکمل بیان نہیں ہو سکتے۔

یہ تمام معانی مخلوق کے اعتبار سے ہیں کہ مخلوق کے لیے آپ ﷺ کے اوصاف
غیر تناہی ہیں اور لامحدود ہیں چونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو اتنا عارف
حمیدہ سے نوازا ہے کہ مخلوق ان کو شمار کرنے سے عاجز ہے۔

اعلیٰ حضرت کے اس شعر

تیرے تو وصف عیب تناہی سے ہیں بری
حیراں ہوں میرے شاہ کیا کیا کہوں تجھے

میں یہ مذکورہ بالا تمام معانی مراد ہو سکتے ہیں۔ ان تمام پر دلائل ان شاء اللہ باب
دوم کی فصل اول میں ذکر کریں گے۔ (واللہ التوفیق)

فصل دوم

مخلوق پر لفظ غیر متناہی کا اطلاق

جب مخلوق میں سے کسی شے کی تعداد عقل انسانی سے باہر ہو تو اس پر لفظ غیر متناہی کا اطلاق مبالغہ جائز ہے۔ بعض علمائے کرام نے لفظ غیر متناہی کا استعمال مجازاً اور مبالغہ مخلوق پر کیا ہے۔ چند دلائل پیش کیے جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی نعمتیں غیر متناہی ہیں:

وَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا

(النحل: ۱۷: ۱۸)

اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرو تو شمار نہیں کر سکتے۔

اسی طرح صاحب تفسیر روح المعانی لکھتے ہیں:

وَلَا شَكَّ إِنَّ دَفْعَ كُلِّ بَلِيَّةٍ نِعْمَةٌ فَتَكُونُ النِّعَمُ غَيْرَ مُتَنَاهِيَةٍ

(سید محمود آلوسی، ۵۱۲۶، المفتی، تفسیر روح المعانی (بہروت دارالکتب

العلمیہ ۵۱۲۱۵)، ج ۸، ص ۲۱۵)

اور اس میں کوئی شک نہیں کہ ہر بلا کو دور کرنا ایک نعمت ہے (اور اللہ ہر بلا کو دور

فرماتا ہے) پس (اللہ تعالیٰ کی) نعمتیں غیر متناہی ہوگیں۔

امام حجر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ

وَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا

(النحل: ۱۷: ۱۸)

کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

حَقُّ الْعَبْدِ فَكَيْفَ أَمَرَ بِتَذْكُرِهَا فِي قَوْلِهِ أَنْكُرُوا نِعْمَتِي الَّتِي أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَالْجَوَابُ أَنَّهَا غَيْرُ مَتْنَاهِيَّةٍ بِحَسَبِ الْأَنْوَاعِ وَالْأَشْخَاصِ إِلَّا أَنَّهَا مَتْنَاهِيَّةٌ

(محمد بن عمر بن حسن رازی، ۵۱۰۶، فخرالدین، تفسیر کبیر (بیروت

دارالاحیاء التراث ۱۳۲۲ھ)، ج ۳، ص ۲۷۵)

اگر اعتراض کیا جائے کہ جب اللہ کی نعمتیں غیر متناہی ہیں اور جو غیر متناہی ہوتا ہے اس کا علم بندے کے حق میں حاصل نہیں ہوتا۔ تو پھر اللہ تعالیٰ نے یہ کیوں فرمایا کہ میری نعمتوں کو یاد کرو جو میں نے تم پر کی؟ جواب یہ ہے کہ وہ انواع اور اشخاص کے لحاظ سے غیر متناہی ہیں ورنہ وگرنہ وہ متناہی ہیں۔

اس عبارت سے صاف ظاہر ہوا کہ جب کسی چیز کا شمار کرنا انسانی طاقت سے باہر ہو تو اس پر غیر متناہی کا لفظ بولنا جائز ہے۔

آفات دینی و دنیوی اور بندے کی حاجات غیر متناہی ہیں:

امام فخرالدین رازی فرماتے ہیں:

إِعْلَمُ أَنَّا قَدْ بَيَّنَّا أَنَّ حَاجَاتِ الْعَبْدِ غَيْرُ مَتْنَاهِيَّةٍ

(محمد بن عمر بن حسن رازی، ۵۱۰۶، فخرالدین، تفسیر کبیر (بیروت

دارالاحیاء التراث ۱۳۲۲ھ)، ج ۱، ص ۹۰)

تو جان کہ بے شک ہم نے بیان کیا ہے کہ بندے کی حاجات غیر متناہی ہیں۔

نیز امام فخرالدین رازی فرماتے ہیں:

وَأَمَّا مَا يَتَعَلَّقُ بِالْأَعْمَالِ الدِّينِيَّةِ هِيَ عَلَى قِسْمَيْنِ مِنْهَا مَا يَفِيدُ الْمَضَارَ

الدِّينِيَّةَ وَمِنْهَا مَا يَفِيدُ الْمَضَارَ الدُّنْيَوِيَّةَ فَأَمَّا الْمَضَارَ الدِّينِيَّةَ فَكُلُّ مَا نَهَى

اللَّهُ عَنْهُ فِي جَمِيعِ أَقْسَامِ التَّكَالِيفِ وَضَبْطُهَا كَمَا لِمَعْتَدِرٍ وَقَوْلُهُ (اعوذ بالله)

یتناول کلہا اَمَّا مَا یَتَعَلَّقُ بِالْمَضَارِّ الدُّنْیَوِیَّةِ فَهُوَ جَمِیعُ الْأَلَامِ وَالْإِسْقَامِ
وَالْحَرَقِ وَالْفِرْقِ وَالْفَقْرِ وَالْعَمَى وَالْوَاعِیَا تَقْرِبُ أَنْ تَكُونَ غَیْرَ مُتَنَاهِیَّةٍ فَقَوْلُهُ
(اَعُوذُ بِاللَّهِ) یتناول لاستعاذۃ من کل واحد منها

(محمد بن عمر بن حسن رازی، ۵۶۰ھ، فخر الدین، تفسیر کبیر (بیروت

دارالاحیاء التراث ۵۱۲۲ھ)، ج ۱، ص ۹۰)

اور وہ نقصان وہ چیزیں جو اعمالِ بدنیہ کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں وہ کئی قسموں پر
ہیں اُن میں سے وہ ہیں جو دین کو نقصان دیتی ہیں اور اُن میں سے وہ ہیں جو دنیا کو
نقصان دیتی ہیں پس جو دین کے لیے نقصان دہ ہیں وہ ہر چیز جس سے اللہ تعالیٰ نے
مکالیف کی تمام اقسام میں منع فرمایا اور اُن کا احاطہ کرنا ممکن نہیں اور اللہ تعالیٰ کا فرمان (
اعوذ باللہ) تمام کو شامل ہے لیکن جو دنیا کو نقصان دیتی ہیں وہ تمام مصیبتیں بیماریاں اور
جلنا اور عرق ہونا اور محتاج ہونا اور اندھا ہو جانا اور اس کی قسمیں بہت زیادہ ہیں اور غیر
تجربہ ہونے کے قریب ہیں پس اللہ تعالیٰ کا فرمان (اَعُوذُ بِاللَّهِ) اُن تمام سے پناہ
تجربہ ہونے کے قریب ہے

امام محمد بن عمر بن حسن رازی فرماتے ہیں:

وَقَالَ لَهَا الْمَكْرُوهَاتُ وَالْآفَاتُ وَالْمَحَافَاتُ وَكَمَا كَانَتْ أَسْمَاءُهَا وَأَنْوَاعُهَا
غَيْرَ مُتَنَاهِیَّةٍ كَانَ قَوْلُهُ (اَعُوذُ بِاللَّهِ) مُتَنَاوِلًا لِكُلِّهَا

(محمد بن عمر بن حسن رازی، ۵۶۰ھ، فخر الدین، تفسیر کبیر (بیروت

دارالاحیاء التراث ۵۱۲۲ھ)، ج ۱، ص ۹۱)

اور تیسری قسم مکروہات اور آفات اور خوف دلانے والی چیزیں جب اُن کی اقسام
اور انواع غیر متناہی ہیں تو اللہ کا فرمان (اَعُوذُ بِاللَّهِ) تمام کو شامل ہوگا۔
نسبت کی اقسام غیر متناہی ہیں:

امام فخر الدین رازی فرماتے ہیں:

أَمَّا أَقْسَامُ النَّسَبِ وَالْإِضَافَاتِ فَكَأَنَّهَا خَارِجَةٌ عَنِ الضُّبُطِ وَالتَّعْدِيدِ
فَإِنَّ أَنْوَاعَ النَّسَبِ غَيْرُ مُتَنَاهِيَةٍ

(محمد بن عمر بن حسن رازی، ۵۶۰ھ، فخر الدین، تفسیر کبیر (بیروت

دارالاحیاء التراث ۱۴۲۰ھ)، ج ۱، ص ۱۰۰)

لیکن نسبت اور اضافت کی اقسام وہ احاطہ اور گنتی سے باہر ہیں بے شک نسبت
کی اقسام غیر متناہی۔

قرآن کریم ایسا سمندر ہے جو غیر متناہی ہے:

امام فخر الدین رازی فرماتے ہیں:

وَالْقُرْآنُ بَحْرٌ لَا نَهَايَةَ لَهُ

(محمد بن عمر بن حسن رازی، ۵۶۰ھ، فخر الدین، تفسیر کبیر (بیروت

دارالاحیاء التراث ۱۴۲۰ھ)، ج ۲، ص ۴۴۵)

اور قرآن ایسا سمندر ہے جس کی کوئی انتہا نہیں۔

اولیاء اور سعادات کے مراتب غیر متناہی ہیں:

امام فخر الدین رازی فرماتے ہیں:

فَكَذَلِكَ مَرَاتِبُ السَّعَادَاتِ الْأُخْرَوِيَّةِ غَيْرُ مُتَنَاهِيَةٍ فَلِهَذَا السَّبَبِ قَالَ وَ
يُوتِ كُلُّ دِيٍّ فَضْلٍ فَضْلُهُ

(محمد بن عمر بن حسن رازی، ۵۶۰ھ، فخر الدین، تفسیر کبیر (بیروت

دارالاحیاء التراث ۱۴۲۰ھ)، ج ۱، ص ۳۱۶)

اسی طرح آخرت کی سعادتوں کے مراتب غیر متناہی ہیں اس وجہ سے فرمایا کہ ہر

فضل والے کو اس کا فضل دیا جائے گا۔

ولا جرم كانت مراتب الولاية و الحيات غير متناهيه بحسب الكمال
 والنقصان

(محمد بن عمر بن حسن رازی ۵۱۰ھ، فخرالدين، تفسیر کبیر (بیروت
 دارالاحیاء التراث ۱۳۲۰ھ)، ج ۱۹)

اور یقیناً ولایت اور حیات کے مراتب کمال اور نقصان کے لحاظ سے غیر متناہیہ
 ہیں۔

فَمَرَاتِبُ الْأَوْلِيَاءِ غَيْرُ مُتَنَاهِيَةٍ

(اسماعیل حقی بن مصطفیٰ ۵۱۱ھ، خلوتی، روح البیان (بیروت دارالفکر)،

ج ۲، ص ۶۲)

پس اولیاء کے مراتب غیر متناہی ہیں۔

صاحب تفسیر نیشاپوری فرماتے ہیں۔

وَلَمَّا كَانَتْ عِزَّةُ أَوْلِيَاءِ اللَّهِ تَعَالَى غَيْرَ مُتَنَاهِيَةٍ فِذَلِكَ أَعْدَائِهِ لِأَنَّهَا يَكْفُلُهَا
 فَهُمْ إِذَا أَدَّلَ خَلْقِ اللَّهِ

(حسن بن محمد بن حسین القمی ۵۸۵ھ، نیشاپوری، تفسیر نیشاپوری

(بیروت دارالکتب العلمیہ ۱۳۱۹ھ)، ج ۶، ص ۲۶۶)

اور جب اللہ تعالیٰ کے اولیاء کی عزت غیر متناہی ہے تو اس کے اعداء کی ذلت بھی

غیر متناہی ہوگی پس وہ اس وقت اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے سب سے زیادہ ذلیل ہیں

امام فخر الدین رازی فرماتے ہیں:

وَيَحْصُلُ مِنْ مَجْمُوعِ الْآيَاتِ أَنَّهُ لَأَنْهَاءُ لِمَرَاتِبِ أَعْزَازِ اللَّهِ وَأَكْرَامِهِ

لِعِبَادِهِ

(محمد بن عمر بن حسن رازی ۵۱۰ھ، فخرالدين، تفسیر کبیر (بیروت

دارالاحیاء التراث (۱۳۲۲ھ)، ج ۸، ص ۲۶۲

اور دونوں آیات کے مجموعہ سے حاصل ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے اپنے بندوں کے لیے اعزاز اور اکرام کی کوئی انتہا نہیں۔

انسان کے تصورات و افکار غیر متناہی ہیں:
علامہ بدیع الزمان فرماتے ہیں:

نعم ان تصورات البشر وفکاره التي لا تناهي المتولد من آماله
الغير المتناهية۔

(بدیع الزمان سعید النوریسی ۱۳۶۹ھ، مولانا، اشارات اعجاز فی مظان

الایجاز (قاہرہ مکتبہ شرکتہ سوز لنشر ۲۰۰۲ء، ج ۱، ص ۶۲)

ہاں انسان کے تصورات اور افکار جو غیر متناہی ہیں وہ اُس کے غیر متناہی کی طرف مائل ہونے سے پیدا ہوتے ہیں۔

نئے پیدا ہونے والے واقعات غیر متناہی ہیں:

وقد يتسأل بعضهم فيقولنا ان نصوص الشرع متناهية محدودة اما
الحوادث والوقائع فهي كثيرة ومتجددة وغير متناهية فكيف يمكن لهذا
النصوص المحدودة ان تحيط بهذا الاحداث والوقائع المتجددة على
مدار العصور غير متناهية ؟

والجواب على هذا ان نقول ان هذا الحوادث والوقائع المتجددة فيما
يراه الناس في فروع عن اصول سابقة ثابتة

(سلمان بن فہد عبداللہ، العودہ، دروس الشیخ سلمان عودہ، درس نمبر

۲۶۳ ص ۳)

اور کبھی بعض لوگ سوال کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ شریعت کی نصوص متناہی اور

محدود ہیں لیکن حوادث اور وقائع بہت زیادہ اور نئے پیدا ہونے والے اور غیر متناہی ہیں تو کیسے ممکن ہے یہ کہ محدود نصوص اُن حوادث اور وقائع کو گھیر لیں جو نئے پیدا ہو رہے ہیں غیر متناہی زمانوں کی وجہ سے؟

اس پر جواب یہ ہے ہم کہتے ہیں بے شک وہ حوادث اور وقائع جو پیدا ہونے والے ہیں وہ اُن اصول سابقہ کی فروع ہیں جو پہلے سے ثابت ہیں۔

امام عبدالکریم فرماتے ہیں:

نعلم قطعاً و یقیناً ان الحوادث والوقائع فی العبادات والتصرفات مما لا یقبل الحصر والعد ونعلم قطعاً ایضاً ان لم یرد فی کل حادثة نص ولا یتصور ذلك ایضاً والنصوص انکانت متناہیة والوقائع غیر متناہیة ومالا یتناہی لا یضبط ما یتناہی علم قائلنا ان الاجتهاد والقیاس واجب الاعتبار حتی یكون بعد کل حادثة اجتهاداً

(محمد بن عبدالکریم ۵۴۸ھ، مولانا، السلسل والنخل (مکتبہ مؤسسۃ الجلیلی) ج ۲، ص ۴)

ہم یہ بات قطعی اور یقینی طور پر جانتے ہیں کہ نئے کام اور وقائع عبادات اور تصرفات میں اتنے زیادہ ہیں کہ حد اور گنتی کو قبول نہیں کرتے اور یہ بات بھی قطعی طور پر جانتے ہیں کہ ہر نئے کام کے بارے میں نص وارد نہیں ہوئی اور نہ ہی اس کا تصرف کیا جاسکتا ہے۔ جب نصوص شریعت متناہی ہیں اور واقعات غیر متناہی ہیں تو متناہی غیر متناہی کو کیسے ضبط کر سکتی ہے؟ معلوم ہوا کہ اجتهاد اور قیاس کا اعتبار واجب ہے تاکہ ہر نئے کام کے برابر اجتهاد ہو جائے۔

شہداء کے فضائل غیر متناہی ہیں:

صاحب تفسیر روح البیان فرماتے ہیں:

وَفَضَائِلُ الشُّهَدَاءِ لَأَنْهَاءَةَ لَهَا

(اسماعیل حقی بن مصطفیٰ ۱۱۲ھ، خلوتی، روح البیان (بیروت دارالفکر)، ج ۲، ص ۱۲۵)

اور شہداء کے فضائل کی کوئی انتہا نہیں۔

علم منطق میں انسان پر غیر متناہی کا اطلاق:

فأما ان يكون افراده متناهية او غير متناهية والاول كالكواكب

السيارة فانه كلي له افراد منحصره في الكواكب السبعة السيارة و الثاني

كالنفس الناطقة فان افرادها غير متناهية

(محمد بن محمد، قطب الدين، القطبي (لاہور، مکتبہ رحمانیہ) ص ۱۰۵)

اُس کے افراد متناہی ہوں یا غیر متناہی اور پہلی جیسے کواکب سیارہ وہ ایسی کلی ہے

جس کے افراد سات سیاروں میں بند ہیں اور دوسری جیسے انسان بے شک اُس کے

افراد غیر متناہی ہیں۔

اس عبارت کی شرح کرتے ہوئے مولوی ظفر مبین قاسمی دیناج پوری تسہیل

القطبی اُردو شرح قطبی تصورات از افادات مولوی خالد قاسمی بلیاوی میں غیر متناہی کی

مثال دیتے ہوئے لکھتے ہیں ”غیر متناہی کی مثال جیسے نفوس ناطقہ (انسان) بعض

مناطقہ کے نزدیک اور حقیقت میں غیر متناہی کی مثال باری تعالیٰ کے معلومات ہیں

کیونکہ باری تعالیٰ کے علوم غیر متناہی ہیں۔“

(محمد ظفر مبین، مولوی، تسہیل القطبی اُردو شرح قطبی تصورات

(لاہور، مکتبہ رحمانیہ) ص ۲۷۱)

بات روز روشن کی طرح ظاہر ہے کہ حقیقت میں غیر متناہی اوصاف اللہ تعالیٰ کے

ہی ہیں لیکن مجازاً و مبالغہً مخلوق کے اوصاف پر بھی لفظ غیر متناہی کا استعمال جائز ہے۔

اسی طرح شرح تہذیب کے اندر علامہ سعد الدین تفتازانی رحمۃ اللہ علیہ غیر متناہی کی

مثال دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

مع التناهي كالكواكب السيارة وله او عدمه كمعلومات الباري
عزاسه وكالنفوس الناطقه على مذهب الحكماء

(ملا عبدالكہ یزدی، ۱۹۸۱ء، ماتن۔ علامہ سعد الدین تفتازانی، شارح، شرح

التہذیب (لاہور مکتبہ رحمانیہ) ص ۳۵)

اور تناہی کے ساتھ جیسے کواکب سیارہ یہ ایک کلی ہے یا غیر تناہی جیسے معلومات
باری تعالیٰ اور جیسے انسان حکماء کے مذہب پر
اعتراض:

ان مذکورہ بالا عبارات پر ایک اعتراض یہ ہوتا ہے کہ جن لوگوں نے انسان پر لفظ
غیر تناہی کا استعمال کیا یہ فلاسفہ کا نظریہ ہے جو عالم (جہان) کے قدیم (ہمیشہ سے)
ہونے کے قائل ہیں اس لیے انہوں نے کہا کہ عالم بذات خود بنا یہ ہمیشہ رہے گا لہذا
مسلل انسان پیدا ہوتے رہیں گے تو انہوں نے انسان پر لفظ غیر تناہی کا استعمال کیا
حالانکہ یہ عقیدہ کہ عالم قدیم ہے قرآن و حدیث کے بالکل خلاف ہے لہذا آپ مناطقہ
کے قول سے دلیل نہیں پکڑ سکتے۔

جواب:

اس اعتراض سے یہ لازم نہیں آتا کہ مخلوق پر لفظ غیر تناہی کا استعمال حرام
ہو جائے بلکہ ہم فلاسفہ کے اس عقیدے کو اس وجہ سے نہیں مانتے کہ انہوں نے حقیقی
طور پر لفظ غیر تناہی کو انسان پر بولا ہے اور ان کے نزدیک عالم کا قدیم ہونا اس بات پر
روشن دلیل ہے کہ انہوں نے حقیقی طور پر لفظ غیر تناہی کا استعمال انسان پر کیا ہے لیکن
ہم لفظ غیر تناہی کا استعمال بطور مجاز و مبالغہ کرنے کے دلائل پیش کر رہے ہیں لہذا ہمارا
موقف پھر بھی ثابت ہے اور مجازاً و مبالغہ لفظ غیر تناہی کے استعمال سے عالم کا قدیم
ہونا ثابت نہیں ہوتا۔

باب نمبر 2

حضور ﷺ کے اوصاف غیر متناہی

ہونے پر چند دلائل

حضور ﷺ کے اوصاف غیر متناہی ہونے پر چند دلائل

اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو اتنا نوازا کہ ہر خوبی اور ہر وصف کو آپ ﷺ کی ذات میں جمع فرمایا۔ حضور ﷺ کے اوصاف کے غیر متناہی ہونے کے دو معانی ہیں۔

1 یہ کہ حضور ﷺ کا ہر وصف لامحدود ہے۔

2 یہ کہ حضور ﷺ کے اوصاف اتنے زیادہ ہیں جن کی کوئی حد نہیں۔

یہ دونوں معانی حضور ﷺ کے اوصاف میں پائے جاتے ہیں کیونکہ حضور ﷺ

کے اوصاف مقدار اور تعداد دونوں لحاظ سے غیر متناہی ہیں۔ اب اس پر چند دلائل آپ کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں۔

حضور ﷺ کو ملنے والا ثواب غیر متناہی ہے

وَإِنَّ لَكَ لَأَجْرًا غَيْرَ مَمْنُونٍ (القلم: ۲۸)

دلیل نمبر 1:

ابوالاعلیٰ مودودی نے اس آیت کا ترجمہ کیا۔

اور یقیناً تمہارے لیے ایسا اجر ہے جس کا سلسلہ کبھی ختم ہونے والا نہیں۔

دلیل نمبر 2:

مولوی جو ناگڑی نے ترجمہ کیا۔

اور بیشک تمہارے لیے بے انتہا اجر ہے۔

دلیل نمبر 3:

اس کی تفسیر کرتے ہوئے مولوی صلاح الدین یوسف لکھتے ہیں۔

فریضہ نبوت کی ادائیگی میں جتنی تکلیفیں براشت کیس اور دشمنوں کی باتیں تو نے سنی ہیں اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہ ختم ہونے والا اجر ہے،، من،، کے معنی قطع کرنے کے ہیں۔

(ترجمہ قرآن و تفسیر (شاہ فہد قرآن کریم پرنٹنگ کمپلس)

دلیل نمبر 4:

مولوی محمود الحسن صاحب نے ترجمہ کیا:

تیرے واسطے بدلہ ہے بے انتہا۔

دلیل نمبر 5:

اس کی تفسیر کرتے ہوئے مولوی شبیر احمد عثمانی نے لکھا:

یعنی آپ غمگین نہ ہوں ان کے دیوانہ کہنے سے آپ کا اجر بڑھتا ہے اور غیر محدود فیض ہدایت نبی نوع کو آپ کی ذات سے پہنچنے والا ہے اسکا بے انتہا اجر آپ کو ملنے والا ہے۔

(ترجمہ قرآن و تفسیر (مجمع الملك فهد لطباعة المصحف الشريف)

اس عبارت میں ایک تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ملنے والے اجر کو غیر متناہی کہا گیا اور ساتھ

ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض ہدایت کو بھی غیر متناہی کہا گیا۔ جو کہ حقیقتاً صرف ذات باری تعالیٰ کا خاصہ ہے لیکن یہاں پر مجازاً اور مبالغہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض کو بھی بے انتہا (غیر متناہی) کہا گیا ہے۔

دلیل نمبر 6:

فتح محمد خان جالندھری نے ترجمہ کیا:

اور تمہارے لیے بے انتہا اجر ہے۔

دلیل نمبر 7:

اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت علیہ رحمۃ نے ترجمہ کیا:

اور ضرور تمہارے لیے بے انتہا اجر ہے

اجر و ثواب کے اندر ہر کمال و خوبی داخل ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جو ثواب ملتا ہے اس کا

معنی یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے درجات و کمالات میں اللہ تعالیٰ مزید ترقی فرماتا ہے اس

سے بات ثابت ہوئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات و درجات و اوصاف غیر متناہی ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ملنے والے کوثر کا فیض غیر متناہی ہے

دلیل نمبر 8:

إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ (الکوثر ۱:۱۰۸)

کی تفسیر کرتے ہوئے صاحب تفسیر شاربی فرماتے ہیں:

إِنَّ الْكَوْثَرَ الَّذِي لَا نَهَابَ لِفَيْضِهِ وَلَا إِحْصَاءَ لِعَوَارِفِهِ وَلَا حَدَّ لِمَدْلُولِهِ

ثُمَّ تَرَكَهُ النَّصَّ بِلَا تَحْدِيدٍ لِيَشْمَلَ كُلَّ مَا يَكْثُرُ مِنَ الْخَيْرِ وَيَزِيدُ

(سید قطب ابراہیم الشاربی ۵۱۳۸۵، تفسیر شاربی، بیروت، الشروق)

(۵۱۳۱۲ ج ۶، صرق المسلسل ۳۹۸۸)

بیشک وہ کوثر جس کے فیض کی کوئی انتہا نہیں اور نہ اس کے عوارف کو گنا جاسکتا ہے

اور نہ اس کے مدلول کی حد ہے پھر (اللہ تعالیٰ) نے نص کو بغیر کسی حد کے چھوڑ دیا تاکہ

خیر میں کثرت اور زیادتی کرنے والی ہر شے اس میں شامل ہو جائے۔

دلیل نمبر 9:

اور اس آیت کے تحت قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ رحمۃ لکھتے ہیں:

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الْكُوْثَرُ الْخَيْرُ الْكَثِيْرُ الَّذِيْ اَعْطَاهُ اللهُ اِيَّاهُ
اَحْمَلُ ابْنُ عَبَّاسٍ الْاَمْرَ فِي الْكُوْثَرِ لِلْجِنْسِ

(قاضی ثناء اللہ پانی پتی، المظہری ۵۱۲۵، تفسیر مظہری (کوئٹہ مکتبہ

رشیدیہ) ج ۱۰، ص ۳۵۲)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا کوثر سے مراد خیر کثیر ہے جو اللہ تعالیٰ نے صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دی ہے اور آگے لکھتے ہیں کہ الکوثر میں الف لام جنس کا ہے یعنی جنس خیر اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطاء فرمائی۔

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر ہر نعمت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو عطاء فرمائی تو جب ایک انسان پر اللہ تعالیٰ کی نعمتیں غیر متناہی ہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا عالم ہوگا؟ جن کو عام انسان سے کئی گنا زیادہ عطاء کیا گیا۔

یہ شان ہے خدمت گاروں کی

سردار کا عالم کیا ہو گا

جب خیر کثیر اتنی کثیر ہے کہ غیر متناہی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف تو خود بخود غیر

متناہی ہو گے کیونکہ خیر کا ملنا بھی تو وصف ہے۔

دلیل نمبر 10:

اسی طرح صاحب تفسیر خازن فرماتے ہیں:

وَمَعْنَى الْآيَةِ قَدْ اَعْطَيْتُكَ مَا لَا نَهَايَةَ لِكَثْرَتِهِ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا

وَحَصَصْتُكَ بِمَا لَمْ اَحْصِ بِهٖ اَحَدًا غَيْرَكَ

(علی بن محمد بن ابراہیم، الخازن، ۵۷۴، تفسیر خازن، بیروت، دار الکتب

(العلمیہ ۱۹۲۱ء ج ۴، ص ۲۸۳)

اور آیت کا معنی یہ ہے کہ میں نے آپ کو جہانوں کی خیر سے اتنا دیا جس کی کثرت غیر متناہی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس خیر کے ساتھ خاص کیا جس کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی کو خاص نہ کیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت غیر متناہی ہے

دلیل 11 نمبر

علامہ شمس الدین محمد بن احمد الشافعی

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْدِمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ

سَمِيعٌ عَلِيمٌ (الحجرات ۱:۴۹)

میں رسولہ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

(رسولہ) أَيُّ الَّذِي عَظَمْتُهُ ظَاهِرَةٌ جَدًّا لَا بَهَايَةَ لَهُ

(شمس الدین محمد بن احمد ۵۹۷۷ء مولانا السراج المنیر فی الاعانة علی

معرفة بعض معانی کلام ربنا الحکیم الخبیر) القاہرہ، مطبعة

بولاق ۱۲۸۵ھ ج ۴، ص ۵۹

اور اس کے رسول کے جس کی عظمت بہت زیادہ ظاہر ہے اور اس کی کوئی انتہا

نہیں۔

دلیل نمبر 12:

اسی طرح علامہ محمد بن ابی العباس احمد بن حمزہ علیہ رحمۃ تشہد کے اندر حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر

صلوٰۃ و سلام پڑھنے کا فائدہ نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

الْفَائِدَةُ لَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(محمد بن احمد بن حمزہ ۱۰۵۰ھ۔ الرملی۔ نہایۃ المحتاج الی شرح

المنہاج (بیروت، دار الفکر ۱۳۰۲ھ، ۱۹۸۲ء) ج ۱، ص ۵۴۲)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے فائدہ ہے کہ (اس میں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مراتب کی ترقی ہے جو پہلے سے ہی غیر متناہی ہیں۔

دلیل نمبر 13:

اور علامہ احمد سلامہ قلیوبی صلوٰۃ وسلام کا فائدہ نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

وَمَعْنَى صَلَاتِنَا عَلَيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَبُ الصَّلَاةِ مِنَ اللَّهِ عَلَيْهِ أَمَا لِرِيَاةِ
الْمَرَاتِبِ لَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهَا لَا نَهَايَةَ لَهَا وَأَمَا لِحُصُولِ الثَّوَابِ لَنَا

(احمد سلامہ قلیوبی واحمد ابرہسی عمیرہ۔ حاشیتنا قلیوبی و عمیرہ (بیروت

دار الفکر ۱۳۱۵ھ، ۱۹۹۵ء) ج ۱، ص ۸)

اور نبی کریم پر ہمارے درود پڑھنے کا معنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اللہ سے رحمت طلب کرنا ہے یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مراتب جو غیر متناہی ہیں انکی زیادتی کے لیے یا صلوٰۃ و سلام کے ساتھ ہمارے ثواب کے لیے۔ (یعنی دو فائدے ہیں یا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مراتب جو کہ پہلے ہی غیر متناہی ہیں مزید زیادہ ہوں گے یا ہم کو ثواب ملے گا)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت غیر متناہی ہے

دلیل نمبر 14:

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ (الانبیاء ۲۱: ۱۰۴)

سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت کا غیر متناہی ہونا ثابت ہے

اور محمد بن عبدالباقی الزرقانی فرماتے ہیں:

وَالرَّحْمَاتُ النَّازِلَاتُ بِذَلِكَ الْمَحَلِّ يَوْمَ فَيُضَاهَا لِأُمَّةٍ وَهِيَ غَيْرُ مَعْنَاهِمَا

لِدَوَامِ تَرْقِيَّتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(محمد بن عبدالباقي بن يوسف. الزرقاني. شرح زرقاني على مؤطا امام

مالك (القاهرة. مكتبة الثقافة الدينية ١٩٩٢، ٥١٣٢٢، ٢٠٠٣، ج ٢، ص ٢٤٣)

اور جو رحمتیں اس محل (نبوت) کے ساتھ نازل ہوتی ہیں اس کا فیض غیر متناہی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو عام ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمیشہ ترقی کرنے کی وجہ سے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت غیر متناہی ہے

دلیل نمبر 15:

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

تَبْرَأُكَ الْذِي نَزَلَ الْفُرْقَانَ عَلَى عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا

(الفرقان ٢٥: ١)

پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے خاص پر فرقان (قرآن) اتارا تاکہ وہ تمام جہانوں کے لیے ڈرسانے والا ہو۔

معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام جہانوں کے لیے نبی ہیں ہم تو اس ایک جہان کی اشیاء کو شمار نہیں کر سکتے چہ جائے کہ تمام جہانوں کی تعداد کا علم ہو پھر ان کی اشیاء کی تعداد کا علم ہو تو جب تمام جہانوں کی اشیاء غیر متناہی ہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام کی طرف نبی ہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت غیر متناہی ثابت ہوئی۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جس کو کسی کی طرف بھیجا جاتا ہے اُس کو اُس کا علم بھی دیا جاتا ہے اس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم شریف غیر متناہی ثابت ہوا۔

ہم پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات غیر متناہی ہیں

دلیل نمبر 16:

ہم کو ہر نعمت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تو سل ملی جیسا کہ حدیث لولاک اور حدیث نور اس بات پر روشن دلیل ہیں۔ اور ہم پر اللہ تعالیٰ کی نعمتیں غیر متناہی ہیں جیسا کہ ما قبل میں ہم نے ذکر کیا جب وہ غیر متناہی نعمتیں ہم کو حضور کے تو سل سے ملیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم پر احسانات غیر متناہی ثابت ہوئے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خلق اتنا اعلیٰ ہے جس کی انتہا نہیں

دلیل نمبر 17:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

إِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ (القلم ۶۸:۴)

اور بے شک تمہاری خوبی (خلق) بڑی شان کی ہے۔

حضرت امام المتکلمین مولانا الشاہ تقی علی خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی

سیرت کے متعلق فرماتے ہیں ” واضح ہو کہ یہ بیان نہایت (حد انتہا) نہیں رکھتا ‘

وَأَنِّي لَا أَصْطَبِعُ كُنْهَهُ صَفَائِهِ

وَلَوْ أَنَّ أَعْصَابِي جَمِيعًا تَكَلَّمُ

اگر چہ میرے تمام اعصاب کلام کریں تو میں پھر بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات کے محل کی شان بیان کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔

کسی نے ام المؤمنین محبوبہ سید مرسلین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے التماس کیا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق سے مجھے خبر دیجئے فرمایا تو دنیا کی سب چیزیں گن دے، عرض کی دینا کی سب چیزیں کون شمار کر سکتا ہے فرمایا حق تعالیٰ متاع دنیا کو قلیل اور خلق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو عظیم فرماتا ہے جب کے متاع دنیا شمار میں نہیں آسکتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق عظیم کا بیان کس سے ہو سکتا؟

(نقی علی خان ہریلوی، مولانا، سرور القلوب بذكر المحبوب (لاہور، شبیر

برادرز ۱۹۸۵ء - ۱۴۰۵ھ) ص ۱۲۶)

تیرے خلق کو حق نے عظیم کہا تیری خلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا تیرے خالق حسن و ادا کی قسم

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طاقت غیر متناہی ہے

دلیل نمبر 18:

وقد قال حسان بن ثابت رضي الله تعالى عنه
في نعته صلى الله

لَهُ هِمَمٌ لَا مُنْتَهَى لِحَبَائِرِهَا
وَهَيْئَةُ الصُّفْرِى أَجَلٌ مِنَ الدَّهْرِ

اور حضرت حسان بن ثابت نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت میں کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے
طاقتیں ہیں کہ بڑی طاقت غیر متناہی ہے اور چھوٹی طاقت زمانے سے بڑی ہے۔

یہ شعر صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے جو
ہمارے دعویٰ پر روز روشن کی طرح دلالت کر رہا ہے اسی لیے ہم نے مناسب سمجھا کہ
اس کی تخریج کر دیں،، (ابوالاحمد غفرلہ)

☆ (اسامیل بن حقی بن مصطفیٰ ۱۲۸ھ - تفسیر روح البیان (بیروت، دار الفکر) ج ۹،

ص ۲۲۹، ج ۱۰ ص ۱۰۸)

☆ - عبد اللہ بن سعید بن محمد الحکمی ۱۴۱۰ھ، مولانا - ملخص السؤل علی وسائل الوصول الی

الشمائل الرسول - (جدہ، دار المنہاج ج ۱۴۲۶ھ، ۲۰۰۵) ج ۱، ص ۲۲۸)

☆ - شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الزمزمی ۱۴۲۸ھ - تاریخ السلام ووفیات الشاہیر

- والاعلام - (بيروت، دار الكتاب العربي ١٤١٣هـ ١٩٩٣م) ج ٦، ص ١٩٥ + ٣٣٣)
- ☆ - يوسف بن تفرى ٨٤٢هـ - النجوم الزهراء في ملوك مصر والقاهرة (مصر دار الكتب ج ٢، ص ٢٢٢)
- ☆ - علي بن حسين - ابن عساكر ٥٤٤هـ - تاريخ دمشق - (دار الفكر لطباعة النشر ١٩٩٥م) ج ٣٩، ص ١٣٢)
- ☆ - يوسف بن احمد بن محمود ٦٤٣هـ - نور القبس - ص ١٢٦)
- ☆ - محمد بن يزيد المبرد ٢٨٥هـ - كتاب الكامل في اللغة وادب (دار الفكر العربي ١٤١٤هـ، ١٩٩٤م) ج ٣، ص ٩٥)
- ☆ - حسن بن عبد الله بن سعيد - العسكري ٣٨٢هـ - المصونى الادب (مطبعة حكومة الكويت ١٩٨٣م)
- ☆ - حسن بن عبد الله بن سهل ٣٩٥هـ - الضاعين - (بيروت، المكتبة العصرية) ص ٤٥)
- ☆ - حسن بن عبد الله بن سهل ٣٩٥هـ - ديوان المعاني - بيروت، دار الجليل (ج ١، ص ١٠٨)
- ☆ - عبد الملك بن محمد بن اسماعيل ٢٢٩هـ - احسن ما سمعت - (بيروت، دار الكتب العلمية ١٤٢١هـ، ٢٠٠٠م) ص ٨٨)
- ☆ - حسن بن محمد المعروف راغب اصفهاني ٥٠٢هـ - محاضرات الادباء ومحاضرات الشعراء والبلغاء (بيروت مكتبة شركة دار الازم بن ابي الازم ١٤٢٠هـ) ج ١، ص ٥٢٢)
- ☆ - جار الله زحشرى ٥٨٣هـ - ربيع الابرار ونصوص الاخبار (بيروت، مؤسسة العلمي ١٩٩١م) ج ١، ص ٣٤٠)
- ☆ - احمد بن عبد السلام جرادى ٦٠٩هـ - الحماسة المغربية (بيروت دار الفكر المعاصر ١٩٩١م) ج ١، ص ٢٨٤)

☆ - یوسف بن ابی بکر بن محمد ۶۲۶ھ - مفتاح العلوم - (بیروت دار الکتب العلمیہ

۱۳۰۷ھ، ۱۹۸۷ء) ص ۲۱۹

☆ - محمد بن عبدالرحمن بن عمر ۳۹۷ھ - الايضاح فی علوم البلاغۃ (بیروت، دار الجلیل) ج ۲

ص ۱۳۶، ۱۹۲، ۱۹۸

☆ - عبدالرحیم بن عبدالرحمن ۹۶۳ھ - معاهد التصیص علی شواهد التصیص (بیروت عالم

الکتب) ص ۲۰۹، ۲۰۸

☆ - عبدالرحمن بن ابی بکر السیوطی ۹۱۱ھ - امام - اتمام الدرلیۃ لقراء النقایۃ - (بیروت دار

الکتب العلمیہ ۱۳۰۵ھ، ۱۹۸۵ء) ص ۱۱۸

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات غیر متناہی ہیں

دلیل نمبر 19:

امام قاضی عیاض مالکی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں -

وہی فی کثرتہا لا یحیط بہا ضبط

(شفا شریف، ج ۱، ص ۲۱۲، نسیم الریاض شرح شفا للقراری، ج ۲، ص ۴۶۰،

حوالہ مقدم رسول ﷺ، علامہ مفتی محمد منظور احمد فیضی، ص ۱۰۰، ضیاء

نقرآن پہلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۳ء)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات اتنی کثرت میں ہیں کی ضبط ان کا احاطہ نہیں کر سکتا۔

دلیل نمبر 20:

امام حافظ ابوالفتح محمد بن سید الناس (متوفی ۳۳۷ھ) فرماتے ہیں -

وَمُعْجَزَاتِهِ وَكَثْرَتُهُ أَكْثَرُ مِنْ أَنْ يُحْصِرَهَا أَوْ يَجْمَعَهَا دِيْوَانٌ

(جواہر البحار، ج ۱، ص ۲۲۱، بحوالہ مقام رسول ﷺ، علامہ مفتی محمد منظور

احمد فیضی، ص ۱۲۰، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۳ء

حضور ﷺ کے معجزات اس سے زیادہ ہیں کہ ان کا حصر ہو سکے یا ان کو کوئی دفتر جمع کر سکے۔

دلیل نمبر 21:

امام قسطلانی اصالة محقق زرقانی شرحا اور شیخ بیہانی نقل فرماتے ہیں:

فَلَا يَكَادُ يَأْخُذُ الْعَدَّ مُعْجَزَاتُهُ وَلَا يَحْوِي الْحَصْرُ بَرَاهِينَهُ

(مواہب لدنیہ مقصد رابع، زرقانی، ج ۲، ۲۶، ۵، جواہر البحار، ج ۲، ص ۱۲، بحوالہ

مقام رسول ﷺ، علامہ مفتی محمد منظور احمد فیضی، ص ۱۲۶، ضیاء القرآن پبلی

کیشنز، لاہور، ۲۰۱۳ء)

نہ حضور ﷺ کے معجزات کا شمار ہو سکتا ہے اور نہ آپ ﷺ کے براہین و دلائل کا حصر ہو سکتا ہے۔

دلیل نمبر 22:

امام ابن حجر حضور ﷺ کی افضلیت کی تیسری وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں

وَبِأَلْمُعْجَزَاتِ الَّتِي لَا تُحْصَرُ وَلَا تُفْنَى

(فتاویٰ حدیثیہ، ص ۱۳۰، جواہر البحار، ج ۲، ص ۱۰۱، بحوالہ مقام رسول ﷺ

، علامہ مفتی محمد منظور احمد فیضی، ص ۱۵۱، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور،

۲۰۱۳ء)

اور حضور ﷺ ان معجزات کی وجہ سے بھی افضل ہیں جن کا نہ شمار ہو سکتا ہے اور نہ

وہ فنا ہو سکتے ہیں۔

دلیل نمبر 23:

ماہ سلیمان جمل (متوفی ۱۲۰۳ھ) علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

وَمُعْجَزَاتُهُ كَثِيرَةٌ وَبَرَاهِينُهُ قَوِيَةٌ غَرِيبَةٌ لَا تَعُدُّ وَلَا تُحْصَى

(جواہر البحار، ج ۲، ص ۲۸۷، بحوالہ مقام رسول ﷺ، علامہ مفتی محمد منظور

احمد فیضی، ص ۱۰۰، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۳ء)

اور حضور ﷺ کے معجزات کیڑ ہیں اور آپ ﷺ کے دلائل قوی اور بے شمار اور

بے حد ہیں۔

دلیل نمبر 24:

حضرت علامہ معین الدین کاشفی الہروی علیہ رحمہ فرماتے ہیں:

”بدانها کہ معجزات آنحضرت از حد و عدد بیرون است و از شمار و احصار

افزوں“

(معین الدین کاشفی مولانا، تتمہ، معارج النبوة فی مدارج الفتوة (لاہور، نوریہ

رضویہ پبلشنگ کمپنی ۱۹۹۵ء، ۱۳۱۹ھ) ص ۲۶)

تو جان کہ حضور ﷺ کے معجزات حد اور گنتی سے باہر ہیں اور شمار و احصار سے بلند

دلیل نمبر 25:

امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

وَمُعْجَزَاتُهُ أَكْثَرُ مِنْ أَنْ تُحْصَى وَتَعُدَّ

(تفسیر کبیر، ج ۸، ص ۷۰۹، جواہر البحار، ج ۱، ص ۱۷۸، بحوالہ مقام رسول ﷺ

، علامہ مفتی محمد منظور احمد فیضی، ص ۱۲۸، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور،

۲۰۱۳ء)

حضور ﷺ کے معجزات احصاء و شمار سے زائد ہیں۔

دلیل نمبر 26:

امام نووی علیہ الرحمۃ (متوفی ۶۷۶ھ) فرماتے ہیں:

وَأَمَّا مُعْجَزَاتُ غَيْرِهِ فَلَا يُمَكِّنُ حَصْرَهَا أَبَدًا

(جواهر البحار، ج ۱، ص ۹۸ بحوالہ مقام رسول ﷺ، علامہ مفتی محمد منظور

احمد فیضی، ص ۱۳۹، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۰۳ء)

قرآن شریف کے علاوہ حضور ﷺ کے بقیہ معجزات کا بھی حصر نہیں ہو سکتا۔
دلیل نمبر 27:

امام جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں کہ علمائے اعلام نے فرمایا کہ کسی نبی کو کوئی معجزہ اور کوئی فضیلت نہیں دی گئی مگر یہ کہ ہمارے نبی کو اس معجزے یا اس کی فضیلت کی نظیر عطا فرمائی گئی بلکہ اس سے اعظم عطا فرمایا گیا۔

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، ص ۱۱۱، امام الخصاص

الکبری، ترجمہ، غلام معین الدین نعیمی (لاہور، مکتبہ اعلیٰ حضرت

۱۳۲۶ھ، ۲۰۰۶ء) ج ۲، ص ۳۸۸)

دلیل نمبر 28:

امام یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَأَمَّا الْمُعْجَزَاتُ غَيْرُهُ فَلَا يُمَكِّنُ حَصْرَهَا أَبَدًا لِأَنَّهَا كَثِيرَةٌ جَدًّا وَ
مُتَّجِدَةٌ مُتَّزَا بِدَةً

(یوسف بن اسماعیل نبہانی، ص ۱۳۵، امام جواهر البحار فی فضائل النبی

المختار، بیروت، دار الکتب العلمیة ۱۳۱۱ھ) ج ۱، ص ۲۸۰)

اور حضور ﷺ کے وہ معجزات جو ان کے علاوہ ہیں ہمیشہ ان کا گننا ممکن نہیں کیونکہ

وہ بہت زیادہ ہیں اور نئے پیدا ہوتے ہیں اور زیادہ سے زیادہ ہوتے جا رہے ہیں۔

دلیل نمبر 29:

علامہ سعد الدین تفتازانی فرماتے ہیں:

وَلَا تَهْمُكَ مَبْعُوثٌ إِلَى الثَّقَلَيْنِ وَخَاتَمَ الْأَنْبِيَاءِ وَالرُّسُلِ وَمُعْجَزَتُهُ الظَّاهِرَةُ
الْبَاهِرَةُ بَاقِيَةٌ عَلَى وَجْهِ الزَّمَانِ وَشَرِيعَتُهُ نَاسِخَةٌ لِجَمِيعِ الْأَدْيَانِ وَشَهَادَتُهُ قَائِمَةٌ
فِي الْعِيَامَةِ عَلَى كِفَايَةِ الْبَشَرِ إِلَى غَيْرِ ذَلِكَ مِنْ خَصَائِصٍ لَا تَعْدُو وَلَا تُحْصَى

(مسعود بن عمر تفتازانى الشافعى ۵۸۹۳. سعد الدين. شرح

المقاصد) پاکستان، دار المعارف النعمانية (۱۹۸۱ء، ج ۲، ص ۱۹۳)

اس لیے کہ وہ (حضور ﷺ) بھیجے گئے دونوں جہانوں کی طرف خاتم الانبیاء و
رسل بنا کر اور آپ ﷺ کا معجزہ (قرآن) ظاہر باہر ہے اور قیامت تک باقی رہنے والا
ہے اور آپ ﷺ کی شریعت تمام ادیان کو منسوخ کرنے والی ہے اور آپ ﷺ کی
شہادت روز محشر تمام لوگوں پر قائم ہونے والی ہے اور اس کے علاوہ آپ ﷺ کے اور
بھی خصائص ہیں جو نہ گنے جاسکتے ہیں اور نہ شمار کیے جاسکتے ہیں۔

دلیل نمبر 30:

اسی طرح امام مجدد الف ثانی احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
باقی دیگر معجزات مثل شق القمر، جمادات کا کلام کرنا، اور حرکت کر کے آپ ﷺ
کی طرف آنا، حیوانات کا کلام کرنا، تھوڑی خوراک سے بہت سے لوگوں کو آسودہ کرنا،
اور انگلیوں کے درمیان سے پانی کے چشمے پھوٹ پڑنا، اور غیب کی خبریں دینا اس قسم
کے افعال بہت زیادہ ہیں جن کا احاطہ ممکن نہیں تو اگرچہ ان معجزات میں سے ہر ایک
متواتر نہیں ہے لیکن ان کے درمیان قدر مشترک یعنی معجزہ کا ثبوت بلاشبہ متواتر ہے۔

دلیل نمبر 31:

اسی طرح مفتی مکہ مکرمہ امام احمد بن ذہبی دخلان المکی الشافعی (متوفی ۱۳۰۲ھ)

رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

إِعْلَمُ أَنَّ مُعْجَزَاتِهِ كَثِيرًا لَا يُمَكِّنُ حَصْرَهَا

(احمد بن ذہبی دخلان الشافعی المکی ۵۱۳۰۲. سیرة النبوۃ (بیروت، دار

الفکر ۵۱۳۲) ج ۳، ص ۹۱)

تو جان کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات بہت زیادہ ہیں ان کا احاطہ ممکن نہیں۔
دلیل نمبر 32:

عالم العلامہ والبحر الفہامہ الشیخ مناوی علیہ الرحمۃ اللہ فرماتے ہیں:

فان معجزاته صلی اللہ علیہ وسلم کثیرة لا تحصى ولا یحیط بها الا الملك العلام

(ڈاکٹر عاصم ابراہیم الکتانی، مجموع لطیف انسی فی صیغ المولد النبوی

القدس، مولد المناوی، مکتبہ نوریہ رضویہ، لاہور، الطبعة الاولى، ربیع الاول ۱۴۲۳ھ

بمطابق جنوری ۲۰۱۵ء، ص ۲۶۹)

بے شک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات بہت ہی زیادہ ہیں ان کو سوائے اللہ تعالیٰ کے نہ
کوئی حصر میں لاسکتا ہے اور نہ گن سکتا ہے۔

دلیل نمبر 33:

اور امام الشیخ السید محمد بن علوی المالکی الحسینی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

فما بالك ومعجزاته وفضائله صلی اللہ علیہ وسلم لا تحصى عدداً ولا تنقطع فی

حیاته و بعد وفاته مدداً

پس اس میں تیرا کیا نقصان ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات اور فضائل بے شمار

ہوں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہری زندگی اور پردہ پوشی کے بعد بھی ختم نہ ہوں۔؟

نیز فرماتے ہیں:

وله صلی اللہ علیہ وسلم من المعجزات الباقية ما لا يحصى ولا يعد

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے باقی معجزات نہ گنے جاسکتے ہیں اور نہ شمار کیے جاسکتے ہیں۔

(ڈاکٹر عاصم ابراہیم الکتانی، مجموع لطیف انسی فی صیغ المولد النبوی

for more books click on the link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

القدسى، البيان والتعريف فى ذكرى المولد النبوى الشريف، مكتبه نوريه
رضويه، لاہور، النبعة الاولى، ربيع الاول ۱۴۳۳ھ بمطابق جنوری ۲۰۱۱ء، ص ۳۵۹

(۳۶۰)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو کوئی گھیر نہیں سکتا

دلیل نمبر 34:

امام ابن حجر فرماتے ہیں:

وَلَا شَكَّ أَنَّ عُلُومَهُ وَمَعَارِفَهُ مُتَزَايِدَةٌ مُتَفَاوِتَةٌ إِلَى مَا لَا نَهَابَ لَهُ

(جواہر البحار، ج ۲، ص ۴۲، بحوالہ مقام رسول ﷺ، علامہ مفتی محمد منظور

احمد فیضی، ص ۱۴۸، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۳ء)

اور بے شک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم و معارف زیادہ سے زیادہ ہو رہے ہیں اور فضل
و کمال میں ایسی جہت کی طرف گام زن ہیں جس کی کوئی انتہا نہیں ہے۔

قاضی عیاض مالکی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں

وَلَا يُحِيطُ بِعِلْمِهِ إِلَّا مَا بَعَثَهُ ذَلِكَ وَمُفَضِّلُهُ بِهِ لَا إِلَهَ غَيْرُهُ

(یوسف بن اسماعلی نبھانی، ۵۱۳۵ھ، امام جواہر البحار فی فضائل النبی

المختار، (بہروت، دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۱ھ) ج ۱، ص ۲۹)

اور نہیں گھیر سکتا کوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو مگر وہ جو اس علم کو عطاء کرنے والا ہے اور
اس کے ساتھ عزت دینے والا (اللہ) ہے اس کے علاوہ کوئی الہ نہیں۔

دلیل نمبر 35:

فَإِنَّ مِنْ جُودِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتْهَا

وَمِنْ عُلُومِكَ عِلْمَ اللُّوحِ وَالْقَلَمِ

(شرف الدین ہوصیری۔ امام۔ قصیدہ بردہ شریف)

بیشک دنیا اور جو کچھ اس کے علاوہ ہے وہ آپ ﷺ کی سخاوت ہے اور لوح قلم کا علم آپ ﷺ کے علم کا ایک جزء ہے۔

دلیل نمبر 36:

اسی شعر کی شرح کرتے ہوئے علامہ شیخ محی الدین محمد بن مصطفیٰ المعروف بہ شیخ زادہ چمنور نے تفسیر بیضاوی پر حاشیہ لکھا ہے فرماتے ہیں۔

الْعِلْمُ فِي هَذَا الْبَيْتِ أَمَا بِمَعْنَاهُ أَوْ بِمَعْنَى الْمَعْلُومِ أَيْ مَعْلُومَاتِكَ الْمَعْلُومَاتُ الْحَاصِلَةُ مِنْهَا وَلَعَلَّ اللَّهَ إِطْلَعَهُ عَلَى جَمِيعِ مَا فِي لَوْحٍ وَذَادَ أَيْضًا لِأَنَّ اللَّوْحَ وَالْقَلَمَ مُتَنَاهِيَانِ فَمَا ضَبَّهََا مُتَنَاهٍ وَيَجُوزُ إِحَاطَةُ الْمُتَنَاهِي بِالْمُتَنَاهِي هَذَا عَلَى قَدْرِ فَهَيْكَ أَمَا مَنْ اِكْتَحَلَتْ عَيْنٌ بِصِيرَتِهِ بِالنُّورِ الْإِلَهِيِّ فَيُشَاهِدُ بِالدُّوْقِ أَنَّ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ جُزْءٌ مِنْ عُلُومِهِ كَمَا هِيَ جُزْءٌ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ سُبْحَانَهُ لِأَنَّهُ تَعَالَى الْإِسْلَامُ مِنَ الْبَشَرِيَّةِ كَمَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يَبْصُرُ وَلَا يَبْطِشُ وَلَا يَنْطِقُ إِلَّا بِهِ جَلَّتْ قُدْرَتُهُ وَعَمَّتْ نِعْمَتُهُ كَذَلِكَ لَا يَعْلَمُ إِلَّا بِعِلْمِهِ الَّذِي لَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْهُ إِلَّا بِمَا شَاءَ أَشَارَ بِقَوْلِهِ عَلَيْكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ

(نور بخشش توکلی۔ مولانا۔ سیرت رسول عربی (لاہور، اکبر بک سیلرز

(۲۰۰۲ء ص ۲۸۲)

اس بیت میں علم یا تو اپنے معنی میں ہے یا معلوم کے معنی میں یعنی آنحضرت کے معلومات وہ معلومات ہیں جو دونوں سے حاصل ہوئے ہیں اور شاید اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو اس تمام پر مطلع کر دیا ہے جو لوح میں ہے اور اس سے زیادہ کا بھی علم دیا ہے کیونکہ لوح و قلم متناہی ہیں اور جو کچھ ان دونوں میں ہے وہ متناہی ہے اور متناہی کا

احاطہ متناہی سے جائز ہے

اس قدر بات تیری سمجھ کے مطابق ہے لیکن وہ شخص جس کی بصیرت کی آنکھ میں نور الہی کا سرمہ پڑا ہو وہ ذوق کے ساتھ مشاہدہ کرتا ہے۔ بیشک علوم لوح و قلم حضرت کے علم کا جزء ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے علم کا جزء ہیں کیونکہ حضور ﷺ بشریت سے اسلحہ کے وقت جیسا کہ نہیں سنتے نہیں دیکھتے نہیں پکڑتے اور نہیں بولتے مگر ساتھ اللہ کے اسی طرح حضور ﷺ نہیں جانتے مگر ساتھ اس علم خدا کے جس میں سے کسی چیز کو نہیں گھیرتے ملائک اور انبیاء وغیرہ مگر وہ جو چاہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ارشاد و علمک ما لم تکن تعلم میں اسی طرف اشارہ فرمایا ہے۔

بیان بالا سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ حضور ﷺ کا علم اللہ کے علم کے مساوی ہے کیونکہ دونوں میں بلحاظ کیت و کیفیت بڑا فرق ہے اللہ تعالیٰ کا علم بغیر ذرائع و وسائل کے ذاتی قدیم اور حضور ﷺ کا علم عطائی حادث ہے۔

(نور بخش توکلی۔ مولانا سہرت رسول عربی (لاہور، اکبر بک سپلرز

ص ۲۰۰ تا ۲۸۲)

حضور ﷺ کے فضائل و محاسن غیر متناہی ہیں

دلیل نمبر 37-38:

امام یوسف نبہانی فرماتے ہیں:

فما ظنك بعظيم قدر قد اجتمعت فيه كل هذه الخصال التي ما لا
ياخذها عد ولا يعبر عنه مقال ولا يدان بحسب ولا حيلة الا بخصيص
الكبير المتعال..... التي ما لا يحويه محتقل ولا يحيط

بعلمه الا مانعه ذلك ومنضاه به الا له غيره الا بالبرهان والبرهان لا يثبت الا بالبرهان
<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

الأخرة من منازل الكرامة و درجات القدس و مراتب السعادة و لحسنی
والزیادة التي تلف دونها العتول و يحار دون ادانيها الوهم
یہی بات ابوالفضل قاضی عیاض مالکی علیہ رحمۃ نے فرمائی دیکھیے شفاء
شریف

(یوسف بن اسماعلی نہہانی ۵۱۳۵ھ امام جواہر البحار فی فضائل النبی
المختار۔ بیروت، دار الکتب العلمیة ۱۹۷۱ء) ج ۱، ص ۲۸ (قاضی عیاض
مالکی۔ مولانا الشفانہ شریف، ترجمہ، غلام معین الدین نعیمی (لاہور، شہر برادرز
۱۹۵۹ء) ص ۵۹)

ترجمہ: پھر اس ذات اقدس (حضور صلی اللہ علیہ وسلم) کے بارے میں تمہارا کیا اندازہ ہو
سکتا ہے جس میں یہ تمام کے تمام محاسن و فضائل علی وجہ الکمال اس طرح مجتمع ہوں جس
کی کوئی انتہا نہ ہو اور نہ احاطہ بیان میں لائی جاسکتی ہوں اور نہ کسب و حیلہ کی گنجائش ہو
----- (پھر چندوصاف ذکر فرما کر آگے فرماتے ہیں) یہاں تک کہ کوئی
عقل ان (اوصاف مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) کو گھیر نہیں سکتی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا علم عطاء فرمایا گیا
کہ سوائے اس علم کے دینے والے اور اس فضیلت کے عطاء کرنے والے (اللہ تعالیٰ)
کے کوئی احاطہ نہیں کر سکتا اس کے سوا کوئی عبادت کو لائق نہیں وہی ہے جس نے آپ
صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے آخرت میں بڑے بڑے مرتبے تیار فرمائے اور مقدس درجوں اور
سعادت حسنی کے مراتب میں وہ زیادتی مرحمت فرمائی کہ عقلیں ان کے نیچے ہی ٹھر
جاتی ہیں اور ان کے ادراک سے وہم و خیال تک متحیر ہو جاتے ہیں۔

دلیل نمبر 39:

نیز فرماتے ہیں:

(یوسف بن اسماعلیٰ نبھانی ۵۱۳۵ھ۔ امام جواہر البحار فی فضائل النبی

المختار۔ (بیروت، دار الکتب العلمیة ۱۴۱۹ھ) ج ۱، ص ۱۵)

اور صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خاص کیا (اللہ تعالیٰ نے) ایسے فضائل و محاسن اور مناقب

کے ساتھ کہ وہ احاطہ سے باہر ہیں

دلیل نمبر 40:

نیز فرماتے ہیں:

إِنَّمَا وَصَفُواهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَسَبِ مَا وَصَلَتْ إِلَيْهِ عُلُومُهُمْ وَإِلَّا فَحَقِيقَةٌ فَضْلِهِ لَا
يُدْرِكُهُ إِنْسَانٌ

(یوسف بن اسماعلیٰ نبھانی ۵۱۳۵ھ۔ امام جواہر البحار فی فضائل النبی

المختار۔ (بیروت، دار الکتب العلمیة ۱۴۱۹ھ) ج ۱، ص ۱۱)

اور لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توصیف کی اس لحاظ سے جو ان کے پاس علم پہنچا مگر

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فضل کی حقیقت کو انسان نہیں پاسکتا۔

دلیل نمبر 41:

نیز فرماتے ہیں:

فَلَنْ تَبْلُغَ مَا يَجِبُ لَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَوْصَافِ الْحَسَنِ

(یوسف بن اسماعلیٰ نبھانی ۵۱۳۵ھ۔ امام جواہر البحار فی فضائل النبی

المختار۔ (بیروت، دار الکتب العلمیة ۱۴۱۹ھ) ج ۱، ص ۱۱)

پس تو اس حد کو نہیں پہنچ سکتا جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اوصاف حسنہ سے لازم ہے

۔ (یعنی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کا حقیقہ بیان نہیں کر سکتا)

دلیل نمبر 42:

کے اوصاف نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

فَضَائِلُ الرَّسُولِ اللَّهِ أَكْثَرُ مِنْ أَنْ تُحْصَى وَمُعْجَزَاتُهُ وَمَنَائِبُهُ وَمَحَاسِنُهُ لَا تُسْتَلْصَى

(یوسف بن اسماعلی نبھانی ۱۳۵۰ھ۔ امام جواہر البحار فی فضائل النبی

المختار۔ (بہروت، دار الکتب العلمیة ۱۳۱۹ھ) ج ۱، ص ۲۹۲)

رسول اللہ ﷺ کے فضائل اس سے زیادہ ہیں کہ ان کو گنا جائے اور آپ ﷺ

کے معجزات، مناقب اور محاسن غیر محدود ہیں۔

دلیل نمبر 43:

ملا علی قاری فرماتے ہیں:

اعلم ان تفصیل فضائلہ و تحصیل شمائلہ ﷺ و شرف و کرم مما

لا یحد و یحصی بل ولا یمکن ان یعد و یمتصی

(ملا علی قاری ۱۰۱۲ھ۔ محدث المرقاة شرح مشکوٰۃ (ملتان، مکتبہ

امدادیہ ۱۳۹۰ھ، ۱۹۷۰ء) ج ۱، ص ۲۳)

تو جان کہ حضور ﷺ کے فضائل کی تفصیل اور انکے شمائل کی تحصیل اور نبی کریم کا

شرف و کرم ان چیزوں میں سے ہے جن کی کوئی حد نہیں اور نہ ان کا شمار ہے اور نہ ہی

ان کو گنا اور شمار کرنا ممکن ہے۔

دلیل نمبر 44: عارف باللہ السید محمد عثمان المیر غنی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

و اما اوصافہ ﷺ فلیس یحصیها ضبط الاقلام البشریة

(ڈاکٹر، صم ابراہیم الکتانی، مجموع لطیف انسی فی صیغ المولد النبوی

القدسسی، الاسرار الربانیة فی مولد النبی ﷺ، مکتبہ ندویہ رضویہ، لاہور، الطبعة

الاولی ربیع الاول ۱۳۳۱ھ بمطابق جنوری ۱۹۱۰ء، ص ۲۳۱)

رشیدیہ (ج ۵، ص ۳۸)

اور یہ دوسرا قرب (یعنی قرب محبت جو اسکے خاص بندوں کے ساتھ ہے) اس کے درجات اور مراتب غیر متناہی ہیں جیسا کہ اس پر حدیث قدسی دلالت کرتی ہے کہ،، میرا بندہ ہمیشہ نوافل کے ساتھ میرا قرب حاصل کرتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کے وہ کان بن جاتا ہوں جن کے ساتھ وہ سنتا ہے

اور اسکی وہ آنکھ بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ دیکھتا ہے (یعنی وہ دیکھتا یا سنتا ہے تو اسکے کان اور آنکھ میں اللہ تعالیٰ کی طاقت ہوتی ہے) اس کو امام بخاری نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کیا اس قرب کے درجات میں سے ادنیٰ درجہ صرف ایمان لانے سے حاصل ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ،، اللہ مددگار ہے انکا جو ایمان لائے،، اور ان درجات میں سے اعلیٰ درجہ انبیاء علیہ السلام کو ملتا ہے اور ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جو درجہ ملا اسکی بلندیاں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے غیر متناہی (لامحدود) ہیں۔

دلیل نمبر 47:

امام قاضی عیاض مالکی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

اذا مجموعها مالا یاخذ حصر ولا یحیط بہ حفظ جامع

(شفا شریف، ج ۱، ص ۷۹، نسیم الریاض، ج ۲، ص ۷۴، بحوالہ مقام رسول ﷺ)

، علامہ مفتی محمد منظور احمد فیضی، ص ۱۰۱، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور،

۲۰۱۳ء

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مجموعہ فضائل اتنے زیادہ ہیں کہ ان کا حصر نہیں ہو سکتا اور حفظ جامع ان فضائل کا احاطہ نہیں کر سکتا۔

دلیل نمبر 48:

امام قسطلانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

اجْتَمَعَ فِيهِ مَلَبٌ مِنْ صِفَاتِ الْكَمَالِ لَا يُحِيطُ بِهِ حَدٌّ وَلَا يَحْصُرُ عَدْدٌ

مواہب لدنیہ و زرقانی، ج ۴، ص ۲۴۵ بحوالہ مقام رسول ﷺ، علامہ مفتی محمد

منظور احمد فیضی، ص ۱۲۸، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۳ء)

حضور ﷺ میں اتنی صفات کمال مجتمع ہیں کہ نہ حد انکا احاطہ کر سکتی ہے۔ اور نہ شمار

ان کو گھیر سکتا ہے (بے حد و بے شمار ہیں غیر متناہی ہیں)

دلیل نمبر 49:

علامہ زرقانی علیہ الرحمۃ حضور ﷺ کے نام،، واصل،، کی تشریح کرتے ہوئے

فرماتے ہیں۔

(الْوَاصِلُ) الْبَالِغُ فِي النَّهَائِيَةِ وَالشَّرْفِ مَا لَا يَعْلَمُهُ إِلَّا اللَّهُ

(زرقانی، ج ۴، ص ۱۵۰ بحوالہ مقام رسول ﷺ، علامہ مفتی محمد منظور احمد

فیضی، ص ۱۲۸، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۳ء)

واصل آپ ﷺ کا نام اس لیے ہے کہ شرف فضیلت میں آپ ﷺ اس درجہ کو

پہنچے ہوئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اس کو کوئی نہیں جانتا۔

دلیل نمبر 50:

علامہ خفاجی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

فانه لا تسعه العقول ولا يحيط به نطاق البيان

(نسیم الریاض، ج ۱، ص ۵۹ بحوالہ مقام رسول ﷺ، علامہ مفتی محمد منظور

احمد فیضی، ص ۱۲۹، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۳ء)

حضور ﷺ کا مرتبہ عقول کی وسعت میں نہیں آ سکتا اور نطاق بیان (زبانیں)

اس کا احاطہ نہیں کر سکتیں۔

دلیل نمبر 51:

نیز فرماتے ہیں:

(لا یأخذہ عد) ای لا یعد لکثرتہ ولعدم اطلاعنا علی کثیر منہو

معنی لا یأخذ لایحیط بہ او یغلبہ

(نسیم الریاض حجاجی، ج ۱، ص ۳۱۶ بحوالہ مقام رسول ﷺ، علامہ مفتی

محمد منظور احمد فیضی، ص ۱۲۹، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۳ء)

یعنی خصال حضور ﷺ بوجہ کثرت فضائل وخصائل اور بوجہ ان پر اطلاع نہ ہونے

کے ان کا شمار نہیں ہو سکتا اور ان کا احاطہ نہیں ہو سکتا۔

دلیل نمبر 52:

مولانا ملا علی قاری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

فَإِنَّ فَضَائِلَهُ غَيْرٌ مُّنْحَصِرَةٌ

(مرقاۃ، ج ۵، ص ۳۶۱ بحوالہ مقام رسول ﷺ، علامہ مفتی محمد منظور احمد

فیضی، ص ۱۳۲، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۳ء)

بے شک حضور ﷺ کے فضائل بے حد ہیں۔

دلیل نمبر 53:

عارف باللہ امام ربانی عبدالواہاب شعرانی (متوفی ۹۷۳ھ) علیہ الرحمۃ فرماتے

ہیں:

وَبِالْجُمْلَةِ فَأَوْصَافُهُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) الْحَسَنَةُ لَا تُحْصَى وَلَا تُحْصَرُ

(كشف الغمہ، ج ۲، ص ۵۱، ۵۲ بحوالہ مقام رسول ﷺ، علامہ مفتی محمد منظور

اور خلاصہ کلام یہ ہے کہ حضور ﷺ کے اوصاف حسنہ شمار اور حصر سے خارج ہیں۔
دلیل نمبر 54:

امام ابوالحسن ماوردی (متوفی ۴۵۰ھ) علیہ الرحمۃ حضور ﷺ کے اخلاق کے متعلق فرماتے ہیں۔

لم تعد فتعد ولم تحصر فتحد

(جواہر البحار، ج ۱، ص ۹۶ بحوالہ مقام رسول ﷺ، علامہ مفتی محمد منظور

احمد فیضی، ص ۱۲۴، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۳ء)

(کہ حضور ﷺ کے اخلاق) قلیل نہیں جو گنے جائیں اور نہ ان کا حصر ہوا جو حد

لگائے جائیں۔ (یعنی بے شمار اور بے حد ہیں)

دلیل نمبر 55:

نیز حضور ﷺ کے اقوالی و درو جو اہر کے متعلق فرماتے ہیں۔

وَلَا يَأْتِي عَلَيْهِ إِحْصَاءٌ وَلَا يَبْلُغُهُ اسْتِغْصَاءٌ

(جواہر البحار، ج ۱، ص ۱۰۰ بحوالہ مقام رسول ﷺ، علامہ مفتی محمد منظور

احمد فیضی، ص ۱۲۴، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۳ء)

نہ ان پر شمار آتا ہے اور نہ ان تک انتہا پہنچتی ہے (یعنی ان کی کوئی انتہا نہیں)

دلیل نمبر 56:

امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ اللہ فرماتے ہیں:

وَفَضَائِلُهُ أَكْثَرُ مِنْ أَنْ تُعَدَّ وَتُحْصَى عَلَيْهِ

(تفسیر کبیر، ج ۴، ص ۶۰۶، جواہر البحار، ج ۱، ص ۱۶۱، مطبوعہ مصر

۱۲۸۹ھ بحوالہ مقام رسول ﷺ، علامہ مفتی محمد منظور احمد

فیضی، ص ۱۲۸، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۳ء)

حضور ﷺ کے فضائل احصاء و شمار سے زیادہ ہیں۔

دلیل نمبر 57:

امام عبدالکریم جبلی علیہ الرحمۃ اللہ فرماتے ہیں:

وَ كَيْفَ يَحْصُرُهَا الْعُلَمَاءُ وَ تَحْوِيهَا الْكُتُبُ وَ هِيَ مِنْ فَوْقِ الْحَصْرِ وَ
وَرَاءُ الْغَايَةِ وَ النَّهَائِيَةِ

(جواہر البحار، ج ۱، ص ۲۵۸، بحوالہ مقام رسول ﷺ، علامہ مفتی محمد منظور

احمد فیضی، ص ۱۲۱، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۳ء)

علماء کرام حضور ﷺ کے فضائل کا کیسے حصر کریں اور کتب ان کو کیسے جمع کریں

حالانکہ وہ حصر سے زائد اور غایت سے وراء الوراہ ہیں۔

دلیل نمبر 58:

امام ابن حجر علیہ الرحمۃ اللہ فرماتے ہیں:

اجْتَمَعَ فِيهِ مَلِكٌ مِنْ مَحْصَالِ الْكَمَالِ وَ صِفَاتِ الْجَلَالِ وَ الْجَمَالِ مَا لَا
يَحْصُرُ حَدٌّ وَلَا يُحِيطُ بِهِ عَدٌّ

(جواہر البحار، ج ۲، ص ۸۶، بحوالہ مقام رسول ﷺ، علامہ مفتی محمد منظور

احمد فیضی، ص ۱۲۸، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۳ء)

حضور ﷺ میں اتنی کمال کی خصالتیں اور جمال کی صفتیں جمع ہیں جو بے حد اور بے

شمار ہیں۔

دلیل نمبر 59:

نیز فرماتے ہیں:

و بِالْجَمَلَةِ فَقَدْ أُوتِيَ مَلِكٌ مِثْلَهُمْ (ای مثل معجزات الانبیاء) و زاد

بخصائص لا تحصى اعلاماً انه مَلِكٌ الْمَمْدُ لَهُمْ دَائِمًا

(جواہر البحار ج ۲، ص ۸۹ بحوالہ مقام رسول ﷺ، علامہ مفتی محمد منظور

احمد فیضی، ص ۱۲۹، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۳ء)

خلاصہ کلام یہ کہ حضور ﷺ کو انبیاء کرام علیہم السلام کے معجزات کی مثل معجزات بھی عطا کیے گئے اور اتنے خصائص ملے کہ جن کا احاطہ نہیں ہو سکتا۔ اس بات کو بتانے کے لیے کہ حضور ﷺ ہمیشہ سب انبیاء کو امداد دینے والے ہیں۔

دلیل نمبر 60 تا 65:

امام شرف الدین بوسیری علیہ الرحمۃ بارگاہِ نبوی میں ہدیہ عقیدت پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

فَأَقِ النَّبِيْنَ فِي خَلْقِي وَفِي خُلُقِي
وَلَمْ يَدَانُوهُ فِي عِلْمِي وَلَا كَرَمِي

(شرف الدین بوسیری، امام، قصیدہ بردہ شریف)

ہمارے حضور ﷺ تمام انبیاء پر فوقیت حاصل فرما چکے ہیں شکل و صورت ظاہری اور خلق و حسن باطنی میں اور کوئی نبی حضور ﷺ کے مراتب کے قریب بھی نہیں پہنچ سکا مرتبہ علم و کرم میں۔

دَعَا مَا أَدَعَتْهُ النَّصَارَى فِي نَبِيِّهِمْ
وَأَحْكُمُ بِمَا شِئْتُ مَدْحًا فِيهِ وَحَتِّكُمْ

(شرف الدین بوسیری، امام، قصیدہ بردہ شریف)

وہ نعت چھوڑ جو عیسائیوں نے اپنے نبی کی شان میں کہی کہ ابن اللہ بناؤ الا اور اس کے علاوہ جو کچھ نعت میں کہنا چاہے حکم لگا کر اور فیصلہ کر کے کہہ

مَنْزَعَةٌ عَنْ شَرِيكَ فِي مَعَايِبِهِ
فَجَوَّهَرُ الْحَسَنِ فِيهِ غَيْرُ مَنْزَعَةٍ

(شرف الدین بوصیری۔ امام۔ قصیدہ بردہ شریف)

وہ ہستی اپنے محاسن میں کسی کی شرکت سے مقدس و بالا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جوہر
حسن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی دوسرے میں منقسم نہیں۔

فَأَنْسَبُ إِلَى ذَاتِهِ مَا سِئْتُ مِنْ شَرَفٍ
وَأَنْسَبُ إِلَى قُدْرِهِ مَا سِئْتُ مِنْ عِظَمٍ

(شرف الدین بوصیری۔ امام۔ قصیدہ بردہ شریف)

پس نسبت کر اس ذات والا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جتنا تو چاہے تعظیم و شرف سے
اور نسبت کر اس کے مرتبہ کی طرف جتنا تو چاہے عظمتوں سے

فَإِنَّ فَضْلَ رَسُولِ اللَّهِ لَيْسَ لَهُ
حَدٌّ فَيَعْرَبُ عَنْهُ نَاطِقٌ بِفَمٍ

(شرف الدین بوصیری۔ امام۔ قصیدہ بردہ شریف)

بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل کی کوئی حد نہیں (یعنی وہ غیر متناہی ہیں) جو
الفاظ فصیح بولنا والا اپنے منہ سے بول سکے۔

فَمَا تَطَاوَلُ أَمَالَ الْمَدِيحِ إِلَى
مَا فِيهِ مِنْ كَرَمِ الْأَخْلَاقِ وَالشِّيمِ

(شرف الدین بوصیری۔ امام۔ قصیدہ بردہ شریف)

اے مدح کی آرزو کرنے والے کیا امید مدح میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف پر
اوپنی اوپنی گردن کر کے ان کے اخلاق حمیدہ اور عادات پسندیدہ کا اندازہ کر رہا ہے
؟ ان کی حد و غایت معلوم کرنا محال ہے۔

قارئین کرام یہ اس قصیدہ بردہ کے چند اشعار ہیں جس کو سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم خوش
بھی ہوئے اور امام بوصیری کو اس قصیدہ بردہ کے لکھنے پر اپنی چادر مبارک بھی عطاء کی

اور فالج سے شفاء بھی عطاء فرمائی۔ وھذا نور علی نور

دلیل نمبر 66:

شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں۔

سیر و احادیث کی کتابیں آپ ﷺ کے اخلاق حمیدہ فضائل جلیلہ سے اتنی لبریز ہیں جن کا کوئی حد و حساب نہیں

(شیخ عبدالحق محدث دہلوی، محقق، مدارج النبوة، ترجمہ، غلام معین

الدین نعیمی (لاہور، ضیاء القرآن لٹریچر، ج ۲، ص ۷۱۱)

دلیل نمبر 67:

نیز فرماتے ہیں:

اب رہا کمال حقی جو کہ حق تعالیٰ نے آپ ﷺ کو بخشا ہے اور ان کے ساتھ آپ ﷺ کو مخصوص فرمایا وہ اس سے زیادہ ہے جن کو ادراک کیا جائے اور غور و فکر کے بعد ان کو دریافت کیا جائے اور ان کو پہچانا جائے ان کی کوئی حد و غایت نہیں کیونکہ حضور ﷺ جمیع اخلاق اور صفات ربوبیہ سے متحقق ہیں۔

(شیخ عبدالحق محدث دہلوی، محقق، مدارج النبوة، ترجمہ، غلام معین

الدین نعیمی (لاہور، ضیاء القرآن لٹریچر، ج ۲، ص ۷۱۱)

دلیل نمبر 68: عالم العلامہ والبحر الفہامہ لشیخ مناوی علیہ الرحمۃ اللہ فرماتے ہیں

ولا یحفاک ایھا السامع ان اوصافہ ﷺ لا تحصرھا العقول ولا

الادراکات الفہمیة فلو كانت الاشجار اقلاماً و البحار مداداً و اهل

السموات و الارضین کتّاباً ما بلفوا من بعض صفاته

(ڈاکٹر عاصم ابراہیم الکتانی، مجموع لطیف انسی فی صیغ المولد النبوی

القدسی، مولد المناوی، مکتبہ نوریہ رضویہ، لاہور، الطبعة الاولى، ربیع الاوّل ۱۳۳۵ھ

بمطابق جنوری ۲۰۱۰ء، ص ۲۶۱)

اور اے سننے والے تجھ پر یہ بات پوشیدہ نہ رہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف کا نہ عقلیں اور نہ ہی ادراکات فہمیہ احاطہ کر سکتیں ہیں اگر تمام درخت قلم بن جائیں اور تمام دریا روشنائی بن جائیں اور تمام آسمانوں اور زمینوں کی مخلوق لکھنے لگے تو وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض صفات بھی نہیں لکھ سکتی۔، سبحان اللہ،

دلیل نمبر 69:

نواب صدیق حسن بھوپالی لکھتے ہیں۔

من ذا يطيق بان يحصى الثناء على

محمد و على الصديق صاحبه

(صدیق حسن خان بھوپالی۔ تکریم المثنومنین بتقویم مناقب خلفاء راشدین

(لاہور، فاران اکیڈمی قزافی سٹریٹ 17) ص 132)

کس کی طاقت ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان کو بیان کرے۔

دلیل نمبر 70:

حاجی امداد اللہ مہاجر کی لکھتے ہیں:

لکھ سکے کون یہاں حمد خدا نعت رسول

جز خدا اور کی اس فن میں ہے تسطیر عبث

(حاجی امداد اللہ مکی۔ مولانا کلیات امداد (کراچی دارالاشاعت 1394ھ 1971ء

ص ۲۰۸)

دلیل نمبر 71:

مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں:

”اگر نظریج سے کام لیا جائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات ضبط و احصار سے متجاوز ہیں“

(اشرف علی تھانوی ۱۳۶۲ھ۔ مولوی۔ نشر الطیب فی ذکر النبی الحبيب

(لاہور، مشتاق بک کارنر) ص ۱۷۸)

دلیل نمبر 72:

مولوی حسین احمد مدنی مولوی قاسم نانوتوی کی لکھی ہوئی نعت پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

نہ پہنچے گنتی میں ہرگز تیرے کمالوں کو
میرے بھی عیب شہ دوسرا شہ ابرار

(حسین احمد مدنی۔ مولوی۔ الشہاب الثاقب (لاہور ادارہ تحقیقات اہل سنت

۱۳۰۹ھ) ص ۱۹۱)

(یعنی میں کتنا ہی گناہ گار سہی اور میرے گناہ اگرچہ بے شمار ہیں لیکن وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالوں کو نہیں پہنچ سکتے مطلب یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال غیر متناہی ہیں اور میرے گناہوں کی کوئی نہ کوئی حد ہے)

دلیل نمبر 73:

مولوی حسین احمد مدنی اپنے اور اپنے اکابر کے عقائد کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

”ہمارے حضرات اکابر کے اقوال و عقائد کو ملاحظہ فرمائیے یہ جملہ حضرات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمیشہ سے اور ہمیشہ تک واسطہ فیوضات الہیہ اور رحمت غیر متناہیہ اعتقاد کیے ہوئے بیٹھے ہیں“

(حسین احمد مدنی۔ مولوی۔ الشہاب الثاقب (لاہور ادارہ تحقیقات اہل سنت

شاہِ ارض و سماء سرورِ انبیاء تیری شان و رفعت کی کیا باب ہے
بن کے آیا تو رحمتِ دو جہاں تیری رحمت کی وسعت کی کیا بات ہے
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف غیر متناہی کیوں ہیں؟

اب ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف کے غیر متناہی ہونے کی چند وجوہات بیان کرتے ہیں۔

دلیل نمبر 74:

تناہی کا معنی ہے رُکنا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف غیر متناہی ہیں یعنی رکنے والے نہیں کیونکہ وہ ہر آنے والی گھڑی زیادہ سے زیادہ ہوتے جا رہے ہیں اور اس بات پر قرآن شاہد ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَكَلَّا يَحْزَنَ حَمِيمُكَ مِنَ الْاَوَّلِيْ
(الضحىٰ ۴:۹۳)

اور بیشک تجھلی تمہارے لیے پہلی سے بہتر ہے

دلیل نمبر 75:

اسی مذکورہ آیت کے تحت صدر الافاضل حضرت مولانا نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ لکھتے ہیں۔

”مفسرین نے اس کے یہ معنی بھی بیان فرمائے ہیں کہ آنے والے احوال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے گذشتہ احوال سے بہتر و برتر ہیں گویا کہ حق تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ روز بروز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے درجے بلند کرے گا۔ اور عزت پر عزت اور منصب پر منصب زیادہ فرمائے گا اور ساعت بساعت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مراتب ترقیوں میں رہیں گے“

(نعیم الدین مراد آبادی۔ مولانا۔ تفسیر خزائن العرفان تحت سورة الضی

آیت ۴)

اب آپ ہی بتائیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف اور مرتبے دن بدن زیادہ سے زیادہ ہو رہے ہیں تو اللہ کے علاوہ کون ہے جو ان مراتب کو شمار کر سکے؟ ہم کو تو یہ بھی معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مراتب میں زیادتی فرماتا ہے اس زیادتی کی مقدار کتنی ہے

تو معلوم ہوا ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر گھڑی بڑھنے والے مراتب کا شمار نہیں کر سکتے چہ جائیکہ پچھلے مراتب اور آنے والے مراتب کا شمار کر کے ان کو غیر متناہی سے متناہی کہیں۔

دلیل نمبر 76:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف اگر متناہی مان لیے جائے تو یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میں عیب پیدا کرنا ہے حالانکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر عیب سے پاک ہیں۔ جیسا کہ حضرت حسان بن ثابت بارگاہ نبوی میں عرض کرتے ہیں۔

خُلِقْتَ مُبْرَأَةً مِنْ كُلِّ عَيْبٍ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر عیب سے بری (پاک) پیدا کیے گئے ہیں۔

(حضرت حسان بن ثابت۔ دیوان حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ

عنه (لاہور، مکتبہ رحمانیہ)

دلیل نمبر 77:

اسی طرح امام جلال الدین سیوطی ۹۱۱ھ لکھتے ہیں۔

”انبیاء کرام علیہ السلام صوری و معنوی دونوں قسم کے عیوب سے منزہ (پاک)

ہوتے ہیں اور ظاہری و باطنی نقائص سے مامون ہوتے ہیں۔ بلکہ ان معایب کی

طرف متوجہ ہونے سے بھی محفوظ ہیں جن کی نسبت بعض انبیاء کی طرف تاریخ کی کتابوں میں کی گئی ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ہر اس چیز سے بھی منزہ (پاک) کیا ہے جو آنکھ میں کھٹکے اور دلوں میں نفرت کا باعث ہو یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو ہی شایاں ہے۔

(۱)۔ لرحمن بن ابی بکر السیوطی ۱۱۱ھ۔ امام خصائص الصغریٰ ترجمہ

عبدالرسول مولانا (لاہور، ضیاء القرآن پبلی کیشنز ۱۳۰۶ھ) ص ۸۵

بہذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر عیب سے پاک ہونا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف بھی عیب تنہا ہی سے بری و پاک ہیں۔

تیرے تو وصف عیب تنہا ہی سے ہیں بری

تیراں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے

دلیل نمبر 78:

کسی چیز کا شمار کرنے کے لیے ضروری ہے کہ اس تک رسائی ممکن ہو جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات تک رسائی مخلوق کے بس کی بات نہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف و کمالات کو کون شمار کرے؟

امام بوصیری کیا خوب کہتے ہیں:

أَعَى الْوَرَىٰ فَهَمَّ مَعْنَاهُ فَلَيْسَ بِرِي
لِلْقُرْبِ وَالْبُعْدِ مِنْهُ غَيْرُ مَنْفَعَةٍ

(شرف الدین بوصیری۔ امام۔ قصیدہ بردہ شریف)

مخلوقات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت سمجھنے سے عاجز ہو گئی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک و بعید کوئی ایسا نہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے عاجز اور لا جواب نہ ہو گیا۔

جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف غیر تنہا ہی ہیں اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے

اوصاف کے غیر متناہی ہونے پر دلائل بھی بے شمار ہیں ہم نے صرف چند دلائل کا ذکر کیا ہے اور اس پر بھی ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں۔

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

(شیخ سعدی شیرازی)

تیرے تو وصف عیبِ تنہا ہی سے ہیں بری
حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے
کہہ لے گی سب کچھ ان کے ثنا خواں کی خامشی
چپ ہو رہا ہے کہہ کے میں کیا کیا کہوں تجھے

اب میں آپ کے سامنے اُن ائمہ کرام کی فہرست رکھتا ہوں جنہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف کو غیر متناہی کہا۔

صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ، امام قاضی عیاض مالکی علیہ الرحمۃ، امام حافظ ابوالفتح محمد بن سید الناس (متوفی ۳۳۴ھ)، امام ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ، علامہ سلیمان جمل (متوفی ۱۲۰۴ھ) علیہ الرحمۃ، حضرت علامہ معین الدین کاشفی الہروی علیہ رحمہ، امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ، امام نووی علیہ الرحمۃ (متوفی ۶۷۶ھ)، امام جلال الدین سیوطی، امام یوسف بن اسماعیل مہمانی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ سعد الدین تغتازانی، امام مجد الف ثانی احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ شیخ محی الدین محمد بن مصطفیٰ المعروف بہ شیخ زادہ، شیخ عبدالعزیز الدیرینی الشافعی المتوفی ۶۹۳ھ، ملا علی قاری حنفی علیہ الرحمۃ، حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ رحمۃ، علامہ زرقانی علیہ الرحمۃ، علامہ خفاجی علیہ الرحمۃ، عارف باللہ امام ربانی عبدالواہاب شعرانی (متوفی ۹۷۳ھ) علیہ الرحمۃ، امام ابوالحسن ماوردی (متوفی ۳۵۰ھ) علیہ الرحمۃ، امام عبدالکریم جبلی علیہ الرحمۃ، امام شرف الدین یومیری علیہ الرحمۃ، شیخ عبد

الحق محدث دہلوی، امام احمد رضا فاضل بریلوی وغیرہم علیہ رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ یہ وہ ہستیاں ہیں جنہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف کو غیر متناہی لا محدود کہا ہم کو ان حضرات سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق کا سبق حاصل کرنا چاہیے یہ وہ حضرات ہیں جنہوں نے عین توحید پر ایمان رکھتے ہوئے یہ بات کہی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف غیر متناہی ہیں اور یقیناً یہ ہستیاں ہم سے زیادہ علم و فضل والی ہیں اور ہم سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی توحید کو جاننے والی ہیں۔

لیکن رضا نے ختم سخن اس پہ کر دیا

خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ میری اس ادنیٰ کاوش کو قبول فرما کر مجھے، میرے والدین، جمیع اساتذہ کرام، اور تمام عزیزوں دوستوں کی مغفرت فرما کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنگت میں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے۔

سین بجاہ النبی اکبر

(جو محمد نعیم تارن صاحب)

مقاله نمبر: 2

جواهر العلماء و الفضلاء

في

اوصاف سيد الانبياء ﷺ

اوصاف نبى المختار بے حدود بے شمار

(مرتب)

ابوالاحمد محمد نعیم قادری رضوی

(فاضل جامعہ قادریہ عالمیہ نیک آباد مرایاں شریف گجرات)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند اوصاف مبارکہ

باب اوّل

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند اوصاف از قرآن حکیم

اللہ کی عطا سے حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف حمیدہ اتنے زیادہ ہیں کہ ان کو شمار کرنا انسانی طاقت سے باہر ہے۔

یاد رکھیے کہ اوصاف ”وصف“ کی جمع ہے اور اس کا معنی ہے خوبی، خود وغیرہ۔ اور وصف ایک ایسا لفظ ہے جس کے تحت تمام خوبیاں داخل ہو جاتی ہیں چاہے وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہو یا خاصہ یا آپ کی جسمانی خوبی ہو الغرض جو بھی چیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بیان کرتی ہے وہ آپ کا وصف ہے اس لیے ہم نے اوپر ”رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند اوصاف“ لکھا اب اس میں ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چند معجزات و خواص شمائل و فضائل وغیرہ ذکر کرے گے ہم نے اس میں تین ابواب بنائے ہیں جن کا اجمالی ذکر ماقبل صفحہ پر گزر چکا ہے اور اب ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف کو آپ کے سامنے رکھتے ہیں۔ وباللہ التوفیق

ویسے تو قرآن کی ہر آیت اور ہر لفظ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح سرائی کرتا ہے۔ لیکن ہم اختصاراً حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چند اوصاف کا خاکہ پیش کرتے ہیں۔

☆۔۔۔ حضور کا ذکر اللہ تعالیٰ نے بلند فرمایا۔

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ (النشرح ۴:۹۳)

اور ہم نے تیرے لیے تیرے ذکر کو بلند کر دیا۔

☆۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے نہ کبھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑا اور نہ ناراض ہوئے۔

مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَىٰ (الضحیٰ ۳:۹۳)

آپ کو آپ کے رب نے نہ چھوڑا اور نہ ناراض ہوا۔

☆۔۔۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے۔

مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ (النساء ۴:۸۰)

جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں

اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے

☆۔۔۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرنا اللہ تعالیٰ سے بیعت کرنا ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ (الفتح ۱۰:۴۸)

بے شک وہ لوگ جو بیعت کرتے ہیں آپ کی اس کے سوا نہیں، اللہ کی بیعت

کرتے ہیں۔

☆۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر کی قسم فرمائی۔

وَهَذَا الْبَلَدِ لَأَمِينٍ (التین ۳:۹۵)

اور اس امن والے شہر کی قسم۔

وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا

کہ کلام مجید نے کھائی شہا ترے شہر و کلام و بقا کی قسم

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نامناسب الفاظ سے پکارنے سے اللہ تعالیٰ نے

منع فرمایا۔

اے ایمان، در اعنانہ کہو۔

☆ --- اندھالی نے آپ کو خیر کثیر عطا کیا۔

إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ (الکوثر ۱:۱۰۸)

بے شک ہم نے آپ کو کثیر دیا۔

ان اعصمت الکوثر ساری کثرت پاتے یہ ہیں

س میں زم زم ہے کہ تم تم اس میں جم جم ہے کہ بیش

کثرت کوثر میں زم زم کی طرح کم کم نہیں

☆ --- آپ صلی اللہ علیہ وسلم رحمت کائنات ہیں۔

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ (الانبیاء، ۲۱:۱۰۷)

اور نہیں بھیجا ہم نے آپ کو مگر رحمت تمام جہانوں کے لیے۔

شاہِ ارض و سماء سرورِ انبیا تیری شانِ جلالت کی کیا بات ہے

بن کے آیا ہے تو رحمتِ دو جہاں تیری وسعتِ رحمت کی کیا بات ہے

☆ --- آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوشخبری دینے والے ہیں۔

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا (البقرہ ۲:۱۱۹)

بے شک ہم نے بھیجا آپ کو حق کے ساتھ خوشخبری سنانے والا اور ڈر سنانے

والا۔

☆ --- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کائنات ہیں اور پاک بھی کرتے ہیں۔

وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ (البقرہ ۲:۱۰۷)

اور ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دے اور ان کو پاک کرے۔

☆ --- حضور صلی اللہ علیہ وسلم سب پر گواہ ہیں۔

وَيَكُونُ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا (البقرہ ۲:۱۴۳)

اور یہ رسول تمہارے نگہبان و گواہ ہوں۔

☆۔۔۔ اللہ تعالیٰ حضور ﷺ کی خواہشات کو پورا فرماتا ہے۔

قَوْلٌ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ (البقرة ۲: ۱۴۴)

پس پھیرے اپنا چہرہ مسجد حرام کی طرف۔

☆۔۔۔ حضور ﷺ کی اطاعت محبت خدا کا ذریعہ اور گناہوں کی

بخشش ہے۔

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ

ذُنُوبَكُمْ (آل عمران ۳: ۳۱)

اے محبوب فرما دو اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت

کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔

☆۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے انبیاء سے حضور ﷺ کی مدد کا وعدہ لیا۔

ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَكَلْتَصْطَبْتُمْ عَلَيْهِ

ثَقَلَتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذَلِكُمْ إِصْرِي قَالُوا أَكْرَهًا (آل عمران ۳: ۸۱)

پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول جو تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو

تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا فرمایا کیوں تم نے اقرار کر

لیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لے لیا سب نے عرض کی کہ ہم نے قرار کیا۔

☆۔۔۔ حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کی وہ نعمت کبریٰ ہیں جس کے ساتھ اللہ

تعالیٰ نے احسان جتلیا۔

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثْنَا فِيهِمْ رَسُولًا (آل عمران ۳: ۱۶۴)

تحقیق اللہ نے احسان کیا مومنوں پر کہ ان میں اپنا رسول بھیجا۔

☆۔۔۔ حضور ﷺ کی بارگاہ سے گناہوں کی معافی ملتی ہے۔

وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَانُوكَ فَاسْتَفْتَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ
الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَحِيمًا (النساء: ۲: ۶۴)

اور اگر وہ جب اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں پھر
اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائیں تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول
کرنے والا مہربان پائیں۔

نہ کیوں کر کہوں یا جیبی اغنی

اس نام سے ہر مصیبت ٹلی ہے

☆ --- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حاکم نہ مانے تو بندہ مؤمن نہیں ہوتا۔

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي
أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا (النساء: ۴: ۶۵)

تو اے محبوب تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک کہ اپنے آپس
کے جگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم فرماؤ اپنے دلوں میں اس سے
رکاوٹ نہ پائیں اور دل سے مان لیں۔

☆ --- اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سب کچھ سکھایا۔

وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُن تَعْلَمُ

(النساء: ۴: ۱۱۳)

اور اتاری اللہ نے تم پر کتاب اور حکمت اور اس نے تجھ کو سکھایا جو تو نہ جانتا تھا۔

فرش تا عرش سب آئینہ ضمائر حاضر

بس قسم کھائیے امی تیری دانائی کی

☆ --- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت دوزخ کا سبب ہے۔

وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ

المؤمنین نولہ ما تولیٰ ونصلہ جہنم و سآئت مصیرا (النساء: ۱۱۵)

اور جو رسول کا خلاف کرے بعد اس کے حق کا راستہ اس پر کھل چکا ہو اور مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ چلے ہم اس کو اس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور دوزخ میں داخل کریں گے اور وہ کیا بُری لوٹنے کی جگہ ہے

☆ --- حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کی دلیل ہیں۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَأَرْكَبُوا إِلَيْكُمْ نُورًا مُّبِينًا

(النساء: ۱۷۴)

اے لوگو تحقیق آگئی تمہاری پاس تمہارے رب کی طرف سے روشن دلیل اور ہم نے نازل کیا تم پر واضح نور۔

☆ --- حضور ﷺ انور ہیں۔

قَدْ جَاءَكُمْ مِّنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُّبِينٌ (مائدہ: ۱۵)

تحقیق آگیا تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور اور روشن کتاب۔

☆ --- حضور ﷺ کی حفاظت اللہ خود فرماتا ہے۔

وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ (مائدہ: ۶۷)

اور اللہ بچائے گا تم کو لوگوں سے۔

☆ --- حضور ﷺ کا پھینکنا اللہ تعالیٰ کا پھینکنا ہے۔

وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ (الانفال: ۱۷)

اے محبوب وہ خاک جو تم نے پھینکی تم نے نہ پھینکی اللہ نے پھینکی۔

☆ --- جب حضور ﷺ بلائیں تو فوراً حاضر ہونا لازم ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ

(الانفال: ۲۴)

اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول کے بلائے پر حاضر ہو جب رسول تم کو اس چیز کے لیے بلائیں جو تمہیں زندگی بخشنے۔

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے اللہ تعالیٰ عذاب نہیں فرماتا۔

وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ (الانفال: ۸: ۳۳)

اور اللہ کی شان نہیں کہ وہ ان کو عذاب دے اور آپ ان میں موجود ہوں۔

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم منوں پر کرم کرنے والے اور مہربان ہیں۔

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَؤُوفًا رَّحِيمًا (التوبہ: ۹: ۱۲۸)

بیشک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری کے بہت چاہنے والے ہیں مسلمانوں پر بہت کرم کرنے والے مہربان ہیں۔

☆۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک کی قسم فرمائی۔

لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ (الحجر: ۱۵: ۷۲)

اے محبوب تمہاری جان کی قسم بیشک یہ لوگ اپنے نشے میں بہک رہے ہیں۔

☆۔۔۔ اللہ تعالیٰ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مشقت میں پڑنا گوارا نہیں۔

طه مَا أُنزِلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْقَى (طہ: ۲۰: ۲)

طہ نہیں نازل کیا ہم نے آپ پر قرآن کہ مشقت میں پڑیں۔

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اہل کائنات کے نبی ہیں۔

تَبَرَّأكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَى عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا

(الفرقان: ۲۵: ۱)

پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندہ خاص پر فرقان (قرآن) نازل کیا تاکہ

وہ تمام جہانوں کے لیے ڈرسانے والا ہو۔

☆۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسومنوں کی جانوں کے مالک ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی

ازواج مسومنوں کی مائیں ہیں۔

النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ (الاحزاب ۶:۳۳)

یہ نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ مالک ہے اور اس کی بیبیاں

ان کی مائیں ہیں۔

☆۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سیر کروائی۔

سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَىٰ بِعَبْدِهِ (الاسراء ۱:۱۸)

پاکی ہے اُسے جو اپنے بندہ کو راتوں رات لے گیا۔

وہ سرورِ کشور رسالت جو عرش پہ جلوہ گر ہوئے تھے

نئے نرالے طرب کے سماں عرب کے مہمان کے لیے تھے

تبارک اللہ شان تیری تجھی کو زیبا ہے بے نیازی

کہیں تو وہ جوش لُنِ خَزَائِنِ کہیں تقاضے وصال کے تھے

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نمونہ حیات ہیں۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (الاحزاب ۲۱:۳۳)

بے شک تمہیں رسول کی پیروی بہتر ہے۔

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری نبی ہیں۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ

(الاحزاب ۴۰:۳۳)

محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب

نبیوں کے پچھلے۔

آتے رہے انبیاء کما قیل لہم
و لحاتم ہکلم کہ خاتم ہوئے تم
یعنی جو ہوا دتر تنزیل تمام
آخر میں ہوئی مہر کہ اکملٹ لکم

☆۔۔۔ اللہ تعالیٰ اور فرشتے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ (الاحزاب ۵۶:۳۳)

اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہے اس غیب بتانے والے (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) پر۔

☆۔۔۔ ہم سب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام اور بندے ہیں۔

قُلْ يُعْبَادِي الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لَا تَلْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ

(الزمر ۵۳:۳۹)

تم فرما دو اے میرے وہ بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اللہ کی رحمت سے

نہ امید نہ ہوں۔

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و توقیر و تعظیم ہم پر لازم ہیں۔

وَتَعَزُّوهُ وَتُقِرُّوهُ (الفتح ۹:۳۸)

اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر کرو۔

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کی قسم اللہ نے فرمائی۔

وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَىٰ (النجم ۱:۵۳)

اس پیارے چمکتے تارے محمد کی قسم جب یہ معراج سے اترے۔

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کبھی بھی گمراہ نہیں ہوئے۔

مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوَىٰ (النجم ۲:۵۳)

تمہارا صاحب نہ بہکے نہ بے راہ چلے۔

☆ --- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قول اللہ کی وحی ہے۔

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ (النجم ۵۳:۴)

اور وہ کوئی بات اپنی طرف سے نہیں کرتے وہ تو نہیں مگر وحی جو انہیں کی جاتی

ہے۔

قل کہہ کر اپنی بھی بات منہ سے ترے سنی

کتنی ہے گفتگو تیری اللہ کو پسند

☆ --- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اللہ کے ہاں بے انتہا ثواب ہے۔

وَإِنَّ لَكَ لَأَجْرًا غَيْرَ مَمْنُونٍ (القلم ۶۸:۴)

اور ضرور تمہارے لیے بے انتہا ثواب ہے۔

○ --- حضور صلی اللہ علیہ وسلم خالقِ عظیم پر فائز ہیں۔

وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ لَخَلْقِ عَظِيمٍ (القلم ۶۸:۴)

اور بیشک تمہاری خوبو (خلق) بڑی شان والی ہے۔

الغرض اُن کے ہر سو پہ لاکھوں درود

ان کی ہر خو و خصلت پہ لکھوں سلام

☆ --- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود امت کے لیے محافظ ہے۔

وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ (الانفال ۸:۴۳)

اور اللہ کا کام نہیں کہ انہیں عذاب کرے جب تک اے محبوب تم ان میں تشریف

فرما ہو۔

☆ --- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لی

ہے۔

ہم نے یہ کتاب (نصیحت) آپ پر اتاری اور ہم ہی اس کے نگہبان ہیں۔
☆۔۔۔ اللہ تعالیٰ اور فرشتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں گواہی دیتے ہیں۔
لَكِنَّ اللّٰهَ يُشْهَدُ بِمَا أَنْزَلَ إِلَيْكَ أَنْزَلَهُ بِعِلْمِهِ وَالْمَلَائِكَةُ يَشْهَدُونَ
وَكَفَى بِاللّٰهِ شَهِيدًا (النساء: ۱۶۶)

لیکن اللہ گواہی دیتا ہے اس کتاب کے ذریعہ جو اس نے آپ کی طرف اتاری
کہ اس نے اسے اتارا ہے اپنے علم سے اور فرشتے بھی گواہی دیتے ہیں اور اللہ بطور
گواہ کافی ہے۔

☆۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فریح الدرجات ہیں۔

وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجَاتٍ (البقرہ ۲: ۲۵۳)

اور کوئی وہ (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) ہے جسے سب پر درجوں بلند کیا۔

☆۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم المحلل والمحرّم (حلال اور حرام کرنے کا اختیار

رکھنے والے) ہیں۔

وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ (الاعراف: ۱۵۴)

(تورات و انجیل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ شان بیان کی گئی ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم) اور

ستھری چیزیں ان کے لیے حلال کرے گا اور گندی چیزیں ان پر حرام فرمائے گا۔

باب دوم

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند اوصاف از حدیث وغیرہ

یاد رکھیے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر فرمان آپ کا وصف ہے اور ہر فرمان سے آپ کے اوصاف ظاہر ہوتے ہیں۔ لیکن اختصاراً چند احادیث بیان کر کے بعض علماء کی کتابوں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف ذکر کرتے ہیں اور علماء کی کتب سے اخذ شدہ اوصاف مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بھی حدیث کے ضمن میں ذکر کرتے ہیں کیونکہ ان کا مخرج بھی یقیناً احادیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ (و بالله التوفیق)

اوصاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم از امام محمد بن اسماعیل بخاری علیہ الرحمۃ ۲۵۶ھ:

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بہت زیادہ سخاوت فرماتے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنْ رِيحِ الْمُرْسَلَةِ

(محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ، امام صحیح بخاری (لاہور، مکتبہ

رحمانیہ) کتاب الصوم، باب اجود ما كان النبی یكون فی الرمضان، ج ۱ ص ۳۵

حضور صلی اللہ علیہ وسلم خیر کو تیز ہوا سے بھی زیادہ سخاوت کرتے۔

دیکھ کر حضرت غنی پھیل پڑے فقیر بھی

چھائی ہے اب چھاؤنی حشر ہی آنے جائے کیوں

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کسی کی مثل نہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

(محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ۔ امام صحیح بخاری (لاہور، مکتبہ

رحمانیہ) کتاب الصوم، باب البرکة سحر من غیر ایجاب، ج ۱ ص ۲۲۸

میں تمہاری مثل نہیں بے شک میں سایہ کیا جاتا ہوں کھلایا اور پلایا جاتا ہوں۔

اللہ کی سرتا بقدم شان ہیں یہ

ان سا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ

قرآن تو بتاتا ہے ایمان انھیں

ایمان یہ کہتا ہے میری جان ہیں یہ

☆ --- حضور صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ حسین ہیں۔

ابی سحاق فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا

كَانَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا وَأَحْسَنَهُمْ خُلُقًا

(محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ۔ امام صحیح بخاری (لاہور، مکتبہ

رحمانیہ) کتاب المناقب، باب صفة النبی ﷺ، ج ۱ ص ۶۲۸)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ خوبصورت اور سب سے زیادہ اچھے

اخلاق والے تھے۔

میٹھی باتیں تری دین عجم ایمان عرب

نمکیں حسن ترا جان عجم شان عرب

☆ --- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ چاند کی طرح چمکتا تھا۔

قَالَ سُنِّيَ الْبَرَاءُ أَكَّانَ وَجْهَ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ السُّيْفِ؟ قَالَ لَا بَلْ مِثْلُ

القمر

(محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ۔ امام صحیح بخاری (لاہور، مکتبہ

رحمانیہ) کتاب المناقب، باب صفة النبی ﷺ، ج ۱ ص ۶۲۸)

فرمایا حضرت براء سے پوچھا گیا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ تلوار کی طرح (چمکتا) تھا؟ فرمایا نہیں بلکہ چاند کی طرح (چمکتا) تھا۔

شمع دل مشکوٰۃ تن سینہ زجاجہ نور کا

تیری صورت کے لیے آیا ہے سورہ نور کا

☆ --- حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہرگز فاحش نہ تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

لَمْ يَكُنْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا

(محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ۔ امام صحیح

بخاری (لاہور، مکتبہ رحمانیہ) کتاب المناقب، باب صفة النبی ﷺ، ج ۱ ص ۶۲۹)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خلقاً اور نہ مکتسباً فاحش تھے۔

☆ --- حضور صلی اللہ علیہ وسلم ذاتی بدلہ نہ لیتے تھے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں

وَمَا اتَّقَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ

(محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ۔ امام صحیح بخاری (لاہور، مکتبہ

رحمانیہ) کتاب المناقب، باب صفة النبی ﷺ، ج ۱ ص ۶۲۹)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی اپنی ذات کے لیے انتقام نہ لیا۔

☆ --- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ ریشم سے بھی زیادہ نرم تھے۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَا مَسَسْتُ حَرِيرًا وَلَا دِيبًا جَا أَلْمَنُ مِنْ كَفِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ۔ امام صحیح بخاری (لاہور، مکتبہ

رحمانیہ) کتاب المناقب، باب صفة النبی ﷺ، ج ۱ ص ۶۲۹)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نہ کبھی کوئی ریشم

اور نہ ریشمی کپڑا چھوا جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی سے زیادہ نرم ہو۔

جس کے ہر خط میں ہے موجِ نورِ کرم

اس کفِ بحرِ ہمت پہ لاکھوں سلام

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم خوشبودار ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

وَلَا شَمَمْتُ رِيحًا قَطُّ أَوْ عَرَفًا قَطُّ أَطْيَبُ مِنْ رِيحِ أَوْ عَرْفِ النَّبِيِّ ﷺ

(محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ۔ امام صحیح بخاری (لاہور، مکتبہ

رحمانیہ) کتاب المناقب، باب صفة النبی ﷺ، ج ۱ ص ۶۲۹

میں نے کوئی خوشبو نہ سونگھی جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو سے زیادہ عمدہ ہو۔

انہیں کی بو مایہِ سخن ہے انہیں کا جلوہ چمن چمن ہے

انہیں سے گلشن مہک رہے ہیں انہیں کی رنگت گلاب میں ت

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے تمام مخلوق سے زیادہ محبت کرنا ہی ایمان ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ مردی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَاَلَيْهِ وَوَالِدِهِ وَالنَّاسِ

أَجْمَعِينَ

(محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ۔ امام صحیح بخاری (لاہور، مکتبہ

رحمانیہ) کتاب الایمان، باب حب الرسول ﷺ من الایمان، ج ۱ ص ۶۲

تم سے کوئی بھی (سرے سے) مؤمن نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ میں اس کے

نزدیک اس کے والدین اور بچوں اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دین حق کی شرطِ اول ہے

اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

☆ --- حضور صلی اللہ علیہ وسلم صاحب اختیار ہیں۔

فَقَالَ النَّبِيُّ إِلَّا الْإِذْخَرُ إِلَّا الْإِذْخَرُ

(محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ۔ امام صحیح بخاری

(لاہور، مکتبہ رحمانیہ) کتاب العلم، باب بالکتابۃ العلم، ج ۱ ص ۸۱)

تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مگر اذخر مگر اذخر (یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اذخر گھاس کو حرام

فرمایا پھر ایک صحابی کی فریاد پر اُس کو حلال کر دیا)

☆ --- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نشانی دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سب سے

زیادہ محبوب ہے۔

عَنْ ابْنِ سِيرِينَ قُلْتُ لِعَبِيدَةَ عِنْدَنَا مِنْ شَعْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْبَنَاءُ مِنْ

قَبْلِ أَنَسٍ أَوْ مِنْ قَبْلِ أَهْلِ أَنَسٍ فَقَالَ لَأَنْ تَكُونَ عِدِي شَعْرَةً مِنْهُ أَحَبُّ إِلَيَّ

مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا

(محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ۔ امام صحیح بخاری (لاہور، مکتبہ

رحمانیہ) کتاب الرضو، باب الماء الذي يغسل به شعر الانسان، ج ۱ ص ۹۱)

حضرت ابن سیرین سے مروی ہے کہ میں نے عبیدہ کو کہا ہمارے پاس حضور

صلی اللہ علیہ وسلم کے بال ہیں جن کو ہم نے حضرت انس سے یا حضرت انس کے گھر والوں سے

حاصل کیا ہے عبیدہ نے کہا اگر ان بالوں میں سے ایک بال بھی میرے پاس ہوتا تو

مجھے وہ دنیا کی تمام چیزوں سے محبوب ہوتا۔

شانِ صہمت ہے کہ شانہ نہ جدا ہودم بھر

سینہ چاکوں یہ کچھ اس درجہ پیارے گیسو

☆ --- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں سوتی تھیں دل نہیں سوتا تھا۔

إِنَّ النَّاسَ يَقُولُونَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا تَنَامُ قَلْبُهُ

(محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ۔ امام صحیح بخاری (لاہور، مکتبہ

رحمانیہ) کتاب الاذان، باب الوضوء الصبیان، ج ۱ ص ۱۸۹)

بے شک لوگ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں سوتی ہیں اور دل نہیں سوتا۔

لا تنظر الوحی من رویاہ انّ له

قلبا اذا نامت العینان لم ینم

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو سونے سے نہیں ٹوٹتا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

ثُمَّ اضْطَجَعْنَا فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ فَاتَاهُ الْمُنَادِي يُؤَدُّهُ بِالصَّلَاةِ فَقَامَ إِلَى

الصَّلَاةِ فَصَلَّى وَكَمْ يَتَوَضَّأُ

(محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ۔ امام صحیح بخاری (لاہور، مکتبہ

رحمانیہ) کتاب الاذان، باب الوضوء الصبیان، ج ۱ ص ۱۸۹)

پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے یہاں تک کہ آپ کی آواز آنے لگی پھر آپ کے پاس

منادی آیا اور آپ کو نماز کے لیے عرض کیا پس آپ کھڑے ہوئے نماز کی طرف اور نماز

پڑھی اور وضو نہ کیا۔ (یعنی سونے فوراً نماز پڑھی اور وضو نہ کیا)

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا لعاب مبارک ملا ہوا پانی متبرک اور پاک ہے۔

حضرت ابو موسیٰ فرماتے ہیں:

دَعَا النَّبِيَّ بِقَدَحٍ فِيهِ مَاءٌ فَفَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجَّهَهُ فِيهِ وَمَعَهُ فِيهِ ثُمَّ قَالَ لَهَا

إِشْرِبَا مِنْهُ وَأَفْرِغَا عَلَيَّ وَجُوهَكُمَا وَنُحُورَكُمَا

(محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ۔ امام صحیح بخاری (لاہور، مکتبہ

رحمانیہ) کتاب الوضوء، باب استعمال فضل وضوء الناس، ج ۱ ص ۹۴)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پیالا مانگا اس میں پانی تھا پس آپ نے اپنے ہاتھ دھوئے اور

﴿مقالات الرضویہ فی فضائل النبویہ صلی اللہ علیہ وسلم﴾
چہرہ دھویا پھر اس میں کلی فرمائی پھر ان دونوں (حضرت ابو موسیٰ و حضرت بلال رضی اللہ
تعالیٰ عنہما) کو فرمایا کہ اس کو پی لو اور اپنے چہروں اور اپنے سینوں پر بہالو۔

☆ --- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر سے مس کیا ہوا پانی شفاء دیتا ہے۔
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ يَعُودُنِي
وَإِنِّي مَرِيضٌ لَا أَعْمَلُ فَنَوَّضًا وَصَبَّ عَلَيَّ مِنْ وُضُوئِهِ فَعَقَلْتُ

(محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ امام صحیح بخاری (لاہور، مکتبہ

رحمانیہ) کتاب الوضوء، باب صب النبي وضوءه على مغمى عليه، ج ۱ ص ۹۲)

حضرت محمد بن منکدر سے مروی ہے فرمایا میں نے حضرت جابر کو یہ کہتے ہوئے
سنا فرمایا میرے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس میری عیادت کرنے لیے تشریف لائے
میں بیمار تھا کوئی بات نہیں سمجھتا تھا پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا اور وضو کا بچا ہوا پانی
میرے اوپر بہایا پس میں سمجھنے لگا۔

☆ --- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے کجھوریں زیادہ ہو گئیں۔

حضرت عبداللہ بن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں

ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ كَيْفَ لِقَوْمٍ فَكَلْتَهُمْ حَتَّىٰ أَوْفَيْتَهُمُ الَّذِي لَهُمْ وَيَقِي
تَمْرِي كَأَنَّهُ لَمْ يَنْقُصْ مِنْهُ شَيْءٌ

(محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ امام صحیح بخاری (لاہور، مکتبہ

رحمانیہ) کتاب البيوع، باب الكيل على الباع، ج ۱ ص ۲۸۰)

پھر فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قوم کے لیے کجھوریں تولو، پس میں نے تولنا شروع
کیا یہاں تک کہ ان کا تمام قرض ادا کر دیا اور میری کجھوریں اسی طرح باقی تھیں گویا
کہ ان میں کچھ کمی نہ ہوئی۔

☆ --- کفار بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مستجاب الدعوات تسلیم کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں

قَالَ وَكَانُوا يُرَوْنَ أَنَّ الدَّعْوَةَ فِي ذَلِكَ الْبَلَدِ مُسْتَجَابَةٌ

(محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ. امام صحیح بخاری (لاہور، مکتبہ

رحمانیہ) کتاب الوضوء، باب اذالقی علی ظهر المصلی قدر، ج ۱ ص ۱۰۰)

اور فرمایا کہ وہ (کفار) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خیال کرتے تھے کہ وہ اس شہر میں مستجاب

الدعوات ہیں۔

وہ دعا جس کا جو بن بہار قبول

اس نسیم اجابت پہ لاکھوں سلام

☆ --- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ریشٹھ مبارک کو صحابہ اپنے چہروں پر ملتے۔

حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں

وَمَا تَنخَمُ النَّبِيُّ ﷺ نَخَامَةً إِلَّا وَقَعَتْ فِي كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ فَذَكَ بِهَا
وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ

(محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ. امام صحیح بخاری (لاہور، مکتبہ

رحمانیہ) کتاب الوضوء، باب البزاق ولمخاط ونحوه فی الثوب، ج ۱ ص ۱۰۰)

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب ریشٹھ مبارک پھینکتے وہ اُن (صحابہ) میں سے کسی کی ہتھیلی پر

ہوتی پس وہ اُس کو اپنے چہرے اور جلد پر مل لیتا۔

☆ --- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت بہت زیادہ ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدُودٌ عَلَى نِسَائِهِ فِي السَّاعَةِ الْوَاحِدَةِ مِنَ اللَّيْلِ

وَالنَّهَارِ وَهُنَّ إِحْدَى عَشْرَةَ

(محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ. امام صحیح بخاری (لاہور، مکتبہ

رحمانیہ) کتاب الغسل، باب اذا جامع ثم عاد، ج ۱ ص ۱۰۲)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج پر رات اور دن میں ایک گھڑی میں چکر لگاتے اور وہ

گیارہ تھیں۔

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پانچ خصائص۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدًا قَبْلِي نُصِرْتُ

بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ وَجُعِلَتْ لِي الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهْرًا فَأَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي

أَدْرَكْتُهُ الصَّلَاةَ فَلْيُصَلِّ وَأُحِلَّتْ لِي الْمَغَائِمُ وَلَمْ تَحِلُّ قَبْلِي وَأُعْطِيتُ

الشَّفَاعَةَ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ عَامَّةً

(محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ۔ امام صحیح بخاری (لاہور، مکتبہ

رحمانیہ) کتاب التیمم، ج ۱ ص ۱۱۲)

بیشک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے پانچ چیزیں دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو

نہ دی گئیں کہ ایک ماہ کی مسافت پر رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی اور میرے لیے تمام

زمین مسجد اور پاک بنائی گئی پس میری امت میں سے جس شخص کو نماز پالے وہ نماز

پڑھے۔ اور میرے لیے مال غنیمت حلال کیا گیا مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہ

تھا۔ اور مجھے شفاعت دی گئی اور ہر نبی ایک قوم کی طرف مبعوث ہوتا لیکن میں تمام

لوگوں کی طرف مبعوث ہوا۔

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت بھی دیکھ لیتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ قَبْلِي هَهُنَا فَوَاللَّهِ مَا يَخْفَى عَلَيَّ

(محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ۔ امام۔ صحیح بخاری (لاہور، مکتبہ

رحمانیہ) کتاب الصلوٰۃ، باب عظة الامام الناس فی اتمام الصلوٰۃ، ج ۱ ص ۱۲۵)

بیشک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم میرے پیچھے اس طرح دیکھ سکتے ہو؟ اللہ کی قسم میرے اوپر نہ تمہارے رکوع پوشیدہ ہیں نہ تمہارے خشوع (دل کی بیبت کا ایک نام) بیشک میں تم کو اپنی پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

سر عرش پر ہے تری گزر دل فرش پر تری نظر

ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دراز گوش کا بول مبارک صحابہ کرام کے نزدیک

خوشبو سے زیادہ خوشگوار ہے۔

فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَاللَّهِ لَعَمْرُؤُا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْيَبُ رِيحًا مِنْكَ

(محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ۔ امام۔ صحیح بخاری (لاہور، مکتبہ

رحمانیہ) کتاب الصلح، باب ما جاء فی اصلاح بین الناس، ج ۱ ص ۲۴۳)

ایک انصاری آدمی نے کہا اللہ کی قسم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گدھے (مبارک) کے (بول

مبارک) کی خوشبو تیری خوشبو سے زیادہ خوشگوار ہے۔

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے منہ کو قبلہ سے پھیر لیا لیکن نماز

نہیں ٹوٹی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے

وَهُمُ الْمُسْلِمُونَ أَنْ يَفْتَتِنُوا فِي صَلَاتِهِمْ فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَيْمَانًا صَلَاتِكُمْ

(محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ۔ امام۔ صحیح بخاری (لاہور، مکتبہ

رحمانیہ) کتاب الاذان، باب هل يلتفت لامر، ج ۱ ص ۱۴۳)

اور ارادہ کیا مسلمانوں نے کہ وہ نماز میں آزمائے گئے ہیں۔ پس نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف اشارہ کیا کہ وہ نماز مکمل کریں۔

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر اور ہاتھ کی پہنچ کا عالم بہت وسیع ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں

فَقَالَ (أَيُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِنِّي رَأَيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنُقُودًا وَكَلَّوْا أَخَذَتْهُ

لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيََتِ الدُّنْيَا

(محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ۔ امام صحیح بخاری (لاہور، مکتبہ

رحمانیہ) کتاب الاذان، باب هل يلقى الامر، ج ۱ ص ۱۴۳)

تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک میں نے جنت کو دیکھا اور اس سے انگور کے ایک

کچھے کو پالیا اور اگر میں اس کو لے لیتا تو تم اس کے رہتی دنیا تک کھاتے رہتے (یعنی

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر اور ہاتھ جنت میں پہنچی)

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم معارفی الشرع بھی ہیں۔

حضرت ابو بردہ بن نیار نے نماز عید سے پہلے مینڈھا ذبح کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم

نے آپ کو بکری کا بچہ قربانی کرنے کی اجازت فرمائی۔

فَقَالَ اجْعَلْهَا مَحْكَاةً أَوْ قَالَ اذْبَحْهَا وَكُنْ تَجْزَى جَزْعَةً أَحَدٍ بَعْدَكَ

۱ (محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ۔ امام صحیح بخاری (لاہور، مکتبہ

رحمانیہ) کتاب العیدین، باب التبکیر للعید، ج ۱ ص ۲۰۵)

فرمایا اس کی جگہ کریا فرمایا اس کی جگہ ذبح کر اور تیرے بعد بکری کا بچہ کسی کو

کفایت نہیں کرے گا۔

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت سماعت بہت زیادہ ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت

يَا بِلَالُ حَدِّثْنِي بِأَرْجَى عَمَلٍ عَمَلْتَهُ فِي الْإِسْلَامِ فَإِنِّي سَمِعْتُ نَدَى
نَعْلِكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ

(محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ . امام صحیح

بخاری (لاہور، مکتبہ رحمانیہ) کتاب التہجد، باب فضل الطہور باللیل والنہار، ج

۱ ص ۲۳۰)

اے بلال مجھے بتاؤ کونسا کام تجھے زیادہ پسند ہے جو تم نے اسلام میں کیا ہے شک
میں نے تیرے جوتوں کی آواز کو جنت میں اپنے سامنے سنا۔

☆۔۔۔ رسول اللہ ﷺ کے لیے جنت میں منبر کی تنصیب کی گئی۔

مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِي عَلَى حَوْضٍ

(بخاری شریف، ج ۱، ص ۲۹۹، کتاب الجمعة، رقم ۱۱۳۷)

جو جگہ میرے گھر اور منبر کے درمیان میں ہے وہ جنت کے باغوں میں ایک باغ
ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔ (یعنی حوض کوثر پر جو کہ جنت میں ہے، محمد نعیم
قادری رضوی غفرلہ)

یہ پیاری پیاری کیاری تیرے خانہ باغ کی

سرد اس کی آب و تاب سے آتش ستر کی ہے

جنت میں آگے نار میں جاتا نہیں کوئی

شکر خدا نوید نجات و ظفر کی ہے

☆۔۔۔ حضور ﷺ قاسم نعمت ہیں۔

إِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَاللَّهُ يُعْطِي

(محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ . امام صحیح بخاری (دار طوق

النجاه) ج ۱ ص ۲۵)

بے شک میں تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ دیتا ہے۔

رب ہے معطی یہ ہیں قاسم

رزق اُس کا ہے کھلاتے یہ ہیں

اوصاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم از امام مسلم بن حجاج القشیری علیہ الرحمۃ ۵۲۶۱ھ

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دوزخ سے بچاتے ہیں۔

حضرت ہمام بن منہر راوی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

أَنَا أَخَذْتُ بِحَبْرٍ كُمْ مِنَ النَّارِ

(مسلم بن حجاج القشیری ۵۲۶۱ھ۔ امام صحیح مسلم (لاہور، مکتبہ

رحمانیہ) کتاب الفضائل، باب شفقتہ ﷺ ج ۲ ص ۲۵۵)

میں ہی تمہیں کمر سے پکڑ کر آگ سے بچا رہا ہوں۔

وہ جہنم میں گیا جو اُن سے مستغنی ہوا

ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری نبی ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ

(مسلم بن حجاج القشیری ۵۲۶۱ھ۔ امام صحیح مسلم (لاہور، مکتبہ

رحمانیہ) کتاب الفضائل، باب ذکر کونہ خاتم النبیین ج ۲ ص ۲۵۵)

میں آخری نبی ہوں۔

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حاضر و ناظر مالک و مختار اور عالم الغیب ہیں۔

حضرت عقبہ بن عامر روایت کرتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

فَقَالَ إِنِّي فَرَطُ لَكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي وَاللَّهِ لَأَنْظُرُ إِلَى مَخْوضِ
الْآنِ وَإِنِّي قَدْ أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ مَخَازِنِ الدُّرِّهِ أَوْ مَفَاتِيحَ الدُّرِّهِ وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا
أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلَكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَتَنَافَسُوا فِيهَا

(مسلم بن حجاج القشيري، ۵۲۶، امام، صحيح مسلم (لاہور، مکتبہ

رحمانیہ) کتاب الفضائل، باب اثبات حوض نبینا و لصفاته ج ۲ ص ۲۵۷

پس فرمایا میں تمہارے لیے فرط ہوں اور تم پر گواہ ہوں اور بے شک اللہ کی قسم
میں اپنے حوض کو اب بھی دیکھ رہا ہوں اور مجھے دی گئی زمیں کے خزانوں کی کنجیاں یا
فرمایا زمیں کی کنجیاں اور بے شک اللہ کی قسم میں تم پر شرک کا خوف نہیں کرتا لیکن مجھے
خوف ہے کہ تم دنیا میں رغبت کرو گے۔

ان کے ہاتھ میں ہر کنجی ہے

مالک کل کہلاتے یہ ہیں

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پسینہ خوشبو سے زیادہ خوشگوار ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس
آئے اور آرام فرمانے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسینہ آگیا میری والدہ (حضرت ام سلیم
رضی اللہ تعالیٰ عنہا) اس پسینے کو ایک شیشی میں محفوظ کرنے لگیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہو
گے اور فرمایا۔

فَقَالَ النَّبِيُّ يَا أُمَّ سَلِيمٍ مَا هَذَا قَالَتْ عِرْقُكَ نَجَعَلُهُ فِي طَبِينَا وَهُوَ مِنْ
أَطْيَبِ الطَّبِيبِ

(مسلم بن حجاج القشيري، ۵۲۶، امام، صحيح مسلم (لاہور، مکتبہ

رحمانیہ) کتاب الفضائل، باب طيب عرقه والتبرك به مخرج ۲ ص ۲۱۳

تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ام سلیم یہ کیا ہے؟ عرض کی یہ آپ کا پسینہ ہے ہم

اس کو اپنی خوشبو میں ملایں گے اور وہ ہماری سب سے بہترین خوشبو ہوگی۔

واللہ جو مل جائے میرے گل کا پسینہ

مانگے نہ کبھی عطر نہ پھر چاہے دلہن پھول

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ حسین ہیں۔

حضرت ابواسحاق فرماتے ہیں کہ میں حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے

ہوئے سنا

مَا رَأَيْتُ قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

(مسلم بن حجاج القشیری ۵۲۶۱۔ امام۔ صحیح مسلم (لاہور، مکتبہ

رحمانیہ) کتاب الفضائل، باب صفة شعره الصفاتہ والعلیۃ ج ۲ ص ۲۶۴)

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کبھی بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے

زیادہ حسین نہ دیکھا۔

لَمْ يَأْتِ نَظِيرُكَ فِي نَظَرٍ مِثْلٍ تَوْنُهُ شَدِيدٌ إِذَا جَانَا

جگ راج کو تاج تورے سر سو ہے تجھ کو شہ دوسرا جانا

☆۔۔۔ لوگ قیامت کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں جمع

ہونگے۔

- حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

أَنَا الْعَاشِرُ الَّذِي يَحْشُرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمِي

(مسلم بن حجاج القشیری ۵۲۶۱۔ امام۔ صحیح مسلم (لاہور، مکتبہ

رحمانیہ) کتاب الفضائل، باب فی الاسمانہ ج ۲ ص ۲۶۴)

میں وہ حاشر ہوں جس کے قدموں میں لوگ جمع ہوں گے۔

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں لوگ جمع ہوں گے۔

أَنَا أَكْثَرُ الْأَنْبِيَاءِ تَبَعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(مسلم بن حجاج القشیری ۵۲۶، امام۔ صحیح مسلم (بیروت، دار لایحیاء) ج

۱ ص ۱۸۸)

قیامت کے دن میں انبیاء سے پیروکاروں کے اعتبار سے زیادہ ہوں گا۔

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جانوں کے مالک ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

أَنَا أَوْلَىٰ بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ

(مسلم بن حجاج القشیری ۵۲۶، امام۔ صحیح مسلم (بیروت، دار لایحیاء) ج

۱ ص ۱۸۸)

میں ہر مؤمن کا اُس کی جان سے زیادہ مالک ہوں۔

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جن (شیطان) بھی مسلمان ہے۔

أَنَّ اللَّهَ أَعَانَنِي عَلَيْهِ فَأَسْلَمَ فَلَا يَأْمُرُنِي إِلَّا بِخَيْرٍ

(الصحيح المسلم، ج ۲، ص ۲۱۶، رقم ۲۸۱۴)

اللہ تعالیٰ نے میری اس پر مدد فرمائی پس وہ اسلام لے آیا پس وہ میرے دل میں

برا خیال نہیں ڈال سکتا۔

اوصاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم از امام محمد بن عیسیٰ بن سوریہ الترمذی علیہ الرحمۃ اللہ متوفی ۲۷۹ھ

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قیامت کے سہارے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو

فرماتے ہوئے سنا

فَرَطُ أُمَّتِي لَنْ يَصَابُوا بِمِثْلِي

(محمد بن عیسیٰ بن سورۃ ۵۲۷۹. امام. جامع ترمذی (لاہور، مکتبہ

رحمانیہ) ابواب الجنائز، باب ماجاء فی ثواب من قدم ولدا، ج ۱ ص ۳۳۰)

میں اپنی امت کا سہارا ہوں کہ میری (جدائی کی) مثل اُن کو تکلیف نہ ہوگی۔

اشک شب بھر انتظارِ عفوِ امت میں بہیں

میں فدا چاند اور یوں اختر شماری واہ واہ

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قدم مبارک درمیانہ تھا۔

حضرت ابواسحاق فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو

فرماتے سنا

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ بِأَلطَوِيلَ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ

(محمد بن عیسیٰ بن سورۃ ۵۲۷۹. امام. الشمانل محمدیہ لترمذی، بیروت،

دار لایحیاء تراث لاعربی، ص ۱۵)

رسول صلی اللہ علیہ وسلم نہ زیادہ لمبے تھے اور نہ زیادہ چھوٹے۔

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر جملے کو تین مرتبہ دہراتے تاکہ سامع سمجھ جائے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعِيدُ الْكَلِمَةَ ثَلَاثًا لِيَتَعَلَّلَ عَنْهُ

(محمد بن عیسیٰ بن سورۃ ۵۲۷۹. امام. جامع ترمذی فی آخرہ الشمانل

الترمذی (لاہور، مکتبہ رحمانیہ) کتاب الشمانل للترمذی، باب کیف کان کلام

الرسول اللہ ﷺ، ج ۲ ص ۷۳۸)

فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر کلمے کو تین مرتبہ دہراتے تاکہ سمجھ آ جائے۔

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک۔

عَنْ عَائِشَةَ وَكَانَ لَهُ شَعْرٌ فَوْقَ الْجُمُعَةِ وَدُونَ الْوُفْرَةِ

(محمد بن عیسیٰ بن سورۃ ۵۲۷۹. امام الشمانل محمدیہ لترمذی (بیروت،

دار لایحیاء تراث لاعربی) ص ۳۲)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بال نہ بالکل سیدھے تھے نہ گھونگر یا لے۔

وہ کرم کی گھٹا گیسوئے۔ مشک سا

لکہ ابرِ رافت پہ لاکھوں سلام

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی کسی انسان کو اپنے ہاتھ سے اذیت نہ

دی۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِهِ شَيْئًا قَطُّ إِلَّا أَنْ يُجَاهِدَ

فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا ضَرَبَ خَادِمًا وَلَا امْرَأَةً

(محمد بن عیسیٰ بن سورۃ ۵۲۷۹. امام جامع ترمذی فی آخرہ الشمانل

الترمذی (لاہور، مکتبہ رحمانیہ) کتاب الشمانل للترمذی، باب ماجاء فی خلق

رسول اللہ ﷺ، ج ۲ ص ۷۴۹)

حضرت عائشہ فرماتیں ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی اپنے ہاتھ سے کسی کو نہیں

مارا مگر وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے نہ کسی خادم کو مارا اور نہ کسی عورت کو۔

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی کوئی چیز کل کے لیے بچا کر نہ رکھی۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يُدَخِّرُ شَيْئًا لِنَفْسِهِ

(محمد بن عیسیٰ بن سورۃ ۵۲۷۹. امام جامع ترمذی فی آخرہ الشمانل

الترمذی (لاہور، مکتبہ رحمانیہ) کتاب الشمانل للترمذی، باب ماجاء فی خلق

رسول اللہ ﷺ، ج ۲ ص ۷۵۰)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی چیز کل کے

لیے ذخیرہ نہ فرمائی۔

☆ --- حضور ﷺ یہ قبول فرما کر اس کے بدلے کچھ عطاء فرماتے۔
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيبُ

عَلَيْهَا

(محمد بن عیسیٰ بن سورۃ ۲۷۹ھ امام جامع ترمذی فی آخرہ الشمانل الترمذی (لاہور، مکتبہ رحمانیہ) کتاب الشمانل للترمذی، باب ماجاء فی خلق رسول اللہ ﷺ، ج ۲ ص ۷۵۰)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ یہ قبول فرماتے اور اس پر کچھ عطاء بھی فرماتے۔

☆ --- حضور ﷺ کامل حیا والے تھے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ ﷺ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي خَدْرِهَا وَكَانَ إِذَا كَرِهَ شَيْئًا عَرَفْنَاهُ فِي وَجْهِهِ

(محمد بن عیسیٰ بن سورۃ ۲۷۹ھ امام جامع ترمذی فی آخرہ الشمانل الترمذی (لاہور، مکتبہ رحمانیہ) کتاب الشمانل للترمذی، باب ماجاء فی حیاہ رسول اللہ ﷺ، ج ۲ ص ۷۵۱)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ ان کنواری لڑکیوں سے بھی زیادہ حیا والے تھے جو اپنے خیموں میں رہتی ہیں اور جب آپ کوئی چیز ناپسند فرماتے تو ہم آپ کے چہرے سے پہچان لیتے۔

نیچی آنکھوں کی شرم و حیا پر درود

اوپنی بنی کی رفعت پہ لاکھوں سلام

☆ --- حضور ﷺ کا خاصہ ہے کہ شیطان آپ ﷺ کی صورت اختیار

نہیں کر سکتا۔

حضرت عبداللہ سے مروی ہے

عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَقْدُ رَأَى فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِهِ

(محمد بن عیسیٰ بن سورۃ ۵۲۹۔ امام۔ جامع ترمذی فی آخرہ الشمانل

الترمذی (لاہور، مکتبہ رحمانیہ) کتاب الشمانل للترمذی، باب ماجاء فی رویۃ

رسول اللہ ﷺ فی المنام، ۲، ص ۵۵۷)

بنی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے خواب میں مجھے دیکھا اُس نے مجھے ہی دیکھا بے شک شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔

☆۔۔۔ آپ ﷺ کا گھر سب سے بہتر ہے۔

فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ بَيْتًا

تو اللہ تعالیٰ نے مجھے بہترین گھر میں پیدا فرمایا۔

(جامع ترمذی، ابواب المناقب، ح ۳۵۳۲، ۳۶۰۸)

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا

تُو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا

☆۔۔۔ جو اچانک آپ ﷺ کے سامنے آتا مرعوب ہو جاتا۔

مَنْ رَأَاهُ بَدِيهَةً هَابَةً

جس نے اچانک آپ ﷺ کو دیکھا وہ مرعوب ہو گیا۔

(جامع ترمذی، ج ۵، ص ۵۹۹، ح ۳۶۳۸)

☆۔۔۔ تمام انبیاء روزِ محشر حضور ﷺ کے جھنڈے تلے ہونگے۔

وَمَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ آدَمُ فَمَنْ سِوَاكَ إِلَّا تَحْتَ لَوَائِي

اس (قیامت کے) دن آدم (علیہ السلام) اور ہر نبی میرے جھنڈے تلے

ہونگے۔

(جامع ترمذی، ج ۵، ص ۵۸۷، کتاب المناقب ح ۳۲۱۵)

جس کے زیرِ لواءِ آدم و من سوا

اس سزائے سیادت پہ لاکھوں سلام

☆۔۔۔ روزِ محشر ایک ہزار فرشتے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا طواف کریں گے۔

يَطُوفُ عَلَيَّ اَلْفُ مَخَادِمٍ كَاَنَّهُمْ بِيضُ مَكْنُونٍ اَوْ لَوْلُو مَنْشُورٍ

(اور روزِ محشر) میرے گرد ایک ہزار فرشتے طواف کریں گے ایسا محسوس ہوگا کہ

وہ (گرد و غبار سے محفوظ) سفید (خوبصورت) انڈے ہیں یا بکھرے ہوئے موتی

ہیں۔ (جامع ترمذی، ح ۳۲۱۰)

اوصاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم از امام جلال الدین السیوطی علیہ الرحمۃ ۹۱۱ھ

☆۔۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

تاریکی میں اسی طرح دیکھتے جس طرح لوگ روشنی میں دیکھتے ہیں

(عبد الرحمن بن ابی بکر سیوطی۔ ۹۱۱ھ۔ امام۔ الخصائص الکبریٰ، ترجمہ

غلام معین الدین نعیمی (لاہور، مکتبہ اعلیٰ حضرت طبعہ سوم ۱۲۲۶ھ

۲۰۰۵ء، ج ۱، ص ۱۸۳)

☆۔۔۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان

کے گھر کے کنویں میں وہن مبارک کا لعاب (تھوک) ڈال دیا تب سے مدینہ طیبہ میں

اس کنویں سے زیادہ شیریں پانی کسی جگہ نہ تھا۔

(عبد الرحمن بن ابی بکر سیوطی۔ ۹۱۱ھ۔ امام۔ الخصائص الکبریٰ، ترجمہ

غلام معین الدین نعیمی (لاہور، مکتبہ اعلیٰ حضرت طبعہ سوم ۱۲۲۶ھ

صفحہ ۱۸۴ (۲۰۰۱ء)

☆۔۔۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کے دونوں دانت کشادہ تھے دوران کلام ان سے نور نکلتا محسوس ہوتا۔

(عبد الرحمن بن ابی بکر سیوطی۔۔۔۱۱۱ھ۔ امام۔ الخصائص الکبریٰ، ترجمہ غلام معین الدین نعیمی (لاہور، مکتبہ اعلیٰ حضرت طبعہ سوم ۱۴۲۶ھ ۲۰۰۱ء، ص ۱۸۲)

☆۔۔۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی جما ہی نہیں آئی۔

(عبد الرحمن بن ابی بکر سیوطی۔۔۔۱۱۱ھ۔ امام۔ الخصائص الکبریٰ، ترجمہ غلام معین الدین نعیمی (لاہور، مکتبہ اعلیٰ حضرت طبعہ سوم ۱۴۲۶ھ ۲۰۰۱ء، ص ۱۹۲)

☆۔۔۔ حضرت براء فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا تو آپ کے اس خطبے کو تمام اجتماع کے آخر میں پس پردہ عورتوں نے سنا۔

(عبد الرحمن بن ابی بکر سیوطی۔۔۔۱۱۱ھ۔ امام۔ الخصائص الکبریٰ، ترجمہ غلام معین الدین نعیمی (لاہور، مکتبہ اعلیٰ حضرت طبعہ سوم ۱۴۲۶ھ ۲۰۰۱ء، ص ۱۹۳)

(یعنی آپ کی آواز مبارک اس دور دراز جگہ پر پہنچ گئی جہاں عورتیں بیٹھی تھیں)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے نبی و رسول ہیں

فَكَانَ نَبِيًّا وَأَمُّ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّينِ

(عبد الرحمن بن ابی بکر سیوطی، امام، انموذج اللہیب فی خصائص

الحبيب، (جدہ، وزارت العلام جدہ ۱۴۰۶ھ) ص ۲۰

وہ اس وقت بھی نبی تھے جب آدم علیہ السلام پانی اور مٹی کے درمیان تھے۔

☆۔۔۔ تمام چیزوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پیدا کیا گیا۔

لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْأَفْلَاكَ وَالْأَرْضَيْنِ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللہیب فی خصائص

الحبيب، (جدہ، وزارت العلام جدہ ۱۴۰۶ھ) ص ۲۳

اے محبوب تجھے نہ پیدا کرتا تو نہ آسمانوں کو پیدا کرتا نہ زمینوں کو۔

زمین و زماں تمہارے لیے مکین و مکاں تمہارے لیے

چنین و چناں تمہارے لیے بنے دو جہاں تمہارے لیے

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش پر شیطان کو آسمانوں پر جانے سے

روک دیا گیا۔

وَحُجِبَ إِبْلِيسُ مِنَ السَّمَاوَاتِ لِمَوْلِدِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللہیب فی خصائص

الحبيب، (جدہ، وزارت العلام جدہ ۱۴۰۶ھ) ص ۲۶

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کی وجہ سے ابلیس کو آسمانوں سے روک دیا گیا۔

☆۔۔۔ فرشتے آپ کے سفر میں آپ پر سایہ کرتے۔

وَيَظِلُّونَ الْمَلَائِكَةَ فِي سَفَرِهِ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللہیب فی خصائص

الحبيب، (جدہ، وزارت العلام جدہ ۱۴۰۶ھ) ص ۲۹

اور فرشتوں کے سایہ کرنے کے ساتھ آپ کے سفر میں

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ عقل مند تھے

أَرْجَعُ النَّاسَ عَقْلًا

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللہیب فی خصائص

الحبیب، (جدہ، وزارت العلام جدہ ۱۴۰۶ھ) ص ۲۹)

تمام لوگوں سے زیادہ عقل مند تھے۔

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل کو اصل صورت میں دیکھا

وَرَوَيْتَهُ جِبْرَائِيلَ فِي أَصْلِ صُورَتِهِ الَّتِي خُلِقَ عَلَيْهَا

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللہیب فی خصائص

الحبیب، (جدہ، وزارت العلام جدہ ۱۴۰۶ھ) ص ۳۰)

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دیکھنا حضرت جبرئیل کو اس صورت میں جس میں وہ تخلیق کیے

گئے۔

☆۔۔۔ آپ کے والدین کو اللہ تعالیٰ نے زندہ فرمایا

وَأَحْيَاءُ آبَائِهِ حَتَّىٰ آمَنَّا بِهِ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللہیب فی خصائص

الحبیب، (جدہ، وزارت العلام جدہ ۱۴۰۶ھ) ص ۳۲)

اور اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کو زندہ فرمایا اور وہ آپ پر ایمان لائے

☆۔۔۔ صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر سوار ہوئے

وَبِرَكُوبِ الْبُرَاقِ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللہیب فی خصائص

الحبیب، (جدہ، وزارت العلام جدہ ۱۴۰۶ھ) ص ۳۱)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے خاص فرمایا براق پر سواری کے لیے۔

☆۔۔۔ آپ نے چاند کو چیر دیا

وَأُوتِيَ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللہیب فی خصائص

الحبیب، (جدہ، وزارت العلام جدہ ۱۴۰۶ھ) ص ۴۶)

اور آپ کو چاند کے شق کرنے کا معجزہ دیا گیا۔

سورج اُلٹے پاؤں پلٹے چاند اشارے سے ہو چاک

اندھے نجدی دیکھ لے قدرت رسول اللہ کی

☆۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے قبر مبارک سے اٹھیں گے

إِنَّهُ أَوَّلُ مَنْ تَشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللہیب فی خصائص

الحبیب، (جدہ، وزارت العلام جدہ ۱۴۰۶ھ) ص ۱۲۳)

اور وہ سب سے پہلے ہیں جن سے زمین چیر دی جائے گی۔

☆۔۔۔ روز محشر تمام مخلوق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے ہوگی

وَأَدْمُ فَمَنْ دُونَهُ تَحْتَ لَوَائِهِ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللہیب فی خصائص

الحبیب، (جدہ، وزارت العلام جدہ ۱۴۰۶ھ) ص ۱۲۵)

اور حضرت آدم اور ان کے بعد والے تمام آپ کے جھنڈے کے نیچے ہوں گے۔

جس کے زیرِ لواءِ آدم و من سوا

اس سزائے سیادت پہ لاکھوں سلام

☆۔۔۔ روز قیامت اللہ تعالیٰ کو سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم دیکھے گئے

وَأَوَّلُ مَنْ يَنْظُرُ إِلَى اللَّهِ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللہیب فی خصائص

الحبیب، (جدہ، وزارت العلام جدہ ۱۴۰۶ھ) ص ۱۲۵)

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے اللہ تعالیٰ کو دیکھے گے
☆۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے شفاعت فرمائیں گے
وَأَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللہیب فی خصائص

الحبیب، (جدہ، وزارت العلام جدہ ۱۴۰۶ھ) ص ۱۲۵)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے شفاعت فرمائیں گے اور سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم

کی

شفاعت قبول ہوگی۔

منہ بھی دیکھا ہے کسی کے عفو کا
دیکھ او عصیاں نہیں بے یار ہم
☆۔۔۔ روز قیامت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر بال چمک رہا ہوگا
وَأَنَّ لَهُ فِي شَعْرَةٍ مِنْ رَأْسِهِ وَوَجْهِهِ نُورًا

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللہیب فی خصائص

الحبیب، (جدہ، وزارت العلام جدہ ۱۴۰۶ھ) ص ۱۲۷، ۱۲۸)

اور بے شک آپ کے چہرے اور سر کا ہر بال روشن ہوگا۔
اللہ رے تیرے جسم معور کی تابشیں
اے جانِ جاں میں جانِ تجلا کہوں تجھے
☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے جنت کا دوروازہ کھولیں گے

وَأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ يُقْرَعُ بِأَبِ الْجَنَّةِ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللہیب فی خصائص

الحبیب، (جدہ، وزارت العلام جدہ ۱۴۰۷ھ) ص ۱۲۸)

اور وہ پہلے ہیں جو جنت کا دروازہ کھولیں گے

☆۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے جنت میں داخل ہونگے

وَأَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُهَا (ابی الجنة)

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللہیب فی خصائص

الحبیب، (جدہ، وزارت العلام جدہ ۱۴۰۷ھ) ص ۱۲۸)

اور وہ سب سے پہلے جنت میں داخل ہونگے

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ کے متعلق کوئی گواہ طلب نہیں

کیا جائے گا

وَلَا يُطَلَّبُ مِنْهُ شَهِدٌ عَلَى التَّبْلِيغِ وَيُطَلَّبُ مِنْ سَائِرِ الْأَنْبِيَاءِ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللہیب فی خصائص

الحبیب، (جدہ، وزارت العلام جدہ ۱۴۰۷ھ) ص ۱۳۰)

تمام انبیاء سے تبلیغ پر گواہ طلب کیا جائے گا لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے گواہ طلب نہیں کیا

جائے گا۔

☆۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء پر گواہ ہونگے۔

وَيَشْهَدُ لِجَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ بِالْبَلَاغِ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللہیب فی خصائص

الحبیب، (جدہ، وزارت العلام جدہ ۱۴۰۷ھ) ص ۱۳۰)

اور گواہی دیں گے تمام انبیاء کی کہ انہوں نے شریعت پہنچا دی

☆۔۔۔ قیامت میں صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب باقی رہے گا
وَكُلُّ سَبَبٍ وَنَسَبٍ مُنْقَطِعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا نَسَبَهُ وَسَبَّهُ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللہیب فی خصائص

الحبیب، (جدہ، وزارت العلام جدہ ۱۴۰۷ھ) ص ۱۳۱)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب اور سبب کے علاوہ ہر نسب اور سبب ختم ہو جائے گا
☆۔۔۔ جنت میں صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل شدہ کتاب (قرآن

مجید) ہی پڑھی جائے گی

إِنَّهُ لَا يُقْرَأُ فِي الْجَنَّةِ إِلَّا كِتَابُهُ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللہیب فی خصائص

الحبیب، (جدہ، وزارت العلام جدہ ۱۴۰۷ھ) ص ۱۳۲)

بے شک جنت میں صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کتاب ہی پڑھی جائے گی۔

☆۔۔۔ جنت میں صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان (عربی) بولی جائے گی

وَلَا يُتَكَلَّمُ فِي الْجَنَّةِ إِلَّا بِلسَانِهِ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللہیب فی خصائص

الحبیب، (جدہ، وزارت العلام جدہ ۱۴۰۷ھ) ص ۱۳۲)

اور جنت میں صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان میں کلام کیا جائے گا۔

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے عصر کے بعد نماز پڑھنا جائز ہے

وَأَبَاحَةُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللہیب فی خصائص

الحبیب، (جدہ، وزارت العلام جدہ ۱۴۰۷ھ) ص ۱۲۵)

اور عصر کے بعد (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے) نماز جائز ہے۔

☆۔۔۔ چار سے زیادہ شادیاں کرنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خاصہ ہے

وَنِكَاحُ أَكْثَرٍ مِنْ أَرْبَعَةٍ نِسْوَةٍ وَكَذَلِكَ لِلنَّبِيِّاءِ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللہیب فی خصائص

الحبیب، (جدہ، وزارت العلام جدہ ۱۴۰۱ھ) ص ۱۶۸)

اور چار سے زیادہ عورتوں سے نکاح کرنا (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خاصہ ہے) اسی طرح

انبیاء کا۔

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خاصہ تھا کہ عورت سے بغیر اس کی اجازت کے

نکاح کر سکتے تھے

وَكَانَ لَهُ تَزْوِيجُ الْمَرْأَةِ مِنْ شَاءَ بِغَيْرِ إِذْنِهَا

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللہیب فی خصائص

الحبیب، (جدہ، وزارت العلام جدہ ۱۴۰۱ھ) ص ۱۴۰)

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے عورت سے بغیر اس کی اجازت کے نکاح کرنا جائز تھا۔

☆۔۔۔ قبل از تقسیم مال غنیمت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم جو چیز چاہیں لے سکتے

ہیں

وَأَصْطَفَى مَا شَاءَ مِنَ الْغَنِيمَةِ قَبْلَ الْقِسْمَةِ مِنْ جَارِيَةٍ وَغَيْرِهَا

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللہیب فی خصائص

الحبیب، (جدہ، وزارت العلام جدہ ۱۴۰۱ھ) ص ۱۴۵)

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار ہے کہ مال غنیمت میں سے جو چاہیں تقسیم سے پہلے لے

سکتے ہیں۔

☆۔۔۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ذات کے لیے غزوہ وغیرہ کریں تو تمام

پرفرض ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دیں

قَالَ قَتَادَةُ وَكَانَ مِنْ مَخَصَائِصِهِ أَنَّهُ إِذَا غَزَا بِنَفْسِهِ يَجِبُ عَلَى كُلِّ أَحَدٍ
الْخُرُوجَ مَعَهُ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللہیب فی خصائص
الحبیب، (جدہ، وزارت العلام جدہ ۱۴۰۱ھ) ص ۱۸۵)

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کے خصائص میں
سے ایک خاصہ یہ بھی ہے کہ اگر آپ ﷺ اپنی ذات کے لیے غزوہ کریں تو تمام پر آپ
ﷺ کا ساتھ دینا واجب ہے۔

☆۔۔۔ نماز میں حضور ﷺ کی بات کا جواب دینے سے نماز فاسد نہیں
ہوتی۔

كَانَ يَجِبُ مَنْ دَعَاهُ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ أَنْ يَجِيبَهُ وَلَا تَبْطُلُ صَلَاتُهُ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللہیب فی خصائص
الحبیب، (جدہ، وزارت العلام جدہ ۱۴۰۱ھ) ص ۱۸۸)

اور اس پر لازم ہے جس کو حضور ﷺ پکاریں اور وہ نماز پڑھ رہا ہو کہ حضور ﷺ کی
بات کا جواب دے اور اس کی نماز باطل نہ ہوگی۔

ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں

اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے

☆۔۔۔ حضور ﷺ کا خاصہ ہے کہ آپ کے خطبے میں کوئی کلام کرے تو

اس کا جمعہ باطل ہو جاتا ہے

وَمَنْ تَكَلَّمَ وَهُوَ يَخُطِبُ بَطَلَتْ جُمُعَتُهُ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللہیب فی خصائص

الحبیب، (جدہ، وزارت العلام جدہ ۱۴۰۱ھ) ص ۱۸۹)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبہ کے دوران جس نے کلام کیا اس کا جمعہ باطل ہو گیا۔
☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے چلنا اور آپ کی آواز سے آواز بلند کرنا

حرام ہے۔

يَحْرُمُ التَّكْدِيمَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَرَفْعَ الصَّوْتِ فَوْقَ صَوْتِهِ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللہیب فی خصائص

الحبیب، (جدہ، وزارت العلام جدہ ۱۴۰۱ھ) ص ۱۹۱)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے چلنا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے آواز بلند کرنا حرام ہے۔
اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں کس طرح بیٹھتے
اس کا نقشہ اعلیٰ حضرت کیا خوب پیش کرتے ہیں کہ

ترے آگے یوں ہیں دبے لپے فصحا عرب کے بڑے بڑے

کوئی جانے منہ میں زباں نہیں نہیں بلکہ جسم میں جاں نہیں

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر گناہ اور ہر عیب سے پاک ہیں۔

وَالْعَصْمَةُ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَكَوْ صَغِيرًا أَوْ سَهْوًا وَكَذَلِكَ لِأَنْبِيَاءِ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللہیب فی خصائص

الحبیب، (جدہ، وزارت العلام جدہ ۱۴۰۱ھ) ص ۱۹۲)

(اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاصہ ہے کہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر گناہ چاہے وہ چھوٹا ہو یا بول کر

ہو اس سے پاک ہیں اور اسی طرح تمام انبیاء کی شان ہیں۔

☆۔۔۔ جس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی موت کی تمنا کی وہ کافر ہو گیا

وَمَنْ تَمَنَّى مَوْتَهُ (صَلَّى) كَفَرَ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللہیب فی خصائص

اور جس نے آپ ﷺ کی موت کی تمنا کی اس نے کفر کیا۔

قارئین حضرات انصاف فرمائیے گا جو حضور ﷺ کی موت کی تمنا کرتا ہے تو امام جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں وہ کافر ہو گیا اور جو یہ کہے کہ نبی مر کے مٹی میں مل گیا اس کا حکم کیا ہوگا۔۔۔؟ (نعوذ باللہ) جواب آپ کے ذمہ ہے۔

☆۔۔۔ آپ ﷺ کا خاصہ ہے کہ آپ ﷺ کی بیٹیوں کی اولاد بھی آپ ﷺ کی طرف منسوب ہے۔

وَأَوْلَادُ بَنَاتِهِ يُنْسَبُونَ إِلَيْهِ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللیب فی خصائص

الحبیب، (جدہ، وزارت العلام جدہ ۱۳۰۶ھ) ص ۱۹۷)

آپ ﷺ کی بیٹیوں کی اولاد بھی آپ ﷺ کی طرف منسوب ہے۔

کیا بات رضا اس چمنستان کرم کی

زہرا ہے کلی جس میں حسین اور حسن پھول

☆۔۔۔ حضور ﷺ کو کبھی احتلام نہیں ہوا

وَلَا اِحْتَلَمَ قَطُّ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللیب فی خصائص

الحبیب، (جدہ، وزارت العلام جدہ ۱۳۰۶ھ) ص ۲۱۲)

اور آپ ﷺ کو کبھی بھی احتلام نہیں ہوا

☆۔۔۔ حضور ﷺ بلند ترین آدمی سے بھی بلند نظر آتے تھے۔

وَكَانَ إِذَا مَشَىٰ مَعَ الطَّوِيلِ طَالَهُ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللیب فی خصائص

الحبیب، (جدہ، وزارت العلام جدہ ۱۳۰۶ھ) ص ۲۱۳)

اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی طویل آدمی کے ساتھ چلتے تو اس سے بلند نظر آتے۔

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھتے تو تمام لوگوں سے بلند نظر آتے

وَإِذَا جَلَسَ يَكُونُ كَتَفِّهِ أَعْلَىٰ مِنْ جَمِيعِ الْجَالِسِينَ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللہیب فی خصائص

الہیب، (جدہ، وزارت العلام جدہ ۱۴۰۵ھ) ص ۲۱۳)

اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے مبارک تمام بیٹھنے والوں سے

بلند ہوتے۔

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی مکھی اور جوں نے تنگ نہ کیا۔

وَلَمْ يَقَمَّ ثَوْبُهُ ذِبَابٌ قَطُّ وَلَا آذَاهُ الْعَمَلُ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللہیب فی خصائص

الہیب، (جدہ، وزارت العلام جدہ ۱۴۰۵ھ) ص ۲۱۳)

نہ کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں پر مکھی بیٹھی اور نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جوں نے تکلیف دی۔

☆۔۔۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم جانور پر سوار ہوتے تو جانور نہ بول کرتا نہ

گوبر

وَكَانَ إِذَا رَكِبَ لَا تَرَوْتُ وَلَا تَبُولُ وَهُوَ رَاكِبُهَا

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللہیب فی خصائص

الہیب، (جدہ، وزارت العلام جدہ ۱۴۰۵ھ) ص ۲۱۳)

اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم جانور پر سوار ہوتے تو نہ وہ لید (گوبر) کرتا نہ بول کرتا۔

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ سورج کی طرح چمکتا۔

وَكَانَ وَجْهُهُ كَأَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِي فِيهِ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللہیب فی خصائص

الحبيب، (جدہ، وزارت العلام جدہ ۱۴۰۱ھ) ص ۲۱۳

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ ایسے تھا جیسے اس میں سورج جاری ہو۔

خورشید تھا کس زور پر کیا بڑھ کے چمکا تھا قمر

بے پردہ جب وہ رخ ہو یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

☆۔۔۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تو زمین سکر جاتی

وَكَانَتِ الْأَرْضُ تَطْوِي لَهٗ إِذَا مَشَى

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللہیب فی خصائص

الحبيب، (جدہ، وزارت العلام جدہ ۱۴۰۱ھ) ص ۲۱۵)

اور جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تو زمین سکر جاتی۔

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو چار ہزار سے زیادہ نوجوانوں کی طاقت دی گئی

أُعْطِيَ قُوَّةَ بَضْعِ وَارْبَعِينَ رَجُلًا كُلُّ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَقُوَّةَ الرَّجُلِ

أَهْلِ الْجَنَّةِ كَمَا تَمِينُ أَهْلُ الدُّنْيَا

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللہیب فی خصائص

الحبيب، (جدہ، وزارت العلام جدہ ۱۴۰۱ھ) ص ۲۱۶)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو چالیس سے زائد جنتی مردوں کی طاقت دی گئی اور جنتی مرد کی قوت

دنیا کے سو مردوں کے برابر ہے (سو کو چالیس سے ضرب دیں تو حاصل چار ہزار آتا

ہے۔)

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام آبا و اجداد مؤمن و موحد تھے۔

وَلَمْ يَقَعْ فِي نَسَبِهِ مِنْ لَدُنْ آدَمَ سِفَاءٌ قَطُّ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللہیب فی خصائص

الحبيب، (جدہ، وزارت العلام جدہ ۱۴۰۱ھ) ص ۲۱۸

اور حضرت آدم علیہ السلام تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب میں کوئی بھی گناہ کار نہیں ہوا۔

☆۔۔۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو بت ٹوٹ گئے

وَنَكَسَتِ الْأَصْنَامُ لِمَوْلَدِهِ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللہیب فی خصائص

الحبيب، (جدہ، وزارت العلام جدہ ۱۴۰۱ھ) ص ۲۱۸

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش پر بت ٹوٹ گئے۔

تیری آمد تھی کہ بیت اللہ مجھے کو جھکا

تیری بیت تھی کہ ہر بت تھر تھرا کر گر گیا

☆۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تختوں پر پیدا ہوئے

وَوَلَدَ مَخْتُونًا

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللہیب فی خصائص

الحبيب، (جدہ، وزارت العلام جدہ ۱۴۰۱ھ) ص ۲۱۸

اور وہ ختنہ کیے ہوئے پیدا ہوئے۔

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ناف بریدہ پیدا ہوئے

وَمَقْطُوعُ السُّرَّةِ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللہیب فی خصائص

الحبيب، (جدہ، وزارت العلام جدہ ۱۴۰۱ھ) ص ۲۱۸

اور ناف بریدہ (ناف کٹی ہوئی تھی بعض علماء کرام کہتے ہیں کہ چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نور

تھے اس لیے ناف بریدہ تھے کیونکہ ناف سے بچے کی خوراک (خون) ملتی ہے اور نور کی

خوراک خون نہیں ہوتی)

☆ --- آپ ﷺ ہر قسم کی گندگی سے پاک پیدا ہوئے۔

وَنَظِيفًا مَّا بِهِ قَدْرٌ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللہیب فی خصائص

الحبیب، (جدہ، وزارت العلام جدہ ۱۴۰۶ھ) ص ۲۱۸)

اور جو بچے کے ساتھ گندگی ہوتی ہے اس سے پاک تھے۔ (بلکہ آپ ﷺ کے

جسم اطہر سے خوشبو آ رہی تھی)

بھینی بھینی مہک پر مہکتی درود

پیاری پیاری نفاست پہ لاکھوں سلام

☆ --- حضور ﷺ کی تمام دائیوں نے اسلام قبول کیا

وَكَمْ تَرَضِعُهُ مَرْضَعَةٌ إِلَّا اسَلَمَتْ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللہیب فی خصائص

الحبیب، (جدہ، وزارت العلام جدہ ۱۴۰۶ھ) ص ۲۲۰)

اور کسی دائی نے آپ ﷺ کو دودھ نہ پلایا مگر وہ اسلام لائی۔

☆ --- حضور ﷺ کے گہوارے کو فرشتے حرکت دیتے

وَكَانَ مَهْدُهُ يَتَحَرَّكُ بِتَحْرِيكِ الْمَلَائِكَةِ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللہیب فی خصائص

الحبیب، (جدہ، وزارت العلام جدہ ۱۴۰۶ھ) ص ۲۲۱)

اور آپ ﷺ کا جھولا حرکت کرتا فرشتوں کے حرکت دینے کی وجہ سے۔

☆ --- آپ ﷺ گہوارے میں کلام کرتے

وَتَكَلَّمُ فِي الْمَهْدِ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللہیب فی خصائص

الحبيب، (جدہ، وزارت العلام جدہ ۱۴۰۷ھ) ص ۲۲۲

اور آپ ﷺ نے گہوارے (جھولے) میں کلام کیا۔

☆۔۔۔ جب آپ ﷺ چلتے تو درخت کا سایہ آپ ﷺ کی طرف

جھکا

وَيَمِيلُ إِلَيْهِ فَنِي الشَّجَرَةَ إِذَا سَبَقَ إِلَيْهِ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللہیب فی خصائص

الحبيب، (جدہ، وزارت العلام جدہ ۱۴۰۷ھ) ص ۲۲۲

اور درخت کا سایہ آپ ﷺ کی طرف جھکا جب آپ ﷺ اس سے آگے چلے

جاتے۔

☆۔۔۔ حضور ﷺ کی عیادت کے لیے حضرت جبرئیل کو اللہ تعالیٰ نے

بھیجا۔

وَأَرْسَلَ إِلَيْهِ رَبُّهُ جِبْرَائِيلَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي مَرَضِهِ لِيَسْأَلَهُ عَنْ حَالِهِ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللہیب فی خصائص

الحبيب، (جدہ، وزارت العلام جدہ ۱۴۰۷ھ) ص ۲۲۲

اور آپ ﷺ کے رب نے آپ ﷺ کے مرض کے دنوں میں بارہ مرتبہ حضرت جبرئیل

کو بھیجا کہ آپ ﷺ کا حال معلوم کریں۔

☆۔۔۔ انبیاء کا جسم بوسیدہ نہیں ہوتا

وَلَا يَهْلِي جَسَدُهُ وَكَذَلِكَ الْأَنْبِيَاءُ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللہیب فی خصائص

الحبيب، (جدہ، وزارت العلام جدہ ۱۴۰۷ھ) ص ۲۲۹

اور آپ ﷺ کا جسم بوسیدہ نہ ہوا اور اسی طرح تمام انبیاء کی شان ہے (بلکہ اللہ

تعالیٰ اپنے اولیاء کے اجسام کو بھی محفوظ رکھتا ہے۔

☆۔۔۔ انبیاء کے اجسام کو نہ زمین کھاتی ہے نہ درندے

وَلَا تَأْكُلُ لَحْمُهُمُ الْاَرْضُ وَلَا السَّبَآءُ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللہیب فی خصائص

الہیب، (جدہ، وزارت العلام جدہ ۱۴۰۱ھ) ص ۲۲۹)

اور انبیاء کے گوشت (اجسام) کو نہ زمین کھاتی ہے نہ درندے۔

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر انور میں زندہ ہیں۔

وَهُوَ حَيٌّ فِي قَبْرِهِ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللہیب فی خصائص

الہیب، (جدہ، وزارت العلام جدہ ۱۴۰۱ھ) ص ۲۳۰)

اور وہ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی قبر میں زندہ ہیں۔

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ

میری چشم عالم سے ٹھپ جانے والے

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کی برکت سے بھوک ختم ہوگئی

إِنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِهَا فَرَفَعَهَا عَنْهَا الْجُوعُ فَمَا جَاعَتْ بَعْدُ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللہیب فی خصائص

الہیب، (جدہ، وزارت العلام جدہ ۱۴۰۱ھ) ص ۲۴۱)

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک حضرت فاطمہ کے سینے پہ رکھا تو انکی بھوک

ختم ہوگئی۔

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کے توسل سے بارش طلب کی جاتی

ہے۔

وَإِیْمُنُ یُسْتَسْقَى الْفُجَاءُ بِوَجْهِهِ
بِمَا لُ الْبَعَامِ عَصْمَةُ الدَّمَلِ

وہ گورے رنگ والے کہ ان کے چہرہ انور کے صدقے میں ابر کا پانی طلب کیا
جاتا ہے تپیموں کی جائے پناہ اور بھواؤں کے نگہبان

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، الامام، ۱۱۹، الرياض الانیقة فی شرح

اسماء خیر الخلیفة، المعروف شرح اسماء النبی من حرف الهمزة، ص ۸۱، شبیر برادرز

لاہور)

انا فی عطش و سخاک اتم اے گیسوئے پاک اے ابر کرم

برن ہارے رم جمم رم جمم دو یوند ادھر بھی گرا جانا

☆۔۔۔ حضور ﷺ ہر حالت میں حق ہی بولتے۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

نَعَمْ فَإِنِّي لَا أَقُولُ فِيهَا إِلَّا حَقًّا

ہاں کیوں کہ میں ہر حالت میں حق ہی کہتا ہوں

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، الامام، ۱۱۹، الرياض الانیقة فی شرح

اسماء خیر الخلیفة، المعروف شرح اسماء النبی من حرف الهمزة، ص ۸۳، شبیر برادرز

لاہور)

☆۔۔۔ حضور ﷺ کی آواز بہت خوبصورت ہے۔

قَرَأَ النَّبِيُّ ﷺ فِي الْعِشَاءِ وَالزُّجُودِ فَلَمَّ أَسْمَعُ أَحْسَنَ صَوْتًا مِنْهُ

حضور ﷺ نے عشاء کی نماز میں والتین والترجون کی تلاوت فرمائی میں نے

آپ ﷺ کی آواز سے خوبصورت آواز نہیں سنی

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، الامام، ۱۱۹، الرياض الانیقة فی شرح

اسماء خیر الخلیفۃ، المعروف شرح اسماء النبی من حرف الهمزہ، ص ۸۵، شبیر برادرز
(لاہور)

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دانتوں سے نور نکلتا۔

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَفْلَحَ الثَّمِينِ إِذَا تَكَلَّمَ كَالنُّورِ يُخْرِجُ مِنْ بَيْنِ

ثَنَائِيَهُ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ثنایا کے درمیان فاصلہ تھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کلام فرماتے تو اس سے

نور نکلتا۔

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، الامام، ۱۱۱ھ، الریاض الانیقۃ فی شرح

اسماء خیر الخلیفۃ، المعروف شرح اسماء النبی من حرف الهمزہ، ص ۸۴، شبیر برادرز

(لاہور)

وہ جوان کے خاص تھے بتاتے ہیں جوان کے پاس تھے

مروی ہے ابن عباس سے کہ نکلتا ان سے نور ہے

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جل جلالہ کے ہاں سب سے زیادہ مکرم ہیں۔

أَكْرَمُ رُؤُوسٍ وَأَخْرَبِينَ عَلَى اللَّهِ وَلَا فَخْرَ

میں نہ۔۔۔ ہیں زمین اور آخریں میں سب سے زیادہ مکرم ہوں اور مجھے اس پر

فخر نہیں

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، الامام، ۱۱۱ھ، الریاض الانیقۃ فی شرح

اسماء خیر الخلیفۃ، المعروف شرح اسماء النبی من حرف الهمزہ، ص ۱۶۱، شبیر

برادرز لاہور)

نبی سرور ہر رسول و ولی ہے

نبی راز دار مع اللہ لی ہے

☆۔۔۔ ملک الموت نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح قبض کی۔

يَا أَحْمَدُ إِنَّ اللَّهَ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ وَأَمَرَنِي أَنْ أَطِيعَكَ فَإِنْ أَمَرْتَنِي أَنْ أَقْبِضَ نَفْسَكَ قَبْضَتُهَا وَإِنْ أَمَرْتَنِي أَنْ أَتْرُكَهَا تَرَكْتُهَا قَالَ وَتَفَعَلْ ذَلِكَ يَا مَلِكَ الْمَوْتِ

اے احمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بجا ہے اور حکم دیا ہے کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کروں اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے حکم فرماتے ہیں کہ میں آپ کی روح قبض کروں تو میں قبض کرتا ہوں اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے حکم فرماتے ہیں کہ رہنے دوں تو میں اس کو چھوڑ دیتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہی کر جس کا تم کو حکم دیا گیا ہے۔

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، الامام، ۱۹۱، الرياض الانیقة فی شرح اسماء خیر الخلیفة، المعروف شرح اسماء النبی من حرف الهمزة، ص ۱۶۶، شبیر برادرز لاہور)

☆۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم انبیاء کے سر کے تاج ہیں۔
إِنَّ اللَّهَ أَظْهَرَ مِنْ صَهْوَانِ نَبِيٍّ وَمَكَّةَ أَكْثَلًا مَحْمُودًا
اللہ تعالیٰ نے صہیون سے نبی اور مکہ مکرمہ سے اکیلے محمود (تعریف کیا ہوا تاج) کو ظاہر فرمایا۔

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، الامام، ۱۹۱، الرياض الانیقة فی شرح اسماء خیر الخلیفة، المعروف شرح اسماء النبی من حرف الهمزة، ص ۱۶۱، شبیر برادرز لاہور)

☆۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اول و آخر ہیں۔

كُنْتُ أَوَّلَهُمْ فِي الْبَنَاءِ وَأَخْرَجْتُهُمْ مِنْ دُونِ الْبَنَاءِ
for more books click on the link
<https://archive.org/details/@zoharibhasanattari>

میں تخلیق میں انبیاء سے اول ہوں اور بعثت میں ان کے آخر میں

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، الامام، ۱۱۱ھ، الریاض الانبیة فی شرح

اسماء خیر الخلیفة، المعروف شرح اسماء النبی من حرف الهمزة، ص ۱۹۵، شبیر

برادرز لاہور)

وہی ہے اول وہی ہے آخر وہی ہے باطن وہی ہے ظاہر

اسی کے جلوے اسی سے ملنے اسی کی طرف گئے تھے

☆۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صاحب لواء الحمد ہیں۔

وَإِنَّا حَامِلٌ لِّوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ

اور میں قیامت کے دن حمد کا جھنڈا اٹھاؤں گا اور مجھے اس پر فخر نہیں

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، الامام، ۱۱۱ھ، الریاض الانبیة فی شرح

اسماء خیر الخلیفة، المعروف شرح اسماء النبی من حرف الحاء، ص ۲۲۰، شبیر برادرز

لاہور)

جس روز شمس سر پر آتش گرائے بد پر

ملے کرم تیرا اے نبی تیرے سایہ لواء میں

☆۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم انبیاء کرام کے خطیب اور امام ہیں۔

إِنَّا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كُنْتُ أَمَامَ النَّبِيِّينَ وَخَطَبْتُهُمْ

جب قیامت کا دن آئے گا میں انبیاء کا امام اور خطیب ہوں گا۔

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، الامام، ۱۱۱ھ، الریاض الانبیة فی شرح

اسماء خیر الخلیفة، المعروف شرح اسماء النبی من حرف الخاء، ص ۲۴۱، شبیر برادرز

لاہور)

☆۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حکمت کے گہر ہیں۔

أَنَا ذَا الْحِكْمَةِ وَعَلَى بَابِهَا

میں حکمت کا گھر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، الامام، ۱۹۵ھ، الرياض الانيقة فی شرح

اسماء خیر الخلیفة، المعروف شرح اسماء النبی من حرف الدال، ص ۲۲۹، شبیر برادرز

لاہور)

☆ --- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات اور وفات دونوں خیر ہیں

حَيَاتِي خَيْرٌ لَّكُمْ وَمَمَاتِي خَيْرٌ لَّكُمْ

میری حیات بھی تمہارے لیے بہتر ہے اور وفات بھی تمہارے لیے بہتر ہے

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، الامام، ۱۹۵ھ، الرياض الانيقة فی شرح

اسماء خیر الخلیفة، المعروف شرح اسماء النبی من حرف الراء، ص ۲۶۲، شبیر برادرز

لاہور)

☆ --- آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی زیب و زینت ہیں۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا زَيْنٌ مَنْ وَافَى الْعِيَامَةَ

اے قیامت کی طرف جانے والوں کی زیب و زینت آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام ہو۔

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، الامام، ۱۹۵ھ، الرياض الانيقة فی شرح

اسماء خیر الخلیفة، المعروف شرح اسماء النبی من حرف الزاء، ص ۲۷۹، شبیر برادرز

لاہور)

☆ --- حضور صلی اللہ علیہ وسلم خندہ پیشانی سے گفتگو فرماتے۔

لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

يُحَدِّثُ حَدِيثًا إِلَّا تَبَسَّمَ

اور جب بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بات فرماتے تو تہمسرہ فرماتے

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، الامام، ۱۹۵۱ھ، الریاض الانیقة فی شرح

اسماء خیر الخلیفة، المعروف شرح اسماء النبی من حرف الصاد، ص ۲۲۷، شبیر

برادرز لاہور)

جس تبسم نے گلستان پہ گرائی بجلی

پھر دکھا دے وہ ادائے گل خنداں ہم کو

☆۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک ٹھنڈے اور خوشبودار ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے رخسار پر اپنا

دست مبارک پھیرا

فَوَجَدْتُ لِيَمَدِيهِ بَرْدًا وَرِيحًا كَأَنَّهَا أَخْرَجَهَا مِنْ جَوْثَةِ عَطَّارٍ

تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس کی ٹھنڈک اور خوشبو ایسی پائی کہ گویا آپ

صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ عطار کے صندوقے سے نکالا ہو۔

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، الامام، ۱۹۵۱ھ، الریاض الانیقة فی شرح

اسماء خیر الخلیفة، المعروف شرح اسماء النبی من حرف الطاء، ص ۲۳۱، شبیر برادرز

لاہور)

☆۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فاتح ہیں۔

وَجَعَلَنِي فَاتِحًا وَخَاتِمًا

اور اللہ نے مجھے فاتح اور خاتم بنایا ہے۔

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، الامام، ۱۹۵۱ھ، الریاض الانیقة فی شرح

اسماء خیر الخلیفة، المعروف شرح اسماء النبی من حرف الفاء، ص ۲۵۰، شبیر برادرز

لاہور)

☆۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مقیم السنۃ ہیں۔

حضرت داؤد علیہ السلام نے دعا فرمائی۔

اللَّهُمَّ اِبْعَثْ لَنَا مُحَمَّدًا مُقِيمًا السَّنَةَ بَعْدَ الْفِتْرَةِ

اے اللہ ہمارے لیے محمد (ﷺ) کو مبعوث فرما جو سنت کو انقطاع کے بعد قائم

فرمانے والے ہیں۔

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، الامام، ۱۹۵، الرياض الانیقة فی شرح

اسماء خیر الخلیفة، المعروف شرح اسماء النبی من حرف المیم، ص ۴۰۳، شبیر

برادرز لاہور)

☆ --- آپ ﷺ قاسم جنت ہیں۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يُقَسِّمُ الْجَنَّةَ لِأَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

رسول اللہ ﷺ ابو القاسم اس لیے بھی ہیں کہ آپ ﷺ قیامت کے دن

جنتیوں کے درمیان جنت تقسیم فرمائے گے۔

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، الامام، ۱۹۵، الرياض الانیقة فی شرح

اسماء خیر الخلیفة، المعروف شرح اسماء النبی فصل فی کنیتہ، ص ۴۳۶، شبیر

برادرز لاہور)

☆ حضور ﷺ کی پسندیدہ کھجور۔

كَانَ أَحَبُّ التَّمْرِ إِلَيَّ الْعَجْوَةَ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، الامام، ۱۹۵، الشمانل الشریفہ، دار طائر

العلم لنشر والتوزیع، ص ۴۲)

حضور ﷺ کی سب سے پسندیدہ کھجور عجوہ تھی۔

☆ حضور ﷺ کا پسندیدہ رنگ۔

كَانَ أَحَبُّ الْوَانِ إِلَيَّ الْخَضْرَاءُ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، الامام، ۱۰۱۱ھ، الشمانل الشریفہ، دار طائر

العلم لنشر والتوزیح، ص ۳۲)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سبز رنگ بہت پسند تھا۔

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ لباس۔

كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَيْهِ الْقَبِيصُ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، الامام، ۱۰۱۱ھ، الشمانل الشریفہ، دار طائر

العلم لنشر والتوزیح، ص ۳۲)

لباس میں سے سب سے زیادہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قیص پسند تھی۔

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ دین۔

كَانَ أَحَبَّ الدِّينِ إِلَيْهِ مَا دَاوَمَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، الامام، ۱۰۱۱ھ، الشمانل الشریفہ، دار طائر

العلم لنشر والتوزیح، ص ۳۶)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ دین وہ تھا جس پر اس کا صاحب ہمیشگی کرے۔

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ پانی۔

كَانَ أَحَبَّ الشَّرَابِ إِلَيْهِ الْحَلْوُ الْبَارِدُ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، الامام، ۱۰۱۱ھ، الشمانل الشریفہ، دار طائر

العلم لنشر والتوزیح، ص ۳۸)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹھنڈا اور میٹھا پانی بہت پسند تھا۔

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ مشروب۔

كَانَ أَحَبَّ الشَّرَابِ إِلَيْهِ اللَّيْنُ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، الامام، ۱۰۱۱ھ، الشمانل الشریفہ، دار طائر

العلم لنشر والتوزیح، ص ۳۸)

حضور ﷺ کو دودھ بہت پسند تھا۔

(اللہ تعالیٰ نے دودھ کے اندر وہ طاقت رکھی ہے جو کسی اور غذا کے اندر نہیں پائی جاتی آج جب کہ سائنس اپنے عروج پر ہے ڈاکٹروں کی تحقیق کے مطابق دودھ ہی واحد ایسی غذا ہے جو بچوں جو انوں اور بوڑھوں کے لیے یکساں مفید کہ کسی بھی عمر کا انسان اس کو پیے تو اس کو فائدہ حاصل ہوتا ہے اسی وجہ سے ڈاکٹر حضرات تو انائی کے لحاظ سے دودھ کو پہلے نمبر پر رکھتے ہیں میں ایک ایم بی بی ایس ڈاکٹر کے پاس گیا جس کا تجربہ کم و بیش چالیس سال کا ہوگا تو اس نے بھی مجھے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے جو غذا میں پیدا فرمائی ہیں ان میں سے اعلیٰ ترین غذا دودھ ہے لیکن یہ ہماری کم علمی کی جو بات آج ڈاکٹر حضرات چودہ سو سال بعد کہہ رہے ہیں یہی بات حضور ﷺ نے آج سے چودہ سو سال پہلے بیان فرمادی تھی سیرت کی کتب کے اندر آتا ہے کہ

كَانَ إِذَا أُتِيَ بِلَبَنٍ قَالَ بَرَكَةٌ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، الامام، ۱۱۹، الشمانل الشریفہ، دار طائر

العلم لنشر والتوزیح، ص ۵۹)

جب بھی حضور ﷺ کو دودھ پیش کیا جاتا تو آپ ﷺ فرماتے اس میں برکت ہی برکت ہے پتہ چلا حضور ﷺ کو نئے اور جدید آلات کی ضرورت نہیں آپ بغیر کسی جدید آلہ کے ہر چیز کی حقیقت سے آشنا ہیں اور وہ بھی اُس وقت سے جب کہ ابھی کائنات کا وجود بھی نہ تھا، سبحان اللہ، ابوالاحمد محمد نعیم قادری رضوی غفرلہ)

☆ حضور ﷺ کا پسندیدہ مہینہ۔

كَانَ أَحَبَّ الشُّهُرِ إِلَيْهِ أَنْ يَصُومَهُ شَعْبَانُ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، الامام، ۱۱۹، الشمانل الشریفہ، دار طائر

العلم لنشر والتوزیع، ص ۴۱)

جس ماہ کے اندر حضور صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھنا زیادہ پسند فرماتے وہ شعبان کا مہینہ

ہے۔

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ کھانا۔

كَانَ أَحَبَّ الطَّعَامِ إِلَيْهِ الثَّرِيدُ مِنَ الْخُبْزِ وَالشَّرِيدُ مِنَ الْحَسِيَسِ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، الامام، ۱۹۱ھ، الشمانل الشریفہ، دار طائر

العلم لنشر والتوزیع، ص ۴۳)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانوں میں سے روٹی اور حسیس کا ٹرید بہت پسند تھے۔

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ عمل۔

كَانَ أَحَبَّ الْعَمَلِ إِلَيْهِ مَا دَاوَمَ عَلَيْهِ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، الامام، ۱۹۱ھ، الشمانل الشریفہ، دار طائر

العلم لنشر والتوزیع، ص ۴۱)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ عمل بہت پسند تھا جس پر ہمیشگی کی جائے۔

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھانے کو اپنے سامنے سے کھاتے۔

كَانَ إِذَا أُتِيَ بِطَعَامٍ أَكَلَ مِنْهَا يَلِيَهُ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، الامام، ۱۹۱ھ، الشمانل الشریفہ، دار طائر

العلم لنشر والتوزیع، ص ۶۲)

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانا دیا جاتا تو اپنے آگے سے کھاتے۔

(جب کھانا ایک ہی طرح کا ہو تو اس کو اپنے آگے سے کھانا ہی بہتر ہے کیونکہ

اگر اپنی طرف کو چھوڑ کر دوسروں کے سامنے سے کھائے گا تو لوگوں کو برا لگے گا کہ اپنا

کھانا چھوڑ کر ہمارے کھانے کو کھا رہا ہے ہاں اگر کھانے مختلف ہوں یعنی ایک طرح کا

کھانا نہ ہو بلکہ طرح طرح کے کھانے ہوں اور ایک قسم کا کھانا اس کے سامنے ہے اور دوسری قسم کا کھانا کسی اور کے آگے ہے تو اب وہ دوسری طرف سے کھا سکتا ہے کیونکہ اب اس پر کسی قسم کا عیب میں آئے گا۔ ابوالاحمد محمد نعیم قادری رضوی غفرلہ)

اوصاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم از امام شہاب الدین احمد رملی الشافعی علیہ الرحمۃ

☆۔۔۔ حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کا سبب نور مصطفیٰ تھا

أَمَّا سَجُودُ الْمَلَائِكَةِ لَهُ فَلِأَجْلِ أَنَّ نُورَ نَبِيِّنَا كَانَ فِي جَبْهَتِهِ

اور فرشتوں کا حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کا سبب یہ تھا کہ ہمارے نبی

صلی اللہ علیہ وسلم کا نور آپ علیہ السلام کی پیشانی میں تھا

(یوسف بن اسماعیل النہانی، جواہر البحار فی فضائل النبی المختار، ج

۴، ص ۱۶۲، دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ، ۱۹۹۵ء، من جواہر لامام شہاب الدین

احمد رملی الشافعی)

☆۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر چیز کے نام اور ذات کے

بارے میں علم عطاء فرمایا۔

عَلَّمَ نَبِينَا الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا وَنَوَابِهَا

اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام اشیاء کے ناموں اور ذاتوں کا علم سکھایا

(یوسف بن اسماعیل النہانی، جواہر البحار فی فضائل النبی المختار، ج

۴، ص ۱۶۲، دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ، ۱۹۹۵ء، من جواہر لامام شہاب الدین

احمد رملی الشافعی)

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہاڑوں اور درختوں سے کلام فرماتے اور وہ آپ

صلی اللہ علیہ وسلم سے

فَاعْطِي كَلَامَهُ لِلْجَبَلِ وَكَلَامُ الْجَبَلِ لَهُ وَكَلَامُ
الشَّجَرِ لَهُ

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ معجزہ بھی دیا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہاڑوں اور درختوں سے کلام فرماتے اور پہاڑ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے

(یوسف بن اسماعیل النہانی، جواہر البحار فی فضائل النبی المختار، ج

۳، ص ۱۶۳، دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ، ۱۹۹۵ء، من جواہر لامام شہاب الدین

احمد رملی الشافعی)

☆۔۔۔ جانور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کرتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کلام کرتے۔

وَسَجُودُ الْجَمَلِ وَشَعْوَاهُ إِلَيْهِ وَسَجُودُ الْغَنَمِ وَكَلَامُ الذِّئْبِ وَشَهَادَتُهُ
بِالرِّسَالَةِ وَكَلَامُ الضَّبِّ لَهُ

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ شرف بھی دیا گیا کہ اونٹ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کرتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں تکلیف کی شکایت کرتے اور بکریوں کا سجدہ کرنا اور بھیڑے کا کلام کرنا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی دینا اور گوہ کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کلام کرنا

(یوسف بن اسماعیل النہانی، جواہر البحار فی فضائل النبی المختار، ج

۳، ص ۱۶۳، دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ، ۱۹۹۵ء، من جواہر لامام شہاب الدین

احمد رملی الشافعی)

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آسمان میں بھی تصرف کرنے کا اختیار دیا گیا۔

وَنَهْنَأُ تَصْرِفَ فِي عَالَمِ السَّمَاءِ

اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمان میں تصرف کیا۔

(یوسف بن اسماعیل النہانی، جواہر البحار فی فضائل النبی المختار، ج

ص ۱۶۳، دار الكتب العلمية بيروت ۱۴۱۹ھ، ۱۹۹۵ء، من جواهر لامام شهاب الدين

احمد رملی الشافعی)

☆۔۔۔ حضور ﷺ کو کامل حسن عطاء کیا گیا۔

فَاعْطِيَ نَبِيَّنَا الْحُسْنَ كَلَّةً

اور ہمارے نبی ﷺ کو حسن کل عطاء کیا گیا

(يوسف بن اسماعيل النبهاني، جواهر البحار في فضائل النبي المختار، ج

ص ۱۶۳، دار الكتب العلمية بيروت ۱۴۱۹ھ، ۱۹۹۵ء، من جواهر لامام شهاب الدين

احمد رملی الشافعی)

☆۔۔۔ خشک لکڑی آپ ﷺ کے ہاتھ میں تر ہو گئی۔

فَاعْطِيَ نَبِيَّنَا أَنَّ الْعُودَ الْيَابِسَ اخْتَضَرَ بَيْنَ يَدَيْهِ

ہمارے نبی ﷺ کو یہ معجزہ بھی دیا گیا کہ خشک لکڑی آپ ﷺ کے ہاتھ میں تر

ہو جاتی

(يوسف بن اسماعيل النبهاني، جواهر البحار في فضائل النبي المختار، ج

ص ۱۶۳، دار الكتب العلمية بيروت ۱۴۱۹ھ، ۱۹۹۵ء، من جواهر لامام شهاب الدين

احمد رملی الشافعی)

☆۔۔۔ آپ ﷺ نے مردوں کو زندہ فرمایا۔

ایک آدمی نے اپنا ایمان اپنی بیٹی کے زندہ ہونے پر موقوف کیا اور حضور ﷺ

کو کہا۔

وَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مَا أَمَّنَ بِكَ حَتَّى تُحْيِيَ لِي ابْنَتِي فَأَتَى قَبْرَهَا وَقَالَ يَا

فَلَانَةَ فَقَالَتْ لَبِّكَ وَسَعْدِيكَ

اور آپ ﷺ سے ایک آدمی نے عرض کیا کہ میں اتنی دیر تک آپ ﷺ پر ایمان

نہ لاؤں گا جتنی دیر تک میری لڑکی زندہ نہیں ہو جاتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر آئے اور فرمایا اے فلانہ (یعنی اس کا نام لیا) تو اس لڑکی نے جواب دیا کہ میں حاضر ہوں اور سعادت مند

(یوسف بن اسماعیل النہانی، جواہر البحار فی فضائل النبی المختار، ج

۴، ص ۱۶۳، دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ، ۱۹۹۵ء، من جواہر لامام شہاب الدین

احمد رملی الشافعی)

☆۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے برص کی بیماری سے شفاء دی۔

وَكَانَتْ امْرَأَةٌ مَعَاذِ بْنِ عَفْرَاءَ بَرٌّ صَافَشَكَتُ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
فَمَسَّ عَلَيْهَا فَأَذْهَبَ اللَّهُ الْبَرَصَ مِنْهَا

حضرت معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہ کی بیوی کو برص تھا انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی باگاہ میں شکایت کی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر اپنا ہاتھ پھیرا تو اللہ تعالیٰ نے شفاء دے دی۔

(یوسف بن اسماعیل النہانی، جواہر البحار فی فضائل النبی المختار، ج

۴، ص ۱۶۳، دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ، ۱۹۹۵ء، من جواہر لامام شہاب الدین

احمد رملی الشافعی)

وصف النبی صلی اللہ علیہ وسلم از امام عارف باللہ شیخ محمد بن عبدالکریم

السمان القادری المدنی علیہ الرحمۃ اللہ متوفی ۷۹۱ھ

☆۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کی روشنی سے سوئی مل گئی۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى
فِرَاسٍ فِي لَيْلَةٍ ظَلَمَةٌ فَسَقَطَ مِنْ يَدِهَا إِلَى الْأَرْضِ فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِ رَسُولِ

اللَّهُ عَلَيْهِ فَوَجَدْتُهَا بِنُورِ جَبِينِهِ فَرَفَعْتُهَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اندھیری رات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر پر تھی تو میرے ہاتھ سے سوئی زمین پر گر گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چہرے سے کپڑا ہٹایا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی کے نور کی وجہ سے اس سوئی کو دیکھ لیا پس میں نے اس کو اٹھا لیا۔

(یوسف بن اسماعیل النہانی، جواهر البحار فی فضائل النبی المختار، ج

۳، ص ۱۷۸، دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ، ۱۹۹۵ء، من جواهر الام عارف باللہ شیخ

محمد بن عبد الحریم السمان القادری المدنی)

اوصاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم از حجۃ السلام امام غزالی علیہ الرحمۃ اللہ متوفی ۵۰۵ھ

☆۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضوء کا پانی کنویں میں ڈالنے سے کنویں میں

پانی آگیا۔

وَأَهْرَقَ وَضُوءَهُ فِي عَيْنِ تَبُوكَ وَلَا مَاءَ فِيهَا وَمَرَّةً أُخْرَى فِي بئرِ

الْحَدَيْبِيَّةِ فَجَاشَتَا بِالْمَاءِ فَشَرِبَ مِنْ عَيْنِ تَبُوكَ

أَهْلُ الْجَيْشِ وَهُوَ الْوَيْ

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضوء کے پانی کو تبوک کے کنویں میں ڈالا گیا اور ایک مرتبہ

حدیبیہ کے کنویں میں ڈالا گیا تو وہ دونوں کنوئیں پانی سے بھر گئے تو تبوک کے کنویں

سے ایک لشکر نے پانی پیا جو ہزاروں کی تعداد میں تھا۔

(یوسف بن اسماعیل النہانی، جواهر البحار فی فضائل النبی المختار، ج

۳، ص ۲۵، دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ، ۱۹۹۵ء، من جواهر حجة السلام الام

غزالی)

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں سے پانی جاری ہو گیا۔

وَنَبَعَ الْمَاءُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ فَشَرَبَ أَهْلُ الْعُسْكَرِ كُلُّهُمْ وَهُمْ عَطَاشٌ
اور پانی جاری ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں سے جو پیاسے لشکر نے پیا

(یوسف بن اسماعیل النہانی، جواہر البحار فی فضائل النبی المختار، ج

۳، ص ۲۵، دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ، ۱۹۹۵ء، من جواہر حجة السلام الام

غزالی)

انگلیاں ہیں فیض پر ٹوٹے ہیں پیاسے جھوم کر

ندیاں پنجابِ رحمت کی ہیں جاری واہ واہ

☆۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے کہانت اور نجوم کا علم باطل ہو گیا۔

وَأَبْطَلَ اللَّهُ تَعَالَى الْكُهَانَ تَبِعَهُ عَلَيْهِ صلی اللہ علیہ وسلم

اور اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے کہانت کو باطل کر دیا۔

(یوسف بن اسماعیل النہانی، جواہر البحار فی فضائل النبی المختار، ج

۳، ص ۲۵، دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ، ۱۹۹۵ء، من جواہر حجة السلام الام

غزالی)

☆۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیب کی خبریں دیں۔

أَخْبَرَ صلی اللہ علیہ وسلم بِالْغُيُوبِ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غیب کی خبریں دیں

(یوسف بن اسماعیل النہانی، جواہر البحار فی فضائل النبی المختار، ج

۳، ص ۲۵، دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ، ۱۹۹۵ء، من جواہر حجة السلام الام

غزالی)

اوصاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم از امام ابو عبد اللہ محمد بن احمد القرطبی علیہ الرحمۃ اللہ متوفی ۱۰۱۵ھ

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں کی برکت سے میدان میں فتح حاصل ہوتی۔

كَانَتْ شَعْرَاتٌ مِنْ شَعْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي قَلْبِ سَوْدَةَ خَالِدِ بْنِ الْوَكِيدِ
فَلَمْ يَشْهَدْ بِهَا قِتَالًا إِلَّا رَزِقَ النَّصْرُ

(ابو عبد اللہ محمد بن احمد، القرطبی، متوفی ۱۰۱۵ھ، الاعلام بما فی دین

النصاری من الفساد والاهام واطهار محاسن اسلام، دار التراث

العربی، القاہرہ، ص ۲۷۱)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں میں سے کچھ بال حضرت خالد بن ولید کی ٹوپی میں تھے
حضرت خالد بن ولید اس ٹوپی کے پہن کر ہر میدان میں نکلتے تو اللہ تعالیٰ ان کے مقدر
میں اس ٹوپی کی وجہ سے فتح لکھ دیتا۔

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم قاسم حسن وجمال ہیں۔

وَلَضَعُ فِي وَجْهِ زَيْنَبِ بِنْتِ أُمِّ سَلْمَةَ نَضْعَةً مِنْ مَاءٍ فَمَا كَانَ يُعْرِفُ فِي
وَجْهِ امْرَأَةٍ مِنَ الْجَمَالِ مَا كَانَ بِهَا

(ابو عبد اللہ محمد بن احمد، القرطبی، متوفی ۱۰۱۵ھ، الاعلام بما فی دین

النصاری من الفساد والاهام واطهار محاسن اسلام، دار التراث

العربی، القاہرہ، ص ۲۷۲)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے چہرے پر پانی
چھڑکا تو اس کی برکت سے آپ کے چہرے میں وہ حسن وجمال نظر آتا جو کسی دوسری
عورت کے چہرے پر نہ تھا۔

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم قاسم علم و حکمت ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ كَثِيرُ النِّسْيَانِ فَأَمْرَةٌ بِبَسْطِ ثَوْبِهِ فَنَفَرَكَ بِيَدِهِ
ثُمَّ أَمْرَةٌ بِضِيَّهِ فَفَعَلَ فَمَا نَسِيَ شَيْئًا بَعْدُ

(ابو عبد اللہ محمد بن احمد، القرطبي، متوفی ۵۱۶ھ، الاعلام بما فی دین
النصاری من الفساد والاهام واطهار محاسن اسلام، دار التراث
العربی، القاہرہ، ص ۳۷۳)

حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ میں اکثر آپ ﷺ کی احادیث کی بھول جاتا
تھا تو حضور ﷺ نے مجھے فرمایا کہ اپنی چادر بچھاؤ میں نے بچھائی حضور ﷺ نے ایک
مٹھی بھر کر اس میں ڈالی پھر فرمایا کہ اس کو سینے سے لگا لو میں نے ایسا ہی کیا تو اس کے
بعد مجھے کوئی چیز نی بھولتی۔

اوصاف النبی ﷺ از امام الادیب حسن بن عمر

بن حبیب الحبلی علیہ الرحمۃ اللہ متوفی ۹۷۷ھ

☆۔۔۔ حضور ﷺ غلاموں کے ساتھ کھانا کھاتے۔

وَيَأْكُلُ مَعَ الْغَايِمِ

اور آپ ﷺ غلام کے ساتھ کھانا کھاتے

(یوسف بن اسماعیل السنہانی، جواہر البحار فی فضائل النبی المختار، ج

۳، ص ۱۳۲، دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۳۱۹ھ، ۱۹۹۵ء، من جواہر الامام الادیب حسن

بن عمر بن حبیب الحبلی)

☆۔۔۔ آپ ﷺ اپنے لعین اور کپڑے خود مرمت کرتے۔

وَيُرَقَعُ ثَوْبَهُ وَيُخَصِّفُ نَعْلَهُ

اور اپنے کپڑوں کو خود پوند لگاتے اپنے لعین خود مرمت کرتے

(یوسف بن اسماعیل النہانی، جواهر البحار فی فضائل النبی المختار، ج

۳، ص ۱۳۳، دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ، ۱۹۹۵ء، من جواهر الامام الادیب حسن

بن عمر بن حبیب العہلی)

☆۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سامان بازار سے خود لاتے۔

وَيَحْمِلُ بِضَاعَتَهُ مِنَ السُّوقِ

اور بازار سے اپنا سامان اٹھاتے

(یوسف بن اسماعیل النہانی، جواهر البحار فی فضائل النبی المختار، ج

۳، ص ۱۳۳، دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ، ۱۹۹۵ء، من جواهر الامام الادیب حسن

بن عمر بن حبیب العہلی)

☆۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر چیز منکشف فرمادی۔

وَكَشَفَ لَهُ حِجْبُ غَيْبِهِ وَقُدْرَتِهِ

اور اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اپنے غیب اور قدرت کے پردے کھول

دیے

(یوسف بن اسماعیل النہانی، جواهر البحار فی فضائل النبی المختار، ج

۳، ص ۱۳۴، دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ، ۱۹۹۵ء، من جواهر الامام الادیب حسن

بن عمر بن حبیب العہلی)

وصف النبی صلی اللہ علیہ وسلم از امام شہاب احمد المقرئ علیہ الرحمۃ اللہ متوفی ۱۰۴۱ھ

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بول مبارک کبھی زمین پر نظر نہ آیا۔

مَا ظَهَرَ بَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْأَرْضِ قَطُّ

زمین پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بول کبھی بھی ظاہر نہ ہوا

(یوسف بن اسماعیل النبهانی، جواهر البحار فی فضائل النبی المختار، ج ۳، ص ۱۳۳، دار الکتب العلمیة بیروت ۱۴۱۹ھ، ۱۹۹۵ء، من جواهر الامام شہاب احمد المقرئ)

اوصاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم از امام عارف باللہ امیر عبدالقادر الجزائری الحسینی علیہ الرحمۃ اللہ متوفی ۱۳۰۰ھ

☆۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم روح الارواح ہیں۔

أَمَّا وَجْهُ تَسْمِيَّتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرُّوحِ الْعَظِيمِ فَلِأَنَّهُ رُوحُ الْأَرْوَاحِ

روح اعظم کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم روحوں کی

روح ہیں

(یوسف بن اسماعیل النبهانی، جواهر البحار فی فضائل النبی المختار، ج ۳، ص ۲۹۵، دار الکتب العلمیة بیروت ۱۴۱۹ھ، ۱۹۹۵ء، من جواهر الامام عارف باللہ امیر عبد القادر الجزائری الحسینی ۱۳۰۰ھ)

☆۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حقیقت الحقائق ہیں۔

أَمَّا وَجْهُ تَسْمِيَّتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَقِيقَةِ الْحَقَائِقِ فَلِأَنَّ كُلَّ حَقِيقَةٍ إِهْمَةٌ وَكَوْنِيَّةٌ

إِنَّمَا تَحَقَّقَتْ بِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور حقیقت الحقائق کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ ہر حقیقت
الہیہ اور کونیہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ متحقق ہے

(یوسف بن اسماعیل النبهانی، جواهر البحار فی فضائل النبی المختار، ج ۳، ص ۲۹۵، دار الکتب العلمیة بیروت ۱۴۱۹ھ، ۱۹۹۵ء، من جواهر الامام عارف باللہ

امیر عبد القادر الجزائری الحسینی (۱۳۰۰ھ)

☆۔۔۔ آپ ﷺ مجمع البحرين ہیں۔

أَمَّا وَجْهُ تَسْمِيَّتِهِ ﷺ بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ فَلِأَنَّهُ مَجْمَعُ الْبَحْرَيْنِ الْوُجُوبِ

وَالْأَمْكَانِ

اور مجمع البحرين کے ساتھ آپ ﷺ کا نام رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ آپ ﷺ واجب اور ممکن کے دریاؤں کے ملنے کی جگہ ہیں۔

ممکن میں یہ قدرت کہاں واجب میں عبدیت کہاں

حیراں ہو یہ بھی ہے خطا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

(یوسف بن اسماعیل النبهانی، جواهر البحار فی فضائل النبی المختار، ج

۳، ص ۲۹۶، دار الکتب العلمیة بیروت ۱۴۱۹ھ، ۱۹۹۵ء، من جواهر الامام عارف بالله

امیر عبد القادر الجزائری الحسینی (۱۳۰۰ھ)

☆۔۔۔ آپ ﷺ تمام اسماء جلال و جمال کے مظہر ہیں۔

أَمَّا وَجْهُ تَسْمِيَّتِهِ ﷺ بِالْعَرْشِ الَّذِي اسْتَوَى عَلَيْهِ الرَّحْمَنُ فَلِأَنَّهُ مَظْهَرٌ

لِجَمِيعِ الْأَسْمَاءِ مِنْ جَلَالٍ وَجَمَالٍ فَاسْتَوَى عَلَيْهِ كَمَا يَعْلَمُ لَا كَمَا نَعْلَمُ نَحْنُ

اور آپ ﷺ کا اس اسم عرش کے ساتھ موسوم ہونے کی وجہ جس پر رحمن نے

استوی فرمایا یہ ہے کہ آپ ﷺ تمام اسماء جلال و جمال کے مظہر ہیں پس اللہ تعالیٰ

نے اس پر استوی فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے نہ کہ اس طرح جیسے ہم سمجھتے

ہیں۔

(یوسف بن اسماعیل النبهانی، جواهر البحار فی فضائل النبی المختار، ج

۳، ص ۲۹۶، دار الکتب العلمیة بیروت ۱۴۱۹ھ، ۱۹۹۵ء، من جواهر الامام عارف بالله

امیر عبد القادر الجزائری الحسینی (۱۳۰۰ھ)

☆ --- آپ ﷺ فیضِ اوّل ہیں۔

أَمَّا وَجْهُ تَسْمِيَّتِهِ ﷺ بِالْفَيْضِ الْأَوَّلِ فَلِأَنَّ الْحَقَّ تَعَالَى أَمْرًا مِنْ حَضْرَتِهِ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ

آپ ﷺ کے فیضِ اوّل کے ساتھ موسوم ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو اپنی جناب میں ہر چیز سے پہلے پیدا فرمایا۔

(یوسف بن اسماعیل النہانی، جواہر البحار فی فضائل النبی المختار، ج

۳، ص ۲۹۷، دار الکتب العلمیة بیروت ۱۴۱۹ھ، ۱۹۹۵ء، من جواہر الامام عارف باللہ

امیر عبد القادر الجزائری الحسینی ۱۳۰۰ھ)

اوصاف النبی ﷺ از امام احمد بن محمد ابی بکر قسطلانی علیہ الرحمۃ اللہ متوفی ۹۲۳ھ

☆ --- آپ ﷺ نے سب سے پہلے اللہ کی ربوبیت کا اقرار کیا۔

إِنَّهُ أَوَّلُ مَنْ قَالَ بَلَى يَوْمَ الْاَسْتِ بِرَبِّكُمْ

جس دن اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ تو سب سے پہلے

حضور ﷺ نے کہا۔ ہاں کیوں نہیں (اے اللہ تو ہمارا رب ہے)

(یوسف بن اسماعیل النہانی، جواہر البحار فی فضائل النبی المختار، ج

۲، ص ۱۳، دار الکتب العلمیة، بیروت ۱۴۱۹ھ، ۱۹۹۵ء، من جواہر الامام احمد بن محمد

ابی بکر قسطلانی ۹۲۳ھ)

☆ --- اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کا نام عرش، آسمان اور جنت پر

لکھا۔

إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى كَتَبَ اسْمَهُ الشَّرِيفَ عَلَى الْعَرْشِ وَعَلَى كُلِّ سَمَاءٍ وَعَلَى

الْجَنَانِ وَمَا فِيهَا

اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام عرش ہر آسمان اور جنت اور جو کچھ اس میں ہے

پر لکھا

(یوسف بن اسماعیل النہانی، جواهر البحار فی فضائل النبی المختار، ج

۲، ص ۱۲، دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ، ۱۹۹۵ء، من جواهر الامام احمد بن محمد

ابی بکر قسطلانی، ۵۹۲۳)

☆۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں آپ کے ہر عضو کا ذکر فرمایا۔

إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى ذَكَرَهُ فِي الْقُرْآنِ عَضُوءًا عَضُوءًا

بیشک اللہ تعالیٰ نے قرآن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر ہر عضو کا ذکر کیا۔

(یوسف بن اسماعیل النہانی، جواهر البحار فی فضائل النبی المختار، ج

۲، ص ۱۲، دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ، ۱۹۹۵ء، من جواهر الامام احمد بن محمد

ابی بکر قسطلانی، ۵۹۲۳)

☆۔۔۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک سے نرم ہو جاتے۔

إِنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا مَشَى فِي الصَّغْرِ غَاصَتْ قَدَمَاهُ فِيهِ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب چٹان پر چلتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک کے اس

میں نشان پڑ جاتے

(یوسف بن اسماعیل النہانی، جواهر البحار فی فضائل النبی المختار، ج

۲، ص ۱۵، دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ، ۱۹۹۵ء، من جواهر الامام احمد بن محمد

ابی بکر قسطلانی، ۵۹۲۳)

☆۔۔۔ صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی آیۃ الکرسی عطاء کی گئی۔

إِنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حُصِّنَ بِآيَةِ الْكُرْسِيِّ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی کے ہاتھ سے عطا نہیں کیا گیا

(یوسف بن اسماعیل النہانی، جواهر البحار فی فضائل النبی المختار، ج

۲، ص ۱۴، دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ، ۱۹۹۵ء، من جواهر الامام احمد بن محمد

ابی بکر قسطلانی ۵۹۲۳)

☆۔۔۔ صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حضرت اسرائیل آئے۔

إِنَّ إِسْرَافِيلَ هَبَطَ عَلَيْهِ وَلَمْ يَهْبُطْ عَلَى نَبِيٍّ قَبْلَهُ

حضرت اسرائیل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی نبی کے پاس نہیں اترے

(یوسف بن اسماعیل النہانی، جواهر البحار فی فضائل النبی المختار، ج

۲، ص ۱۹، دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ، ۱۹۹۵ء، من جواهر الامام احمد بن محمد

ابی بکر قسطلانی ۵۹۲۳)

☆۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پڑھتے ہوئے کسی کی تعظیم کے لیے

کھڑا ہونا مکروہ ہے۔

إِنَّهُ يُكْرَهُ لِقَارِي حَدِيثِهِ أَنْ يَقُومَ لِأَحَدٍ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پڑھنے، پڑھانے والے پر کسی کی تعظیم کے لیے کھڑا ہونا

مکروہ ہے

(یوسف بن اسماعیل النہانی، جواهر البحار فی فضائل النبی المختار، ج

۲، ص ۲۲، دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ، ۱۹۹۵ء، من جواهر الامام احمد بن محمد

ابی بکر قسطلانی ۵۹۲۳)

☆۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر امت کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں اور آپ

صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مغفرت کی دعا فرماتے ہیں۔

إِنَّهُ تَعْرِضُ أَعْمَالُ أُمَّتِهِ عَلَيْهِ وَيَسْتَغْفِرُ اللَّهُ لَهُمْ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر امت کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے

لیے مغفرت کی دعا فرماتے ہیں۔

(یوسف بن اسماعیل النہانی، جواهر البحار فی فضائل النبی المختار، ج

۲، ص ۲۵، دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ، ۱۹۹۵ء، من جواهر الامام احمد بن محمد

ابی بکر قسطلانی ۵۹۲۳)

☆ --- آپ ﷺ ستر ہزار فرشتوں کی جماعت میں میدان محشر میں

تشریف لائے گے۔

إِنَّهُ يَحْشُرُ فِي سَبْعِينَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ

آپ ﷺ ستر ہزار فرشتوں میں میدان محشر میں تشریف لائے گے

(یوسف بن اسماعیل النہانی، جواهر البحار فی فضائل النبی المختار، ج

۲، ص ۲۶، دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ، ۱۹۹۵ء، من جواهر الامام احمد بن محمد

ابی بکر قسطلانی ۵۹۲۳)

اوصاف النبی ﷺ از امام العارف باللہ سیدی الشیخ عبدالوہاب

الشعرانی علیہ الرحمۃ اللہ متوفی ۹۷۲ھ

☆ --- آپ ﷺ کی اور آپ ﷺ کے اصحاب اور اہل بیت کی محبت

امت پر فرض ہے۔

وَمَحَبَّتُهُ فُرْضٌ عَلَى الْأُمَّةِ وَكَذَلِكَ مَحَبَّةُ أَهْلِ بَيْتِهِ وَأَصْحَابِهِ

آپ ﷺ کی محبت امت پر فرض ہے اسی طرح آپ ﷺ کے اہل بیت اور

اصحاب کی محبت امت پر فرض ہے

(یوسف بن اسماعیل النہانی، جواهر البحار فی فضائل النبی المختار، ج

۲، ص ۸۱، دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ، ۱۹۹۵ء، من جواهر الامام العارف باللہ

سیدی الشیخ عبد الوہاب الشعرانی (۱۹۷۲ء)

☆ --- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لعاب وہن نمکین پانی کو میٹھا کر دیتا۔

وَرِيْقُهُ يَعْذِبُ الْمَاءَ الْمَالِحَ

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا لعاب وہن نمکین پانی کو میٹھا کر دیتا

(یوسف بن اسماعیل النہانی، جواہر البحار فی فضائل النبی المختار، ج

۲، ص ۸۱، دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۱ھ، ۱۹۹۵ء، من جواہر الامام العارف باللہ

سیدی الشیخ عبد الوہاب الشعرانی (۱۹۷۲ء)

☆ --- حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر میں زندہ ہیں اور نماز بھی پڑھتے ہیں۔

وَهُوَ حَيٌّ فِي قَبْرِهِ يُصَلِّي فِيهِ بِأَذَانٍ وَإِقَامَةٍ

اور وہ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی قبر میں زندہ ہیں اذان اور اقامت کے ساتھ نماز

پڑھتے ہیں

(یوسف بن اسماعیل النہانی، جواہر البحار فی فضائل النبی المختار، ج

۲، ص ۸۲، دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۱ھ، ۱۹۹۵ء، من جواہر الامام العارف باللہ

سیدی الشیخ عبد الوہاب الشعرانی (۱۹۷۲ء)

☆ --- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی تلاوت عبادت ہے۔

وَقِرَاءَةُ أَحَادِيثِهِ عِبَادَةٌ يُغَابُ عَلَيْهَا كَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ

قرآن کی قرأت کی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کو پڑھنا عبادت ہے اور اس

پر ثواب ملتا ہے

(یوسف بن اسماعیل النہانی، جواہر البحار فی فضائل النبی المختار، ج

۲، ص ۸۱، دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۱ھ، ۱۹۹۵ء، من جواہر الامام العارف باللہ

سیدی الشیخ عبد الوہاب الشعرانی (۱۹۷۲ء)

وصف النبی صلی اللہ علیہ وسلم از ایشیح عبدالرؤف المناوی علیہ الرحمۃ اللہ متوفی ۱۰۳۰ھ

☆ --- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وزیر آسمان و زمین میں ہیں۔

إِنَّ اللَّهَ أَيَّدَنِي بِأَرْبَعَةِ إِيْمَانٍ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ جِبْرِئِيلُ وَمِيكَائِيلُ وَ
إِيْمَانٍ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ

بیشک اللہ تعالیٰ نے میری تائید فرمائی چار وزیروں کے ساتھ دو آسمان والوں
میں سے جبرئیل اور میکائیل ہیں اور زمین والوں میں سے ابو بکر اور عمر ہیں (رضی اللہ تعالیٰ
عنہم اجمعین)

(یوسف بن اسماعیل النہانی، جواهر البحار فی فضائل النبی المختار، ج

۲، ص ۸۱، دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ، ۱۹۹۸ء، من جواهر الشیخ عبد الرؤف

المناوی ۱۰۳۰ھ)

اوصاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم از الامام شمس الدین ابی عبداللہ محمد بن ابی بکر الزرعی

الدمشقی المعروف بہ ابن قسیم جوزی علیہ الرحمۃ متوفی ۱۵۷ھ

☆ --- آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوة و سلام پڑھنے میں اللہ تعالیٰ کی موافقت

ہے۔

مُؤَافِقَتُهُ سُبْحَانَهُ فِي الصَّلَاةِ عَلَيْهِ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے میں اللہ تعالیٰ کی موافقت ہے۔

(الامام شمس الدین ابی عبد اللہ محمد بن ابی بکر الزرعی الدمشقی

المعروف بہ ابن قسیم جوزی علیہ الرحمۃ ۱۵۷ھ، جلاء الافہام، مکتبہ حقانیہ

پشاور، ص ۲۸۲)

☆ --- آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے میں اللہ تعالیٰ کی موافقت ہے۔
<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

مُؤَافِقَةُ مَلَائِكَتِهِ فِيهَا

اور صلوٰۃ و سلام پڑھنے میں اللہ کے فرشتوں کی موافقت ہے۔

(الامام شمس الدين ابى عبد الله محمد بن ابى بكر الزرعى الدمشقى المعروف به ابن قيم جوزى عليه الرحمة ٥٤٥هـ، جلاء الافهام، مكتبه حقانيه، پشاور، ص ٢٨٢)

☆ --- آپ ﷺ پر صلوٰۃ و سلام پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ دس مرتبہ نظر رحمت فرماتا ہے۔

حُصُولُ عَشْرَ صَلَوَاتٍ مِنْ اللّٰهِ عَلَى الْمُصَلِّيِّ مَرَّةً

ایک مرتبہ درود پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ سے دس رحمتیں حاصل ہوتی ہیں۔

(الامام شمس الدين ابى عبد الله محمد بن ابى بكر الزرعى الدمشقى المعروف به ابن قيم جوزى عليه الرحمة ٥٤٥هـ، جلاء الافهام، مكتبه حقانيه، پشاور، ص ٢٨٢)

☆ --- آپ ﷺ پر ایک بار صلوٰۃ و سلام پڑھنا دس درجے بلند کرتا

ہے۔

إِنَّهُ يَرْفَعُ لَهُ عَشْرَ دَرَجَاتٍ

درود پڑھنے والے کے دس درجے بلند کیے جاتے ہیں

(الامام شمس الدين ابى عبد الله محمد بن ابى بكر الزرعى الدمشقى المعروف به ابن قيم جوزى عليه الرحمة ٥٤٥هـ، جلاء الافهام، مكتبه حقانيه، پشاور، ص ٢٨٢)

☆ --- آپ پر ایک بار صلوٰۃ و سلام پڑھنے والے کو دس نیکیاں ملتی

ہیں۔

إِنَّهُ يُكْتَبُ لَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ

ورود پڑھنے والے کے لیے دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔

(الامام شمس الدین ابی عبد اللہ محمد بن ابی بکر الزرعی دمشقی
المعروف بہ ابن قیم جوزی علیہ الرحمۃ ۷۵۰ھ، جلاء الافہام، مکتبہ حقانیہ
پشاور، ص ۳۸۴)

☆۔۔۔ آپ ﷺ پر ایک بار صلوٰۃ و سلام پڑھنے والے کے دس گناہ

مٹا دیے جاتے ہیں۔

إِنَّهُ يَمْحَىٰ عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ

ورود پڑھنے والے کے دس گناہ مٹا دیے جاتے ہیں۔

(الامام شمس الدین ابی عبد اللہ محمد بن ابی بکر الزرعی دمشقی
المعروف بہ ابن قیم جوزی علیہ الرحمۃ ۷۵۰ھ، جلاء الافہام، مکتبہ حقانیہ
پشاور، ص ۳۸۴)

☆۔۔۔ جب بندہ آپ ﷺ پر صلوٰۃ و سلام پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ

بندے کے مصائب میں اس کو کافی ہو جاتا ہے۔

إِنَّهَا سَبَبٌ لِّكِفَايَةِ اللَّهِ الْعَبْدَ مَا أَهَمَّهُ

صلوٰۃ و سلام بندے کے مصائب میں اللہ تعالیٰ کی کفایت کا سبب ہے۔

(الامام شمس الدین ابی عبد اللہ محمد بن ابی بکر الزرعی دمشقی
المعروف بہ ابن قیم جوزی علیہ الرحمۃ ۷۵۰ھ، جلاء الافہام، مکتبہ حقانیہ
پشاور، ص ۳۸۴)

☆۔۔۔ آپ ﷺ پر صلوٰۃ و سلام پڑھنا صدقہ کرنے کی طرح

إِنَّهَا تَلْوَمُ مَقَامَ الصَّدَقَةِ لِذِي الْعُسْرَةِ

صلوٰۃ و سلام تک دست کے لیے صدقے کے قائم مقام ہے۔

(الامام شمس الدین ابی عبد اللہ محمد بن ابی بکر الزرعی الدمشقی

المعروف بہ ابن قیم جوزی علیہ الرحمۃ ۷۵۱ھ، جلاء الافہام، مکتبہ حقانیہ

پشاور، ص ۳۸۴)

☆ --- آپ ﷺ پر صلوٰۃ و سلام پڑھنے سے ضرورتیں پوری ہوتی

ہیں۔

إِنَّهَا سَبَبٌ لِقَضَاءِ الْحَوَائِجِ

بیشک صلوٰۃ و سلام حاجات کے پورے ہونے کا سبب ہے

(الامام شمس الدین ابی عبد اللہ محمد بن ابی بکر الزرعی الدمشقی

المعروف بہ ابن قیم جوزی علیہ الرحمۃ ۷۵۱ھ، جلاء الافہام، مکتبہ حقانیہ

پشاور، ص ۳۸۴)

☆ --- آپ ﷺ پر صلوٰۃ و سلام پڑھنا بندے کے لیے طہارت

ہے۔

إِنَّهَا زَكَاةٌ لِمُصَلِّيٍّ وَطَهَارَةٌ لَهُ

صلوٰۃ و سلام پڑھنا صلوٰۃ و سلام پڑھنے والے کے لیے صفائی اور طہارت ہے

(الامام شمس الدین ابی عبد اللہ محمد بن ابی بکر الزرعی الدمشقی

المعروف بہ ابن قیم جوزی علیہ الرحمۃ ۷۵۱ھ، جلاء الافہام، مکتبہ حقانیہ

پشاور، ص ۳۸۴)

☆ --- جو آپ ﷺ پر صلوٰۃ و سلام پڑھتا ہے اس کو موت سے پہلے

جنت کی بشارت ملتی ہے۔

إِنَّهَا سَبَبٌ لِتَبَشِيرِ الْعَبْدِ بِالْجَنَّةِ قَبْلَ مَوْتِهِ

صلوٰۃ وسلام بندے کی موت سے پہلے اس کو جنت کی بشارت کا سبب ہے۔

(الامام شمس الدین ابی عبد اللہ محمد بن ابی بکر الزرعی دمشقی

المعروف بہ ابن قیم جوزی علیہ الرحمۃ ۷۵۱ھ، جلاء الافہام، مکتبہ حقانیہ

پشاور، ص ۳۸۴)

☆۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام پڑھنا قیامت کی خولنا کیوں سے

نجات کا سبب ہے۔

إِنَّهَا سَبَبٌ لِلنَّجَاةِ مِنْ أَهْوَالِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ

اور صلوٰۃ وسلام قیامت کے دن کی خولنا کیوں سے نجات کا سبب ہے۔

(الامام شمس الدین ابی عبد اللہ محمد بن ابی بکر الزرعی دمشقی

المعروف بہ ابن قیم جوزی علیہ الرحمۃ ۷۵۱ھ، جلاء الافہام، مکتبہ حقانیہ

پشاور، ص ۳۸۴)

☆۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام پڑھنے سے آدمی کو بھولی

آجاتی ہے۔

إِنَّهَا سَبَبٌ لِتَذَكُّرِ الْعَبْدِ مَا نَسِيَ

صلوٰۃ وسلام بندے کے لیے اس چیز کی یاد کا سبب ہے جس کو وہ بھول گیا ہے۔

(الامام شمس الدین ابی عبد اللہ محمد بن ابی بکر الزرعی دمشقی

المعروف بہ ابن قیم جوزی علیہ الرحمۃ ۷۵۱ھ، جلاء الافہام، مکتبہ حقانیہ

پشاور، ص ۳۸۴)

☆۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام پڑھنا فقر کو ختم کرتا ہے۔

إِنَّهَا سَبَبٌ لِنَفْيِ الْفَقْرِ

بیشک صلوٰۃ وسلام فقر کی نفی کا سبب ہے۔

(الامام شمس الدین ابی عبد اللہ محمد بن ابی بکر الزرعی دمشقی المعروف بہ ابن قیم جوزی علیہ الرحمۃ ۷۵۱ھ، جلاء الافہام، مکتبہ حقانیہ، پشاور، ص ۳۸۲)

☆ --- آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام پڑھنے والا جنت کی راہ میں چل پڑتا

ہے۔

إِنَّهَا تَرْمِي صَاحِبَهَا عَلَى طَرِيقِ الْجَنَّةِ
صلوٰۃ وسلام آدمی کو جنت کی راہ پر چلاتا ہے

(الامام شمس الدین ابی عبد اللہ محمد بن ابی بکر الزرعی دمشقی المعروف بہ ابن قیم جوزی علیہ الرحمۃ ۷۵۱ھ، جلاء الافہام، مکتبہ حقانیہ، پشاور، ص ۳۸۹)

☆ --- آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام پڑھنے سے ہدایت اور دل کو تازگی

ملتی ہے۔

إِنَّهَا سَبَبٌ لِهَدَايَةِ الْعَبْدِ وَحَيَاةِ قَلْبِهِ
صلوٰۃ وسلام آدمی کی ہدایت اور دل کی جلاء کا سبب ہے۔

(الامام شمس الدین ابی عبد اللہ محمد بن ابی بکر الزرعی دمشقی المعروف بہ ابن قیم جوزی علیہ الرحمۃ ۷۵۱ھ، جلاء الافہام، مکتبہ حقانیہ، پشاور، ص ۳۸۹)

☆ --- آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام پڑھنا پل صراط پر ثابت قدم رہنے کا

سبب ہے۔

إِنَّهَا سَبَبٌ لِثَبُوتِ الْقَدَمِ عَلَى الصِّرَاطِ

بیشک صلوٰۃ و سلام پڑھنا پہل صراط پر ثابت قدم رہنے کا سبب ہے۔

(الامام شمس الدین ابی عبد اللہ محمد بن ابی بکر الزرعی الدمشقی

المعروف بہ ابن قیم جوزی علیہ الرحمۃ ۷۵۰ھ، جلاء الافہام، مکتبہ حقانیہ

پشاور، ص ۳۸۹)

اوصاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم از امام یوسف بن اسماعیل نبہانی علیہ الرحمۃ اللہ متوفی ۱۳۵۰ھ

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم وفا کرنے والے اور وعدہ پورا کرنے والے تھے کہ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے وعدے کی وجہ سے تین دن ایک جگہ پر قیام فرمایا

يَا فِتْنَى لَقَدْ شَقَّتْ عَلَيَّ اَنَا هَهُنَا مُنْذُ ثَلَاثِ اَيَّامٍ اَنْتَظِرُكَ

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ۱۳۵۰ھ، امام جواہر البحار فی فضائل النبی

المختار (بیروت دار الکتب العلمیہ ۱۳۱۲ھ ۱۹۹۵ء) ج ۱، ص ۴۷)

اے نوجوان تم نے مجھے مشکل میں ڈالا میں تین دن سے یہاں تمہارا انتظار کر رہا

ہوں

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ عاجزی کرنے والے

تھے

فَكَانَ اَشَدَّ النَّاسِ تَوَاضِعًا

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ۱۳۵۰ھ، امام جواہر البحار فی فضائل النبی

المختار (بیروت دار الکتب العلمیہ ۱۳۱۲ھ ۱۹۹۵ء) ج ۱، ص ۳۸)

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ عاجزی کرنے والے تھے۔

☆۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صادق و امین تھے

فَكَانَ اَثْمَنُ النَّاسِ وَاَصْدَقُهُمْ لَهْجَةً مُنْذُ كَانَ اِعْتَرَفَ لَهُ بِذَلِكَ

مَحَادُوَّةٌ وَعَدَانَةٌ

(یوسف بن اسماعیل النبهانی ۵۱۲۵، امام جواہر البحار فی فضائل النبی

المختار (بیروت دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۲ھ ۱۹۹۵ء ج ۱، ص ۵۱)

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ امانت دار اور لوگوں میں سب سے لہجہ کے اعتبار سے سچ بولنے والے تھے اور اس بات کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے والے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن بھی اعتراف کرتے۔

☆ --- حضور صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ سے وقار والے لگتے تھے

عَنْ مَحَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ النَّبِيُّ أَوْقَرُ النَّاسِ فِي مَجْلِسِهِ

--- عین النبهانی ۵۱۲۵، امام جواہر البحار فی فضائل النبی

المختار (بیروت دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۲ھ ۱۹۹۵ء ج ۱، ص ۵۲)

حضرت خارجه بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مجلس میں

سب سے زیادہ وقار (عزت) والے تھے

تیرے آگے ہیں اب بچے فصحاء عرب کے بڑے بڑے

کوئی جاے منہ میں زباں نہیں نہیں بلکہ جسم میں جاں نہیں

☆ --- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زہد کا عالم

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مَا شَبَّهَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ تَبَاعًا

مِنْ حَبْرٍ حَتَّى مَضَى نَسِيْلُهُ

(یوسف بن اسماعیل النبهانی ۵۱۲۵، امام جواہر البحار فی فضائل النبی

المختار (بیروت دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۲ھ ۱۹۹۵ء ج ۱، ص ۵۳)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی

تین دن لگا تار پیٹ بھر کر روٹی نہ کھائی یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری حیات

گزر گئی۔

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سب سے بڑے عابد ہیں

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آرام کا کہا جاتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم عبادت میں مشغول ہوتے تو

فرماتے

أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا

(یوسف بن اسماعیل النہانی ۵۱۳۵، امام جواہر البحار فی فضائل النہی

المختار (بیروت دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۲ھ ۱۹۹۵ء) ج ۱، ص ۵۶)

کیا میں (رب کا) شکر کرنے والا بندہ نہ بنوں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم اعلان نبوت سے پہلے بھی اپنا اکثر وقت اللہ تعالیٰ کی عبادت میں

گزارتے اور بالکل تنہا غاروں اور صحراؤں میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کی غرض سے چلے

جاتے اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت لکھتے ہیں کہ

روز گرم و شب تیرہ و تار میں

کوہ و صحرا کی خلوت پہ لاکھوں سلام

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خون پاک اور دوزخ سے بچانے والا ہے

فَقَالَ النَّبِيُّ وَيْحَكَ مَا صَنَعْتَ بِالْدَمِ؟ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَفَسْتُ عَلَيَّ

دَمَكَ أَنْ أَهْرِيقَهُ فِي الْأَرْضِ فَهُوَ فِي بَطْنِي قَالَ إِنْ هَبُّ فَقَدْ أَحْرَزْتَ نَفْسَكَ مِنْ

النَّارِ

(یوسف بن اسماعیل النہانی ۵۱۳۵، امام جواہر البحار فی فضائل النہی

المختار (بیروت دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۲ھ ۱۹۹۵ء) ج ۱، ص ۲۸۷)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے خون کا کیا کیا؟ عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

میں نے بُرا محسوس کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خراب کرنے میں یہ سہارا ہو گا وہ مس کے پیٹ

میں ہے (یعنی میں نے پی لیا ہے) تو حضور ﷺ نے فرمایا جا چلا جا تو نے اپنے آپ کو آگ (دوزخ) سے بچالیا۔

☆۔۔۔ حضور ﷺ کے جسم کو لگا ہوا پانی دوزخ کو حرام کرنے والا ہے

عَنْ سَلْمَى امْرَأَةِ أَبِي رَافِعٍ قَالَتْ اِغْتَسَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَشَرِبْتُ مَاءَ غَسَلِهِ
ثُمَّ اخْبَرْتَهُ فَقَالَ اِنْهَبِي فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ بِدَنِّكَ عَلَى النَّارِ

(یوسف بن اسماعیل النہانی: ۵۱۳۵، امام جواہر البحار فی فضائل النبی

المختار (بیروت دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۲ھ ۱۹۹۵ء ج ۱، ص ۲۸۸)

حضرت سلمی جو حضرت ابو رافع کی زوجہ ہیں فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ نے غسل فرمایا تو میں نے آپ ﷺ کے غسل کے پانی کو پی لیا پھر اس کے بعد حضور ﷺ کو خبر دی تو آپ ﷺ نے فرمایا جا چلی جا بیشک اللہ تعالیٰ نے تیرے جسم کو آگ پر حرام کر دیا۔

☆۔۔۔ حضور ﷺ کا بول پاک اور شفاء دینے والا ہے

عَنْ امِّ أَيْمَنَ قَالَتْ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ إِلَى فَخَارَةَ فَبَالَ فِيهَا فَقُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ وَأَنَا عَطْشَانَةٌ فَشَرِبْتُ مِمَّا فِيهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ أَخْبَرْتُهُ فَضَحِكَ وَقَالَ أَمَا إِنَّكَ لَأَسْبِغَنَّ بِطَنِّكَ أَبَدًا

(یوسف بن اسماعیل النہانی: ۵۱۳۵، امام جواہر البحار فی فضائل النبی

المختار (بیروت دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۲ھ ۱۹۹۵ء ج ۱، ص ۲۸۸)

حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ رات کو اٹھے اور ایک پیالے میں بول فرمایا پھر اس بعد میں اٹھی اور مجھے پیاس لگی ہوئی تھی میں نے اس پیالے میں جو کچھ تھا پی لیا صبح کے وقت میں حضور ﷺ کو اس کے متعلق بتایا تو آپ

ﷺ مسکرائے اور فرمایا کہ تم نے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اپنے پیٹ کو آگ سے محفوظ کر لیا

ہے۔

☆ --- حضور ﷺ بیٹھ کر نماز پڑھیں تو پھر بھی آپ کے اجر میں کمی

نہیں ہوتی

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَدَّثْتُ أَنَّكَ قُلْتَ صَلَاةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا يَصِفُ الصَّلَاةَ وَأَنْتَ تُصَلِّي قَاعِدًا ؟ قَالَ أَجَلٌ وَلَكِنِّي لَسْتُ كَأَحَدٍ مِنْكُمْ

(یوسف بن اسماعیل النہانی ۱۲۵ھ، امام جریر البحرار فی فضائل النبی

المختار (بیروت دار الکتب العلمیہ ۱۲۱۲ھ ۱۹۹۵ء ج ۱، ص ۲۸۸)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ مجھے خبر ملی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ بیٹھ کر نماز پڑھنے والے آدمی کا آدھا اجر کم ہو جاتا ہے اور آپ ﷺ خود بیٹھ کر نماز پڑھتے ہیں؟ تو حضور ﷺ نے فرمایا ٹھیک ہے لیکن میں تم میں سے کسی کی مثل نہیں ہوں (یعنی میرے اجر میں کمی واقع نہیں ہوتی)

☆ --- آپ ﷺ کی توہین کرنے والا کافر اور واجب القتل ہے

مَنْ اسْتَهَانَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَفَرَ وَمَنْ سَبَّهُ أَوْ هَجَاهُ قُتِلَ

پیشک جس نے آپ ﷺ کی توہین کی وہ کافر ہے اور جس نے آپ ﷺ کو

گالی دی یا جھوکی وہ قتل کیا جائے گا

عَنْ أَبِي بَرْزَةَ أَنَّ رَجُلًا سَبَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقُلْتُ أَلَا أُضْرِبُ عُنُقَهُ يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ؟ فَقَالَ لَا لِمَسْتُ هَذِهِ لِأَحَدٍ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

المختار (بیروت دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۲ھ ۱۹۹۵ء ج ۱، ص ۲۹۱)

حضرت ابو بزرہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو گالی دی میں نے عرض کی اے خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس کی گردن نہ اڑا دوں؟ تو حضرت ابو بکر صدیق نے فرمایا نہیں یہ سزا صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دینے والے کے لیے ہے۔

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام ازواج جنتی ہیں

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ تَزَوَّجَ إِلَيَّ أَوْ تَزَوَّجْتُ إِلَيْهِ

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ۵۱۲۵، امام جواہر البحار فی فضائل النبی

المختار (بیروت دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۲ھ ۱۹۹۵ء ج ۱، ص ۲۹۲)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے ساتھ میں نے نکاح کیا یا جس نے میرے ساتھ نکاح کیا وہ ہرگز دوزخ میں داخل نہ ہوگی۔

(یہ حدیث حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بھی جنتی ہونے پر روشن دلیل ہے جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح اپنی بیٹیوں سے کیا، محمد نعیم قادری رضوی غفرلہ)

اہل اسلام کی مادران شفیق

بانوان طہارت پہ لاکھوں سلام

جلو کتیاں بیت شرف پہ درود

پروکتیاں عفت پہ لاکھوں سلام

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نکل کر وہ کرنے سے بھی پاک تھے

وَمِنْ حَصَائِصِهِ أَنْ يَنْزِعَ عَنْ فِعْلِ الْمَكْرُوهِ

المختار (بیروت دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۲ھ ۱۹۹۵ء ج ۱، ص ۲۹۵)

اور آپ ﷺ کے خصائص میں سے ہے کہ آپ ﷺ فعل مکروہ سے بھی پاک

تھے۔

☆۔۔۔ حضور ﷺ مختارِ کل ہیں

إِحْتِصَاصُهُ بِأَنَّهُ يَخُصُّ مَنْ شَاءَ بِمَا شَاءَ مِنَ الْأَحْكَامِ

(یوسف بن اسماعیل النہانی ۱۳۵۵ھ، امام جواہر البحار فی فضائل النبی

المختار (بیروت دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۲ھ ۱۹۹۵ء ج ۱، ص ۵۰۱)

آپ ﷺ کا خاصہ ہے کہ آپ ﷺ احکام میں جو چاہیں کریں۔

با عطا تم شاہ تم مختار تم

بے نوا ہم زار ہم ناچار ہم

☆۔۔۔ جب حضور ﷺ کا حمل قرار پایا تو چوپائے بھی بولے اور آپ

ﷺ کی شان بیان کی۔

إِنَّ كُلَّ ذَاكِهِ كَانَتْ لِعُرَيْشٍ نَطَقَتْ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَقَالَتْ حَمَلَتْ بِرَسُولِ

وَدَبِ الْكَعْبَةِ وَهُوَ أَمَانُ الدُّنْيَا وَسِرَاجُ أَهْلِهَا

قریش کے ہر چوپائے نے اس رات کلام کیا اور کہا کہ (حضور ﷺ کی ماں

حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) آج رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حاملہ ہو گئی ہیں۔ اور

رب کعبہ کی قسم وہ رسول ﷺ ہوں یا والوں کی امان اور روشنی ہیں۔

(امام یوسف بن اسماعیل النہانی ۱۳۵۵ھ، حجة الله على العالمين، قدیمی

کتب خانہ، الباب الثانی من قسم الثانی، ص ۱۶۴)

☆۔۔۔ آپ ﷺ کی آمد کی بشارتیں پانی کی مخلوق نے بھی دیں۔

وَكَيْفَ لَا تَأْتِي الْبَشَرُ بِبَشَارَتِهِمْ فِي مَاءٍ مِنْ مَاءِ الْوَدْيِ
for more books click on the link
<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

اسی طرح دریاؤں کی مخلوق نے بھی ایک دوسرے کو خوش خبری دی۔

(امام یوسف بن اسماعیل النبهانی ۵۱۳۵، حجة الله على العالمين، قدیمی

کتب خانہ، الباب الثانی من قسم الثانی، ص ۱۶۷)

☆۔۔۔ آپ ﷺ کو دیگر انبیاء کی جو شانیں عطاء کی گئیں۔

حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتی ہیں کہ جب حضور ﷺ پیدا ہوئے تو

غیب سے آواز آئی کہ

وَاعْطُوهُ خُلُقَ آدَمَ وَمَعْرِفَةَ شَيْثٍ وَشَجَاعَةَ نُوحٍ وَحِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ وَلِسَانَ
إِسْمَاعِيلَ وَرِضَا إِسْحَاقَ وَفَصَاحَةَ صَالِحٍ وَحِكْمَةَ لُوطٍ وَبُشْرَى يَعْقُوبَ
وَجَمَالَ يُوسُفَ وَشِدَّةَ مُوسَى وَصَبْرَ أَيُّوبَ وَطَاعَةَ يُوسُسَ وَجَهَادَ يُوشَعَ
صَوْتِ دَاوُدَ وَحُبَّ دَانِيَالَ وَقَارَ الْيَاسِ وَعِصْمَةَ يَحْيَى وَزُهْدَ عِيسَى عَلَيْهِمُ
السَّلَامُ

اور نبی ﷺ کو حضرت آدم کا خلق اور حضرت شیث کی معرفت اور حضرت نوح کی
شجاعت اور حضرت ابراہیم کا خلد اور حضرت اسماعیل کی زبان اور حضرت اسحاق کی رضا
اور حضرت صالح کی فصاحت اور حضرت لوط کی حکمت اور حضرت یعقوب کی بشارت
اور حضرت یوسف کا حسن اور حضرت موسیٰ کا جلال اور حضرت ایوب کا صبر اور حضرت
یونس کی طاعت اور حضرت یوشع کا جہاد اور حضرت داؤد کی آواز اور حضرت دانیال کی
محبت اور حضرت الیاس کا وقار اور حضرت یحییٰ جیسی پاک دامنی اور حضرت عیسیٰ کا زہد
عطاء کرو۔

(امام یوسف بن اسماعیل النبهانی ۵۱۳۵، حجة الله على العالمين، قدیمی

کتب خانہ، الباب الثانی من قسم الثانی، ص ۱۶۸)

معجزے انبیاء کو خدا نے دیئے

معجزہ بن کے آیا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
☆۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ
عنها کی بکریاں کثرت سے دودھ دیتی تھیں۔
حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔

فَنَحْلِبُ وَنَشْرِبُ مَا شَاءَ اللَّهُ وَ مَا يَحْلِبُ إِنْسَانٌ قَطْرَةَ لَبَنٍ
ہم دودھ دھوتے اور جتنا اللہ تعالیٰ کی مشیت ہو پیتے حالانکہ کسی انسان کو دودھ کا
قطرہ بھی نہ ملتا تھا۔

(امام یوسف بن اسماعیل النہانی ۱۳۵ھ، حجة اللہ علی العالمین، قدیمی
کتب خانہ، الباب الثانی من قسم الثانی، ص ۱۹۰)

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بہت جلد بڑے ہوئے۔

حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔

وَعَنْ حَلِيمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَمَّا بَلَغَ
شَهْرَيْنِ يَحْبُو إِلَى كُلِّ جَانِبٍ وَفِي ثَلَاثَةِ أَشْهُرٍ كَانَ يَقُومُ عَلَى قَدَمَيْهِ وَفِي
أَرْبَعَةٍ كَانَ يَمْسِكُ الْجِدَارَ وَيَمْشِي وَفِي خَمْسَةٍ حَصَلَتْ لَهُ الْقُدْرَةُ عَلَى
الْمَشْيِ فَلَمَّا بَلَغَ ثَمَانِيَةَ أَشْهُرٍ كَانَ يَتَكَلَّمُ

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دو ماہ کے ہوئے تو چوڑوں کے بل ہر طرف (دائیں،
بائیں، آگے، پیچھے) ہو جاتے تھے۔ اور تیسرے ماہ میں اپنے قدموں پر کھڑے ہو
گے اور چوتھے ماہ میں دیوار کے ساتھ چل لیتے اور پانچویں ماہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکمل طور
پر چلنے کی قدرت حاصل ہو گئی تھی اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم آٹھ ماہ کے ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم
کلام کرنے لگے۔

کتب خانہ، الباب الثانی من قسم الثانی، ص ۱۹۱

☆۔۔۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بولنا شروع کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے پہلا کلام ذکر اللہ تھا۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَوَّلُ كَلَامٍ تَكَلَّمَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ فَطَمَ اللَّهُ أَكْبَرَ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللَّهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا وَتَكَلَّمَ بِهَذَا أَيْضًا عِنْدَ وِلَادَتِهِ كَمَا تَقَدَّمَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان کو کھولا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے پہلا کلام،، اللہ اکبر کبیرا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللَّهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا " تھا اور یہی کلمات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ولادت کے وقت بھی بولے تھے۔

(امام یوسف بن اسماعیل النہانی ۵۱۳۵، حجة الله على العالمين، قدیمی)

کتب خانہ، الباب الثانی من قسم الثانی، ص ۱۹۱

☆۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نو ماہ کی عمر میں فصیح کلام کرنے لگے۔

وَلَمَّا بَلَغَ تِسْعَةَ أَشْهُرٍ كَانَ يَتَكَلَّمُ بِالْكَلَامِ الْفَصِيحِ
اور جب نو ماہ کے ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فصیح کلام کرنے لگے۔

(امام یوسف بن اسماعیل النہانی ۵۱۳۵، حجة الله على العالمين، قدیمی)

کتب خانہ، الباب الثانی من قسم الثانی، ص ۱۹۱

وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام
اس کی پیاری فصاحت پہ بیحد درود
اس کی دلکش بلاغت پہ لاکھوں سلام

☆۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس ماہ کی عمر میں تیر چلانا شروع کر دیا۔

وَلَمَّا بَلَغَ عَشْرَةَ أَشْهُرٍ كَانَ يَرْمِي بِالسَّهَامِ

اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم دس ماہ کے ہوئے تو آپ نے تیر چلانا شروع کر دیا۔

(امام یوسف بن اسماعیل النہانی ۵۱۳۵۰، حجة الله على العالمين، قدیمی

کتب خانہ، الباب الثانی من قسم الثانی، ص ۱۹۱)

اوصاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم از امام عمر بن علی احمد الشافعی علیہ الرحمۃ اللہ متوفی ۵۸۰۴ھ

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت ہمیشہ رہنے والی اور تمام شریعتوں کو

منسوخ کرنے والی ہے۔

(عمر بن علی بن احمد الشافعی ۵۸۰۴ھ۔ مولانا۔ غایۃ السؤل فی خصائص

الرسول ﷺ (بیروت، دار البشائر الاسلامیة) ص ۲۵۸)

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا رعب ایک ماہ کی مسافت کی دوری سے لوگوں پر

طاری ہو جاتا۔

إِنَّمَا رُجِبْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ

(عمر بن علی بن احمد الشافعی ۵۸۰۴ھ۔ مولانا۔ غایۃ السؤل فی خصائص

الرسول ﷺ (بیروت، دار البشائر الاسلامیة) ص ۲۵۸)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک ماہ کی مسافت پر رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی۔

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے بھی ایسا ہی دیکھتے جیسا کہ آگے دیکھتے ہیں۔

يَرَى مِنْ وِدَائِ ظَهْرِهِ كَمَا يَنْظُرُ أَمَامَهُ

(عمر بن علی بن احمد الشافعی ۵۸۰۴ھ۔ مولانا۔ غایۃ السؤل فی خصائص

الرسول ﷺ (بیروت، دار البشائر الاسلامیة) ص ۲۷۱)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے ایسے دیکھتے جس طرح اپنے آگے دیکھتے تھے۔

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں نمازی مخاطب ہوتا ہے۔

يُخَاطَبُهُ الْمُصَلِّيُ بِقَوْلِهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ لَا يُخَاطَبُ سَائِرَ النَّاسِ

(عمر بن علی بن احمد الشافعی ۸۸۰۲۔ مولانا۔ غایۃ السؤل فی خصائص

الرسول ﷺ (بیروت، دار البشائر الاسلامیة) ص ۲۴۳)

اور نماز میں نمازی اپنے قول السلام علیک ایہا النبی کے ساتھ آپ

صلی اللہ علیہ وسلم سے مخاطب ہوتا ہے اور لوگوں میں سے کسی کے ساتھ مخاطب نہیں ہوتا۔

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جوامع الکلم (ایسا کلام جس میں الفاظ کم اور

معانی زیادہ ہوں) دیا گیا۔

أُعْطِيَ صَلَّيًّا جَوَامِعَ الْكَلِمِ

(عمر بن علی بن احمد الشافعی ۸۸۰۲۔ مولانا۔ غایۃ السؤل فی خصائص

الرسول ﷺ (بیروت، دار البشائر الاسلامیة) ص ۲۸۷)

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جوامع الکلم دیا گیا۔

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام خلق کا علم دیا گیا۔

عُرِضَ عَلَيْهِ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ مِنْ آدَمَ إِلَى مَنْ بَعْدِهِ كَمَا عَلَّمَ آدَمَ أَسْمَاءَ

كُلِّ شَيْءٍ

(عمر بن علی بن احمد الشافعی ۸۸۰۲۔ مولانا۔ غایۃ السؤل فی خصائص

الرسول ﷺ (بیروت، دار البشائر الاسلامیة) ص ۲۸۸)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر تمام خلق پیش کی گئی حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آپ کے

بعد تک جس طرح حضرت آدم علیہ السلام کو تمام اشیا کے نام سکھائے گئے۔

اوصاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم از حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ متوفی ۱۱۷۶ھ ۱۷۶۲ء

☆۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مشکلات میں دستگیری (مدد) فرمانے والے ہیں۔

تَطَلَّبْتُ هَلْ مِنْ نَاصِرٍ أَوْ مُسَاعِدٍ
أَلُوذُ بِهِ مِنْ خَوْفِ سُوءِ الْعَوَاقِبِ
فَلَسْتُ أَرَى إِلَّا الْحَبِيبَ مُحَمَّدًا
رَسُولَ إِلَهِ الْخَلْقِ جَمَّ الْمَنَاقِبِ

میں بڑی کوشش سے بار بار ایسے مددگار یا معاون کی جستجو کرتا ہوں جس کے دامن رحمت میں مجھے برے نتائج کے خوف سے پناہ مل سکے۔ اور امن و امان نصیب ہو سکے۔ پس ایسا مددگار و معاون جو مصیبت میں دستگیری کرے مجھے کوئی نظر نہیں آتا۔ بجز اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے جس کا اسم گرامی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے جو ساری مخلوق کے پروردگار کے رسول ہیں اور جن کے محامد و محاسن بے شمار ہیں۔

(شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ، قصیدہ اطلب النعم، ضیاء القرآن

پبلی کیشنز، لاہور، ۱۳۰۱ھ، ص ۳۰)

یا شفیع المذنبین یا رحمۃ العالمین
یا امان الخائفین یا ملتجئ امداد کن
☆۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ سے گناہوں کی معافی ملتی ہے۔

وَمُعْتَصِمَ الْمَكْرُوبِ فِي كُلِّ غَمْرَةٍ
وَمُنْتَجِعَ الْفُؤْرَانِ مِنْ كُلِّ تَائِبٍ

مجھے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ اور کوئی نظر نہیں آتا جس کے دامن رحمت میں ہر غمزدہ ہر مصیبت کے وقت پناہ لے سکے اور ہر تائب حصول مغفرت کے لیے جس کی

بارگاہ اقدس کا قصد کر سکے۔

(شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ، قصیدہ اطیب النعم، ضیاء القرآن

پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۳ء، ص ۳۱)

اہل عمل کو ان کے عمل کام آئیں گے
میرا ہے کون تیرے سوا آہ لے خبر
☆۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اسماعیل علیہ السلام کے خاندان کا جوہر

ہیں۔

سُلَالَةُ إِسْمَاعِيلَ وَالْعِرْقُ نَازِعٌ

وَأَشْرَفُ بَيْتٍ مِنْ لُؤَيِ بْنِ غَالِبٍ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اسماعیل علیہ السلام کے خاندان کا جوہر اور خلاصہ ہیں اور

ان کے تمام محاسن و کمالات سے متصف ہیں اور اصل فرع کو اپنی طرف کھینچنے والی ہوتی
ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم لؤی بن غالب کے بہترین قبیلہ سے ہیں۔

(شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ، قصیدہ اطیب النعم، ضیاء القرآن

پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۳ء، ص ۳۴)

سرور کہوں کہ مالک و مولا کہوں تجھے

باغ خلیل کا گل زیبا کہوں تجھے

☆۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بازاروں میں آشفتم سر لوگوں کی طرح شور و غوغا

کرنے والے نہیں۔

وَمَنْ أَخْبَرُوا عَنْهُ بِأَنْ لَيْسَ خَلْقَهُ

بِنَفْخِ وَفِي الْأَسْوَاقِ لَيْسَ بِصَاحِبِ

حضور ﷺ وہ رسول ہیں جن کے متعلق پہلے انبیاء کرام نے یہ خبر دی تھی کہ آپ کے خلق میں سختی اور درشتی نہیں ہے اور آپ ﷺ بازاروں میں آشفٹہ سر لوگوں کی طرح شور و غوغا کرنے والے نہیں۔

(شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ، قصیدہ اظہار النعم، ضیاء القرآن

پبلی کیشنز، لاہور، ۱۳۰۲ء، ص ۲۷)

☆۔۔۔ آپ ﷺ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعمیر کعبہ کے وقت کی دعا ہیں۔

وَدَعْوَةُ اِبْرَاهِيمَ عِنْدَ بِنَائِهِ

بِمَنْعَةِ بَيْتٍ فِيهِ يَبُلُ الرِّغَائِبِ

اور آپ ﷺ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعمیر کعبہ کے وقت کی دعا ہیں اور اس بیت اللہ شریف میں بندگان خدا کو بڑی بڑی نعمتیں عطا کی جاتی ہیں۔

(شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ، قصیدہ اظہار النعم، ضیاء القرآن

پبلی کیشنز، لاہور، ۱۳۰۲ء، ص ۲۸)

☆۔۔۔ آپ ﷺ کے ابرو کمان کی طرح باریک تھے۔

جَمِيلُ الْمُحَيَّا اَبْيَضُ الْوَجْهِ رُبْعٌ

جَلِيلٌ كَرَادِيْسٍ اَزْبَجُ الْحَوَاجِبِ

آپ ﷺ کا رخ انور حسین ہے اور رنگ سفید ہے اور آپ ﷺ کا قد مبارک درمیانہ اور اعضاء کی ہڈیاں پر گوشت ہیں اور آپ کے ابرو کمان کی طرح طویل اور باریک ہیں۔

(شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ، قصیدہ اظہار النعم، ضیاء القرآن

پبلی کیشنز، لاہور، ۱۳۰۲ء، ص ۲۹)

جس کے جلوے سے مر جھائی کلیاں کھلیں
اُس گل پاک کی نسبت پہ لاکھوں سلام
☆ --- آپ صلی اللہ علیہ وسلم اتنے فصیح ہیں کہ عجمیت کا شائبہ بھی نہیں پایا جاتا۔

صَبِيحَةٌ مَلِيحَةٌ أَدَعَتْ الْعَيْنَ أَشْكَالُ
فَصِيحَةٌ لَهُ الْإِعْجَامُ لَيْسَ بِشَائِبِ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رخ انور روشن ہے حسن دل بھانے والا ہے چشم مازاغ کی سیاہی
بہت شدید ہے اور اس کے سفید حصہ میں سرخ ڈوروں کی آمیزش نے آنکھوں کو از حد
پرکشش بنا دیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام میں ایسی فصاحت و بلاغت ہے کہ اس میں عجمیت
کا شائبہ تک نہیں پایا جاتا۔

(شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ، قصیدہ اطیب النعم، ضیاء القرآن

پنر سیشنز، لاہور، ۲۰۱۳ء، ص ۵۲)

اس کی پیاری فصاحت پہ بند درود
اس کی دلکش بلاغت پہ لاکھوں سلام
☆ --- بڑے بڑے بہادر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پناہ لیتے ہیں۔

تَرَى أَشْجَعَمَ الْفُرْسَانَ لَدَا بَظْهَرِهِ
إِذَا أَحْمَرَّ بَأْسٌ فِي بَيْتِ الْمَوَاجِبِ

تو دیکھے گا بڑے بڑے بہادر شہسوار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت کے پیچھے پناہ لیتے ہیں
جب گھمسان کی جنگ ہو رہی ہو اور مقتولوں کی لاشیں اپنی قتل گاہوں میں گر رہی
ہوں۔

پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۳ء، ص ۵۹

وہ چقا چاق خنجر سے آتی صدا
مصطفیٰ تیری صولت پہ لاکھوں سلام
☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم انتقام پر قدرت کے باوجود معاف فرمادیتے۔

وَمَا زَالَ يَعْفُو قَائِدًا عَنْ مَسْنُونِهِمْ
كَمَا كَانَ مِنْهُ عِنْدَ جَهْدَةِ جَادِبٍ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم قدرت و اختیار کے باوجود ہر اذیت پہنچانے والے کو معاف فرماتے
رہے جس طرح اعرابی نے جب سختی سے چادر کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن مبارک میں کھینچا
یہاں تک کہ وہاں نشانات پڑ گئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر بھی اس سے انتقام نہ لیا بلکہ اس بد
اخلاقی کے بدلے میں تبسم فرمایا اور اس کو اپنے انعام سے نوازا۔

(شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ، قصیدہ اطیب النعم، ضیاء القرآن

پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۳ء، ص ۶۲)

انت فہم نے عدو کو بھی دامن میں لیا
عیش جاوید مبارک تجھے شیدائی دوست
☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بہت زیادہ قناعت فرماتے تھے۔

مَا زَالَ طَوَّلَ الْعُمُرَ لِلَّهِ مَعْرِضًا
عَنِ الْهَسَطِ الدُّنْيَا وَعَيْشِ الْمَرَازِبِ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم عمر بھر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے حصول کے لیے دنیا کے اموال کی
فروانی اور عجمی رئیسوں کی عیش و عشرت سے روگردانی کئے رہے باوجود اس بات کے،
کہ اموال کی کثرت تھی۔ اور صحابہ کرام کے احوال بھی بہت بہتر ہو گئے تھے لیکن
کاشانہ نبوت میں وہی سادگی تھی کھانا بھی سادہ رہائش کا سامان بھی سادہ کبھی کبھوریں

کھا کا اوپر سے پانی کے چند گھونٹ پی لئے کبھی جو کی روٹی کھا کر آٹھ پہر گزار لئے۔

(شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ، قصیدہ اطیب النعم، ضیاء القرآن

پبلی کیشنز، لاہور، ۱۳۰۱ھ، ص ۶۴)

دو جہاں ملک اور جو کی روٹی غذا

اس حکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

☆۔۔۔ کفار نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر بات میں دروغ گوئی اور جھوٹ

سے پاک پایا۔

فَأَرْسَلَ مِنْ عَلِيَا قُرَيْشٍ نَبِيًّا

وَلَمْ يَكُ فِيْمَا قَدْ بَلَّوْهُ بِكَادِبٍ

اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قریش کے اعلیٰ ترین خاندان میں پیدا فرمایا اور قریش

نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر طرح آزمایا لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور کردار کو دروغ گوئی اور

کذب میں سے پاک و صاف پایا۔

(شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ، قصیدہ اطیب النعم، ضیاء القرآن

پبلی کیشنز، لاہور، ۱۳۰۱ھ، ص ۷۵)

☆۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت کے طلب گاروں کے لیے ہدایت کا

راستہ روشن فرمایا۔

وَأَوْضَعَ مِنْهَا جُزْءَ الْهُدَى لِمَنْ اهْتَدَى

وَمَنْ بَتَّعِلِمِهِ عَلَى كُلِّ رَاغِبٍ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت کے طلب گاروں کے لیے ہدایت کا راستہ روشن کر دیا اور ہر

خیر و برکت کے متلاشی کو شریعت کے علم سے بہرہ ور کرنے کا احسان فرمایا۔

(شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ، قصیدہ اطیب النعم، ضیاء القرآن

پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۳ء، ص ۷۸)

☆۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھوکوں کو کھانا کھلایا اور پیاسوں کو پانی پلایا۔

مِنَ الْغَيْبِ كَمَا أُعْطِيَ الطَّعَامَ لِجَائِعٍ
وَ كَمَا مَرَّةً أُسْقِيَ الشَّرَابَ لِشَارِبٍ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عالم غیب کے مدد سے بازہا بھوکوں کو کھانا کھلایا اور پیاسوں کو

پانی پلایا۔

(شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ، قصیدہ اطیب النعم، ضیاء القرآن

پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۳ء، ص ۹۷)

واہ کیا جو د و کرم ہے شہ بطحا تیرا
نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا
فیض ہے یا شہ تسنیم نرالا تیرا
آپ پیاسوں کے تجسس میں ہے دریا تیرا
اغیا پلتے ہیں در سے وہ ہے باڑا تیرا
اصفیا چلتے ہیں سر سے وہ ہے رستہ تیرا

☆۔۔۔ قریب المرگ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے شفاء یاب ہوتے

ہیں۔

وَ كَم مِّن مَّرِيضٍ قَدْ شَفَاهُ دُعَاؤُهُ
وَ إِن كَانَ قَدْ أَشْفَى لِرُوحِيَّةٍ وَاجِبٍ

بہت سے مریض حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے صحت یاب ہو چکے اگرچہ شدت مرض

کے باعث وہ قریب المرگ ہو کر پڑے تھے۔

(شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ، قصیدہ اطیب النعم، ضیاء القرآن

پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۲ء، ص ۱۰۰)

جس کے تلوں کا دھوون ہے آبِ حیات
ہے وہ جانِ میجا ہمارا نبی (ﷺ)
☆۔۔۔ آپ ﷺ کی سخاوت بادلوں سے بھی فوقیت رکھتی ہے۔

وَيَا مُحَمَّدٌ مَنْ يَرْجِي لِكَشْفِ زَيْتَةٍ
وَمَنْ جُودُهُ قَدْ فَاقَ جُودَ السَّحَابِ

اے ان تمام لوگوں سے افضل جن سے مصائب دور کرنے کی امید کی جاسکتی
ہے اور اے وہ نبی جس کی سخاوت بادلوں کی موسلا دھار بارش سے بھی فوقیت رکھتی
ہے۔

(شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ، قصیدہ اطیب النعم، ضیاء القرآن

پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۲ء، ص ۱۵۶)

یہ فیض دیئے وہ جود کیے کہ نام لیے زمانہ جیے
جہاں نے لیے تمہارے دیئے یہ اکرمیاں تمہارے لیے
☆۔۔۔ اگر تمام محاسن اور کمالات جمع کر دیئے جائیں تو وہ حضور
ﷺ کے سامنے غبار کی مثل ہیں۔

كَرِيمٌ إِنْ تَجَمَّعَتْ أُنْعَالِي

تَرَى فِي جَنْبِهِ مِثْلَ الْهَبَاءِ

حضور نبی کریم ﷺ کی ذات وہ ذات کریم ہے کہ جب سارے اوصاف
کمالات اور محامد حسنہ جمع کر دیئے جائیں تو حضور ﷺ کے سامنے ان کی حقیقت گرد
غبار کی مانند ہے۔

(شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ، قصیدہ اطیب النعم، ضیاء القرآن

پبلی کیشنز، لاہور، ۱۳۰۲ھ، ص ۲۰۰)

گزرے جس راہ سے وہ سید والا ہو کر
رہ گئی ساری زمین عنبر سارا ہو کر
رخ انور کی تجلی جو قمر نے دیکھی
رہ گیا بوسہ وہ نقش کف پا ہو کر
☆۔۔۔ ہر ایک کو مقام و مرتبہ حضور ﷺ کی وجہ سے ملا۔

وَبِهِ صَارَتْ مَعَالِيَهُمْ مَعَالِي

بَلَا رَبِّبْ هُنَاكَ وَلَا مَخْفَاءِ

ارباب اخلاق عالیہ کے اخلاق حضور ﷺ کے طفیل ہی بلند ہوئے ہیں یہ ایسا
مسئلہ ہے جس میں کوئی شک نہیں نہ کوئی خفا ہے۔

(شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ، قصیدہ اطیب النعم، ضیاء القرآن

پبلی کیشنز، لاہور، ۱۳۰۲ھ، ص ۲۰۲)

ذرے مہر قدس تک تیرے توسط سے گئے

حد اوسط نے کیا صغریٰ کو کبریٰ نور کا

اوصاف النبی ﷺ از امام المعتمدین مولانا تقی علی خاں، متوفی ۱۲۹ھ

والد ماجد سیدی و مرشدی امام احمد رضا خاں بریلوی علیہما الرحمۃ اللہ تعالیٰ

(نوٹ حضرت امام تقی علی خاں نے جو اردو استعمال کی ہے وہ مشکل ہے اس

لیے ہم قارئین کی آسانی کے لیے اس کو آسان اردو میں بدل کر لکھتے ہیں انشاء اللہ معنی

و مفہوم وہی رہے گا۔ ابوالاحمد غفرلہ)

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پر کفر کی آگ بجھ گئی۔

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی تو مجوس کی ایک ہزار سال سے جلنے والی آگ جس کی وہ عبادت کرتے تھے بجھ گئی تاکہ ظاہر ہو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سبب اللہ تعالیٰ کفر کو ختم فرمادے گا۔

(مولانا نقی علی خاں، امام الکلام، انوار جمال مصطفی ﷺ، زاویہ

پبلشرز، لاہور، ۲۰۱۰ء، ص ۲۲۶)

☆۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پر سب بادشاہوں کے تخت الٹ

گئے۔

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو سب بادشاہوں کے تخت الٹ گئے اور یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال ہیبت اور عظمت پر دلالت کرتی ہے۔

(مولانا نقی علی خاں، امام الکلام، انوار جمال مصطفی ﷺ، زاویہ

پبلشرز، لاہور، ۲۰۱۰ء، ص ۲۲۶)

☆۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پر شاہ ایران کے محل کے چودہ برج گر

پڑے۔

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو ایران کے بادشاہ کے محل کے چودہ برج گر پڑے اس میں اشارہ تھا کہ اس کی اولاد سے چودہ بادشاہ حکومت کریں گئے آخر کار اس کی سلطنت پر امت محمدی کا قبضہ ہو جائے گا۔

(مولانا نقی علی خاں، امام الکلام، انوار جمال مصطفی ﷺ، زاویہ

پبلشرز، لاہور، ۲۰۱۰ء، ص ۲۲۶)

☆۔۔۔ آپ کی ولادت پر شیطان باندھ دیئے گئے۔

جس رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ محترمہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حاملہ ہوئیں

اس رات فرشتوں نے شیطانوں کو باندھ دیا اور ابلیس کے تخت کو دریا میں ڈال دیا۔

(مولانا نقی علی خان، امام الکلام، انوار جمال مصطفی ﷺ، زاویہ

پبلشرز، لاہور ۲۰۱۰ء، ص ۲۲۷)

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پر ستارے زمین کی طرف جھک گئے۔

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی تو ستارے زمین کی طرف اس قدر جھکے تھے کہ

دیکھنے والوں نے گمان کیا کہ ہمارے اوپر گر جائیں گئے اس میں اس بات کی طرف

اشارہ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت صرف زمین پر ہی نہیں بلکہ آسمان بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے

زیر سلطنت ہے۔

(مولانا نقی علی خان، امام الکلام، انوار جمال مصطفی ﷺ، زاویہ پبلشرز،

لاہور ۲۰۱۰ء، ص ۲۲۷)

عرش تا فرش ہے جس کی زیر نگین

اسکی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام

☆۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پر کعبہ نے سجدہ کر کے اللہ تعالیٰ کا شکر

اداء کیا۔

جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ خانہ کعبہ

میں تھے آپ نے دیکھا کہ بیت اللہ نے مقام ابراہیم میں سجدہ کیا اور فصیح زبان سے کہا

الحمد للہ اب مجھے اللہ تعالیٰ بتوں کی نجاست سے پاک فرمائے گا۔

(مولانا نقی علی خان، امام الکلام، انوار جمال مصطفی ﷺ، زاویہ

پبلشرز، لاہور ۲۰۱۰ء، ص ۲۲۷)

تیری آمد تھی کہ بیت اللہ بجرے کو جھکا

تیری ہیبت تھی کہ بیت تھر تھرا کے گر پڑا

☆ --- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ستر بچپن میں بھی ظاہر نہ ہوا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ستر بچپن میں بھی ظاہر نہ ہوتا اگر کسی وقت کھل جاتا تو فرشتے اس کو

چھپا دیتے۔

(مولانا نقی علی خان، امام الکلام، انوار جمال مصطفی ﷺ، زاویہ

پبلشرز، لاہور، ص ۲۰۱، ص ۲۲۹)

☆ --- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں سے خوشبو آتی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں سے خوشبو کی لپٹیں آتیں اور ہمیشہ چمکتے رہتے جس بیمار

کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک دھو کر پلا دیئے جاتے وہ فوراً اچھا ہو جاتا۔

(مولانا نقی علی خان، امام الکلام، انوار جمال مصطفی ﷺ، زاویہ

پبلشرز، لاہور، ص ۲۰۱، ص ۲۲۹)

☆ --- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لعابِ دہن سے سانپ کا زہر اتر گیا۔

غات ثور میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سانپ نے کاٹا حضور

صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعاب لگایا تو فوراً آرام آ گیا اور حضرت امام شافعی علیہ الرحمہ کو حضور

صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعاب خواب کے اندر عطاء فرمایا اس دن سے امام شافعی کا حفظہ ایسا ہو گیا

کہ کبھی بھی کوئی بات نہ بھولتی۔

(مولانا نقی علی خان، امام الکلام، انوار جمال مصطفی ﷺ، زاویہ

پبلشرز، لاہور، ص ۲۰۱، ص ۲۲۹)

اوصاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم از خطیب پاکستان علامہ شفیق اوکاڑوی علیہ الرحمہ

☆ --- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک کی بے حرمتی کرنے والے پر

جنت حرام ہے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ آخِذٌ شَعْرَةً مِنْ أَدَى شَعْرَةٍ مِنْ شَعْرِي فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ

میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ایک موئے مبارک ہاتھ میں لیے ہوئے فرما رہے تھے جس نے میرے ایک بال کو بھی اذیت پہنچائی تو اس پر جنت حرام ہے۔

(جامع الاحادیث: ۳۳۳۹۵، کنز العمال: ۲۵۳۵۱ بحوالہ ذکر جمیل، علامہ شفیع

اوکاڑوی صاحب علیہ الرحمة، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۱۲ء ص ۸۰)

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مکمل حسن عطاء کیا گیا۔

حضرت ابو نعیم فرماتے ہیں

وَنَبِينًا ﷺ أَوْتِيَ مِنَ الْجَمَالِ مَا لَمْ يُوْتَهُ أَحَدٌ وَلَمْ يُوْتِ يَوْسُفُ إِلَّا شَطْرَ الْحُسْنِ وَأَوْتِيَ نَبِينًا ﷺ جَمِيعَهُ

مگر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ حسن و جمال عطاء ہوا جو کسی اور مخلوق کو عطاء نہیں ہوا یوسف علیہ السلام کو حسن کا ایک جزو ملا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کل حسن عطاء کیا گیا

(خصائص کبریٰ، ج ۲، ص ۱۸۲ بحوالہ ذکر جمیل، علامہ شفیع اوکاڑوی

صاحب علیہ الرحمة، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۱۲ء ص ۸۷)

☆۔۔۔ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے سے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا نبی ہونا تسلیم کر لیتے تھے۔

حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

فَلَمَّا رَأَيْتُ وَجْهَهُ عَرَفْتُ أَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ الْكَذَّابِ

حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب میں نے آپ

صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک دیکھا تو میں نے جان لیا کہ یہ چہرہ جھوٹے کا چہرہ نہیں ہے۔

(المستدرک: ۲۲۷۲، خصائص کبریٰ، ج ۱، ص ۹۱ بحوالہ ذکر جمیل، علامہ

شفیع اوکاڑوی صاحب علیہ الرحمۃ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۱۲ء، ص ۸۸)

☆۔۔۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مثل آئینے

کے ہو جاتا۔

نہایہ ابن اثیر میں ہے

إِنَّهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ كَانَ إِذَا سَرَّ فَكَانَ وَجْهُهُ الْمِرَاةَ الَّتِي تُرَى

فِيهَا صُورُ الْأَشْيَاءِ

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسرور و خوش ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مثل آئینے کے ہو جاتا

کہ اس میں اشیاء کا عکس نظر آتا۔

(زرقانی علی المواہب، ج ۲، ص ۸۰ بحوالہ ذکر جمیل، علامہ شفیع اوکاڑوی

صاحب علیہ الرحمۃ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۱۲ء، ص ۸۹)

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسکراتے تو دیواریں روشن ہو جاتیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ضَحِكَ يَتَلَأَلُوهُ فِي الْجُدِّ

جب نبی اکرم خندہ فرماتے (تو دانتوں سے نور کی شعاعیں نکلتیں) جن سے

دیواریں روشن ہو جاتیں

(خصائص کبریٰ، ج ۱، ص ۸۴، جمع الوسائل، ج ۲، ص ۱۵ بحوالہ ذکر جمیل

علامہ شفیع اوکاڑوی صاحب علیہ الرحمۃ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۱۲ء،

ص ۱۲۹)

☆۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لعاب دہن کی وجہ سے آنکھیں روشن ہو گئیں۔

فَكَانَ لَا يُبْصِرُ بِهِمَا شَيْئًا فَفَنَفَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي عَيْنِهِ فَأَبْصَرَ فَرَأَيْتَهُ
يُدْبِعُ الْخَيْطَ فِي الْإِبْرَةِ وَهُوَ ابْنُ ثَمَالَيْنَ

(حضرت فدیک رضی اللہ عنہ کی آنکھیں سانپ کے انڈوں پر پاؤں آنے کی وجہ سے سفید ہو گئیں) اور ان کو دونوں آنکھوں سے کچھ نظر نہ آتا تھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں میں تھوک دیا تو وہ پینا ہو گئے اور سب کچھ نظر آنے لگا۔ راوی فرماتے ہیں کہ میں نے ان کو دیکھا کہ وہ اسی برس کی عمر میں سوئی میں خود دھاگا ڈالا کرتے تھے۔

(بہیقی ج ۲، ص ۱۶۳، طہرانی: ۳۵۲۶، شفاء شریف، ج ۱، ص ۲۱۳، خصائص

کبریٰ، ج ۲، ص ۶۹، زرقانی علی المواہب، ج ۵، ص ۱۸۸، بحوالہ ذکر جمیل، علامہ شفیع

اوکاڑوی صاحب علیہ الرحمۃ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۱۲ء، ص ۱۶۵)

☆۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلا ہوا ہاتھ ٹھیک کر دیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

وَأَنْكَفَاتِ الْعِدْرِ عَلَى فِرَاعِ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ وَهُوَ طِفْلٌ فَمَسَحَ عَلَيْهِ وَ
دَعَا لَهُ وَتَفَلَّ فِيهِ فَبَرَأَ لِحَبِيبِهِ

محمد بن حاطب جو ابھی بچے تھے ان کے ہاتھ پر ہنڈیا گر پڑی جس سے ان کا ہاتھ جل گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جلی ہوئی جگہ پر ہاتھ پھیرا اور دعا فرمائی اور اس پر تھوک دیا تو وہ ہاتھ اسی وقت اچھا ہو گیا۔

(شفاء شریف ج ۱، ص ۲۱۳، بحاری فی التاريخ، ۸، بہیقی ج ۲، ص ۱۷۵، خصائص

کبریٰ ج ۲، ص ۶۹، زرقانی، ج ۵، ص ۱۹۲ بحوالہ ذکر جمیل، علامہ شفیع اوکاڑوی

صاحب علیہ الرحمۃ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۱۲ء، ص ۱۶۴)

☆۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھوٹی ہوئی آنکھ ٹھیک کر دی۔

رُمِيتُ بِسَهْمٍ يَوْمَ بَدْرٍ فَفَقَنْتُ عَيْنِي فَبَصَقَ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَدَعَا لِي فَمَا أَذَانِي مِنْهَا شَيْءٌ

کہ بدر کے دن میری آنکھ میں تیرا گاتو وہ پھوٹ گئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں اپنا تھوک مبارک ڈال دیا اور دعاء فرمائی پس مجھے اس تیر لگنے کی ذرا بھی تکلیف نہ ہوئی اور آنکھ بھی بالکل ٹھیک ہو گئی۔

(خصائص کبری، ج ۲، ص ۲۰۵، سبل الہدی والرشاد، ج ۴، ص ۵۳، بحوالہ ذکر جمیل، علامہ شفیع او کلاوی، صاحب علیہ الرحمۃ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۱۲ء ص ۱۶۷)

☆۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کی ہڈیاں ٹھیک کر دیں۔

حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی نے میرے سر پر ایسی ضرب لگائی کہ سر کی ہڈیاں تک کھل گئیں۔

فَاتَمَّتْ النَّبِيُّ ﷺ فَكَشَفَ عَنْهَا وَنَفَثَ فِيهَا فَمَا أَذَانِي مِنْهَا شَيْءٌ

میں اس حال میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پی کھول کر اس زخم میں تھوک دیا پس اس کے بعد مجھے بالکل تکلیف نہ ہوئی اور زخم اچھا ہو گیا۔

(طہرانی: ۳۳۲، خصائص کبری، ج ۲، ص ۷۰، بحوالہ ذکر جمیل، علامہ شفیع

او کلاوی صاحب علیہ الرحمۃ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۱۲ء ص ۱۶۸)

☆۔۔۔ پنڈلی ٹھیک ہو گئی۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں خیبر کے دن میری پنڈلی پر ضرب شدید لگی۔

فَاتَمَّتْ النَّبِيُّ ﷺ فَنَفَثَ فِيهِ ثَلَاثَ نَفَثَاتٍ فَمَا اشْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ

میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس گیا وہ مجھے تین نَفَثَاتِیں دیاں اور اس کا پھر

پنڈلی میں کبھی درونہ ہوا۔

(بخاری شریف: ۴۲۰۶ بحوالہ ذکر جمیل، علامہ شفیع اوکاڑوی صاحب علیہ

الرحمة، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۱۲ء ص ۱۶۸)

☆۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سینے کا زخم فوراً ٹھیک کر دیا۔

حضرت کلثوم بن حصین کے سینے میں ایک تیر لگا وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار

میں حاضر ہوئے۔

فَبَصَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِيهِ فَبُرَّ

تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے زخم پر تھوک دیا وہ فی الفور اچھے ہو گئے۔

(شفاء، ج ۱، ص ۲۱۳، سہل الہدی، ج ۱۰، ص ۲۴ بحوالہ ذکر جمیل، علامہ شفیع

اوکاڑوی صاحب علیہ الرحمة، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۱۲ء ص ۱۶۰)

☆۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کٹا ہوا ہاتھ ٹھیک کر دیا۔

جنگ بدر میں ابو جہل نے حضرت معوذ بن عفرأ کا ہاتھ کاٹ ڈالا۔

فَجَاءَ يَحْمِلُ يَدَهُ فَبَصَقَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالصَّغَا فَلَصِقَتْ

تو وہ اپنا ہاتھ اٹھائے ہوئے حاضر ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر تھوک دیا اور ملا

دیا وہ اسی وقت جڑ گیا اور ایسا معلوم ہوتا کہ کبھی کٹا ہی نہ تھا۔

(شفاء، ج ۱، ص ۲۱۳، سہل الہدی، ج ۱۰، ص ۲۴ بحوالہ ذکر جمیل، علامہ شفیع

اوکاڑوی صاحب علیہ الرحمة، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۱۲ء ص ۱۶۹)

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کندھے کی کاری ضرب ٹھیک کر دی۔

جنگ بدر میں حضرت خیب بن یاف رضی اللہ عنہ کے کندھے پر ایک ایسی

ضرب لگی جس سے کندھے کی ایک طرف لٹک پڑی۔

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لٹکی ہوئی طرف کو اس کی جگہ پر رکھ کر اوپر تھوک دیا تو وہ کندھا ٹھیک ہو گیا۔

(شفاء شریف، ج ۱، ص ۱۳ بحوالہ ذکر جمیل، علامہ شفیع اوکاڑوی صاحب

علیہ الرحمة، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۱۲ء ص ۱۴۰)

☆۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاء سے سفید بال سیاہ ہو گئے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ریش مبارک کی اصلاح کی یعنی کم اور زائد بالوں کو درست کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے دعاء فرمائی کہ

اللَّهُمَّ جَمِّلهُ فَاسْوِدَّتْ لِحْيَتُهُ بَعْدَ مَا كَانَتْ بِيَضَاءٍ

اے اللہ اس کو زینت دے راوی کہتے ہیں کہ اس یہودی کی داڑھی کے بال سفید ہو چکے تھے مگر اس دعاء کی برکت سے پھر سیاہ ہو گئے۔

(بہیقی، ج ۲، ص ۲۱۰، خصائص کبریٰ، ج ۲، ص ۲۳، سہل

الہدی، ج ۱۰، ص ۲۰۶، بحوالہ ذکر جمیل، علامہ شفیع اوکاڑوی صاحب علیہ

الرحمة، ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور ۲۰۱۲ء ص ۱۹۱)

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے چاندی کی طرح چمکتے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے جب کبھی ننگے ہو جاتے۔

فَكَانَ مَا سَبِيحَةً فِضَّةً

تو یوں معلوم ہوتا جیسے چاندی کے ڈھلے ہوئے ہیں۔

(بہیقی، ج ۲، ص ۲۴۵، ترمذی شمائل، ج ۱، ص ۲۵، خصائص کبریٰ، سہل

الہدی، ج ۲، ص ۲۲ بحوالہ ذکر جمیل، علامہ شفیع اوکاڑوی صاحب علیہ

الرحمة، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۱۲ء ص ۲۰۷ (۲۰۷)

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھوں کی بلندی کا عالم۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بت

توڑنے کے لیے کندھوں پر چڑھایا تو ان کے کندھوں کی بلندی کا یہ عالم تھا کہ

إِنِّي لَوُ شِئْتُ نِلْتُ أَفْقَ السَّمَاءِ

اگر میں چاہتا تو آسمان کے کناروں کو پا لیتا۔

(المستدرک: ۲۳۸۷، خصائص کبریٰ ۲۶۲، بحوالہ ذکر جمیل، علامہ شفیع

اوکاڑوی صاحب علیہ الرحمة، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۱۲ء ص ۲۰۷ (۲۰۷)

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بغلوں کا پسینا کستوری سے اعلیٰ ہے۔

ایک صحابی الرسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ

فَضَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسَالَ عَلَيَّ مِنْ عَرْقِ إِبْطِيهِ مِعْلَ رِيحِ الْمِسْكِ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے ساتھ لگا لیا وہ ایسا وقت تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہڈیوں کا

پسینا مجھ پر ٹپک رہا تھا۔

(دارمی: ۲۴، خصائص کبریٰ ج ۱، ص ۲۰۷، بحوالہ شفیع اوکاڑوی صاحب علیہ

الرحمة، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۱۲ء ص ۲۰۷ (۲۰۷)

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں کی رکت سے چہرہ آئینے کی مثل ہو گیا۔

حضرت ابو اسحاق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

قَمَّهَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَجْهَهُ قَعَاكَةَ بَنِ مِلْحَانَ فَصَانَ لِوَجْهِهِ بَرْدٌ حَتَّى

صَانَ يَنْظُرُ فِي وَجْهِهِ حَتَّى يَنْظُرَ فِي نَفْسِهِ

کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت قتادہ بن ملحان کے چہرے پر اپنا دست مبارک پھیرا تو ان کے چہرے میں اتنی چمک پیدا ہو گئی کہ ان کے چہرے میں اشیاء کا عکس اسی طرح دیکھا جاتا جیسے آئینے میں دیکھا جاتا ہے۔

(شفاء، ج ۱، ص ۲۲۰، سہل الہدی، ج ۱، ص ۳۵، مسند احمد: ۲۰۳۱۴، بحوالہ ذکر

جمیل، علامہ شفیع اوکاڑوی صاحب علیہ الرحمة، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور

۲۰۱۴ء ص ۲۴۸)

☆ --- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کی برکت سے علم حاصل ہو گیا۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

قَالَ فَضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ اللَّهُمَّ اهْدِ قَلْبَهُ وَ
ثَبِّتْ لِسَانَهُ قَالَ فَوَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ مَا شَكَّكَتُ فِي قَضَاءِ بَيْنِ الْإِنْسَانِ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست کرم میرے سینے پر مارا اور دعاء فرمائی کہ اے اللہ اس کے دل کو ہدایت پر قائم رکھ اور اسکی زبان کو حق پر ثابت رکھ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم اس قوت سے تادم حیات فریقین کے مقدمات کے فیصلے کرنے میں مجھے ذرا برابر بھی غلطی کا شبہ نہیں ہوا۔

(ابن ماجہ: ۲۳۱۰، حاکم: ۲۶۵۸، خصائص کبریٰ، ج ۲، ص ۴۳، بحوالہ ذکر جمیل

، علامہ شفیع اوکاڑوی صاحب علیہ الرحمة، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۱۴ء

ص ۲۴۸)

☆ --- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کی برکت سے مرتے دم تک چہرہ تازہ

رہا۔

حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر مشرف باسلام ہو

ئے۔

فَمَسَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجْهَهُ فَمَا زَالَ وَجْهُهُ جَدِيدًا حَتَّى مَاتَ
تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے چہرے پر اپنا دست مبارک پھیرا اس کا اثر یہ ہوا کہ
مرتے دم تک ان کا چہرہ تروتازہ رہا۔

(خصائص کبریٰ، ج ۲، ص ۸۲، سہل الہدیٰ، ج ۱۰، ص ۳۵ بحوالہ ذکر جمیل
، علامہ شفیع اوکاڑوی صاحب علیہ الرحمۃ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۱۲ء
ص ۲۵۱)

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاء سے پانی دودھ بن گیا۔
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کا ایک مشکیزہ بھرا اور اس کا منہ باندھ کر دعا فرمائی اور صحابہ
کرام کو عطاء فرما دیا۔

فَلَمَّا حَضَرَتْهُمْ الصَّلَاةُ قَلَّوْا فَحَلَوْهُ فَأَنَا بِهِ لَبَنٌ طَيِّبٌ وَزَيْدَةٌ فِي فِيهِ
جب ان کی نماز کا وقت آیا تو انہوں نے اس کو کھولا تو وہ نہایت عمدہ اور تازہ
دودھ تھا اور اس کے منہ پر کھن تھا۔

(شفاء شریف، ج ۱، ص ۲۲۰، طسقات ابن سعد، ج ۱، ص ۱۳۶، بحوالہ ذکر جمیل
، علامہ شفیع اوکاڑوی صاحب علیہ الرحمۃ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۱۲ء
ص ۲۶۰)

☆۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کی برکت سے بال اُگ آئے۔
مَسَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِ صَبِيٍّ بِهِ عَاهَةٌ نَهْرًا وَاسْتَوَى شَعْرُهُ
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بچے کے سر پر ہاتھ مبارک پھیرا تو اس کا گنجا پن جاتا
رہا اور سارے بال برابر ہو گئے۔

(شفاء شریف، ج ۱، ص ۲۲۰، بحوالہ ذکر جمیل، علامہ شفیع اوکاڑوی صاحب
علیہ الرحمۃ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۱۲ء ص ۲۶۱)

☆ --- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کی برکت سے تھن دودھ سے بھر گئے۔
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسی بکری جس کے تھن بالکل خشک تھے اس کو
پکڑا اور

فَمَسَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ضَرْعَهَا وَدَعَى اللَّهَ وَاتَّاهُ أَبُو بَكْرٍ بِصَحْفَةٍ
فَعَلَبَ فِيهَا وَقَالَ لِأَبِي بَكْرٍ اشْرَبْ ثُمَّ قَالَ لِحَضْرَةِ الْبَلْعِ فَعَادَ كَمَا كَانَ
وَكَانَ هَذَا هُوَ سَبَبُ إِسْلَامِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے تھنوں پر اپنا دست کرم پھیرا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور
حضرت ابو بکر نے ایک بڑا ٹپ نما برتن لا کر حاضر کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں دودھ
دوہا۔ وہ بھر گیا اور حضرت ابو بکر سے فرمایا کہ پی لو اور پھر تھنوں کو حکم دیا کہ جیسے تھے
ویسے ہی ہو جاؤ وہ جیدے تھے ویسے ہی ہو گئے حضرت عبداللہ بن مسعود کے اسلام
لانے کا یہی سبب بنا۔

(ابھی ص ۲، ص ۱۷۱ اشفاء شریف، اسد الغابہ: ۱۷۷، بحوالہ ذکر جمیل، علامہ

شلیح او کلاوی صاحب علیہ الرحمۃ، مضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۱۲ء، ۲۸۳)

☆ --- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوت مبارک کی برکت سے داد (دہدر)
ٹھیک ہو گیا۔

حضرت ابی بکر رضی اللہ عنہ کے چہرے پر داد تھا جو ان کی ناک کو چیر
گیا تھا اور اس کی وجہ سے ان کے چہرے کا رنگ بدل گیا تھا۔

فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَجَّهَهُ فَلَمْ يَمْسِ مِنْ ذَلِكَ الْيَوْمِ وَمِنْهَا انْزِعَ
تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بلا کر ان کے چہرے پر دست مبارک پھیرا شام نہ ہونے
پائی تھی کہ داد کا کوئی نشان نہ رہا۔

(خصائص کبریٰ، ج ۲، ص ۷۵، بحوالہ ذکر جمیل، علامہ شلیح او کلاوی

صاحب علیہ الرحمة، ضیاء القرآن پہلی کیشنز لاہور ۲۰۱۲ء ص ۲۹۰)

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ناخن تبرکاً تقسیم فرمائے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

قَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَظْفَارَهُ وَقَسَمَ بَيْنَ النَّاسِ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ناخن ترشوائے اور صحابہ میں تقسیم فرمادیئے

(مسند امام احمد: ۱۶۴۷۴، ۱۶۴۷۵، بحوالہ ذکر جمیل، علامہ شفیع اوکاڑوی

صاحب علیہ الرحمة، ضیاء القرآن پہلی کیشنز لاہور ۲۰۱۲ء ص ۲۹۳)

☆۔۔۔ کسی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ستر کو نہ دیکھا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مِنْ حَرَامَتِي عَلَى رَيْبِي إِيَّيْهِ وَكَلْبَتُ مَحْتَوُوا وَوَكَلْمُ

يَرَى أَحَدٌ سَوَاتِي

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کی طرف سے یہ بھی میرے اکرام و اعزاز میں داخل

ہے کہ میں ختنہ کیا ہوا پیدا ہوا اور کسی نے میرے ستر کو نہیں دیکھا۔

(ابن عساکر، ج ۲، ص ۲۱۲، طہرانی: ۶۱۴۸، ابو نعیم: ۹۱، زرقانی، ص ۱۲۳،

کنز العمال: ۳۱۹۲۳، بحوالہ ذکر جمیل، علامہ شفیع اوکاڑوی صاحب علیہ

الرحمة، ضیاء القرآن پہلی کیشنز لاہور ۲۰۱۲ء ص ۳۶۳)

☆۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پنڈ لیاں مبارک نرم و نازک تھیں۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

كَانَ فِي سَاقِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَمُوشَةٌ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پنڈ لیاں مبارک لطیف و نازک تھیں۔

(ترمذی: ۳۶۲۵، مشکوٰۃ: ۵۷۹۶، بحوالہ ذکر جمیل، علامہ شفیع اوکاڑوی صاحب

عليه الرحمة، ضياء القرآن پہلی کیشنز لاہور ۲۰۱۳ء، ص ۳۶۷

☆۔۔۔ آپ ﷺ نے کبھی بھی اپنے پاؤں لوگوں کی طرف نہیں کیے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

وَكَمْ يَرُّ مَقْدِمًا رُكِبَتْهُ بَيْنَ يَدَيَّ جَلِيسٌ لَهُ

اور آپ ﷺ کو کبھی اس طرح نہیں دیکھا گیا کہ آپ ﷺ اپنے پاؤں لوگوں کے سامنے کر کے یا لوگوں کی طرف پھیلا کر بیٹھے ہوں۔

(ترمذی: ۲۳۹۰، مشکوٰۃ: ۵۸۲۳، بحوالہ ذکر جمیل، علامہ شفیع اوکاڑوی

صاحب علیہ الرحمة، ضياء القرآن پہلی کیشنز لاہور ۲۰۱۳ء، ص ۳۶۷)

☆۔۔۔ آپ ﷺ کے پاؤں مارنے کی وجہ سے پانی نکل آیا۔

حضرت ابوطالب کو پیاس لگی تو۔

قَالَ لَيْسَ عَلَيَّ عَطَشٌ وَكَيْسَ عِنْدِي مَاءٌ فَذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ وَضَرَبَ
بِقَدَمِهِ الْأَرْضَ فَخَرَجَ الْمَاءُ فَقَالَ اشْرَبْ

انہوں نے حضور ﷺ سے کہا اے تجھے میں پیاسا ہوں اور میرے پاس پانی نہیں ہے۔ یہ سن کر حضور ﷺ اپنی سواری سے اترے اور اپنا پاؤں مبارک زمین پر مارا تو زمین سے پانی نکلنے لگا فرمایا اے چچا پانی پی لو۔

(ابن سعد: ج ۱، ص ۱۲۱، ابن عساکر: ۸۶۱۳، شفاء شریف، زرقانی، ج ۵، ص ۱۶۰،

اصابہ: ۱۰۱۶۵، بحوالہ ذکر جمیل، علامہ شفیع اوکاڑوی صاحب علیہ الرحمة، ضياء

القرآن پہلی کیشنز لاہور ۲۰۱۳ء، ص ۳۷۰)

☆۔۔۔ پہاڑ بھی آپ ﷺ کی آمد پر جومتے ہیں اور حکم کی تکمیل کرتے

ہیں۔

حضور ﷺ کے قدم مبارک وہ قدم ہیں کہ ایک مرتبہ آپ ﷺ مع حضرت ابو بکر

و حضرت عمر و حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم احد پہاڑ پر کھڑے تھے کہ وہ پہاڑ حرکت کرنے لگا (آپ ﷺ کے جلال سے کا اپنے لگایا آپ ﷺ کی آمد کی خوشی میں جو منے لگا)

فَضْرِبَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِرِجْلِهِ فَقَالَ اثْبُتْ أَحَدٌ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَ صَدِيقٌ وَ شَهِيدَانِ

تو حضور ﷺ نے اس پر اپنا پاؤں مارا اور فرمایا احد ٹھہر جا تجھ پر ایک نبی ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔ تو وہ ٹھہر گیا۔

ایک ٹھوکر سے احد کا زلزلہ جاتا رہا
رکتی ہیں کتنا وقار اللہ اکبر ایڑیاں

(بخاری شریف: ۳۶۷۵، بحوالہ ذکر جمیل، علامہ شفیع اوکاڑوی صاحب علیہ

الرحمة، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۱۳۸۲ھ ص ۲۷۱)

☆۔۔۔ جس جانور پر آپ ﷺ نے سواری فرمائی وہ ہمیشہ توانا و تند رست رہا۔

امام ابن سبع فرماتے ہیں کہ یہ آپ ﷺ کے خصائص میں سے ہے

أَنَّ كُلَّ دَابَّةٍ رَجَبَهَا بَعِثْتُ عَلَى الْقَدَدِ الَّذِي عَلَيْهِ وَكَمْ تَهَرَّمُ بِهِرُكَّتِهِ ﷺ
وہ تمام جانور جس پر حضور ﷺ سوار ہوئے آپ ﷺ کی سواری کی برکت سے وہ ہمیشہ توانا و تند رست رہے اور کبھی کمزور اور ضعیف نہ ہوئے۔

(خصائص کبری، ج ۲، ص ۶۲، بحوالہ ذکر جمیل، علامہ شفیع اوکاڑوی

صاحب علیہ الرحمة، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۱۳۸۲ھ ص ۲۷۳)

☆۔۔۔ آپ ﷺ کے کلام کی تصدیق منبر نے کی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ حَتَّى بَلَغَ عَمَّا يُشْرِكُونَ فَقَالَ الْمِنْبَرُ هَكَذَا فَجَاءَ وَنَهَبَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ
حضور ﷺ نے منبر پر جلوہ افروز ہو کر یہ آیت پڑھی، وما قدروا اللہ
حق قدرہ جب آپ ﷺ عفا بشر کون پر پہنچے تو منبر سے آواز آئی ایسا
ہی ہے یعنی یہ صحیح ہے اور تین بار آگے پیچھے ہوا۔

(بزار: ۵۳۹۴، ابن عدی، حاکم، خصائص کبریٰ، ج ۲، ص ۶۶ بحوالہ ذکر جمیل،
علامہ شفیع اوکاڑوی صاحب علیہ الرحمة، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۱۲ء،
ص ۳۷۲)

☆۔۔۔ جس چیز کو حضور ﷺ نے ہاتھ لگایا اس کو صحابہ کرام با وضو ہاتھ
لگاتے۔

جناب احمد بن فضلویہ زاہدان کے پاس ایک کمان تھی جس کو حضور ﷺ نے اپنے
ہاتھ میں پکڑا تھا فرماتے ہیں

مَا مَسَسْتُ الْقَوْسَ بِيَدِي إِلَّا عَلَى طَهَارَةٍ مُنْذُ بَلَغَنِي أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَخَذَ
الْقَوْسَ بِيَدِهِ

جب سے مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس کمان کو ہاتھ میں لیا
ہے میں نے کبھی اس کو بے وضو نہیں چھوا۔

(شفاء شریف، ج ۲، ص ۴۳، سہل الہدیٰ، ج ۱۱، ص ۲۵۱ بحوالہ ذکر جمیل، علامہ
شفیع اوکاڑوی صاحب علیہ الرحمة، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۱۲ء،
ص ۴۲۲)

☆۔۔۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور ﷺ کے بیٹھنے کی جگہ کو
ہاتھ لگاتے اور پھر اپنے منہ پر پھیر لیتے۔

حضرت عبداللہ بن عمر کو دیکھا گیا۔

وَأَضَعَا يَدَهُ عَلَى مَقْعَدِ النَّبِيِّ ﷺ بَيْنَ الْيَنْبَرِ ثُمَّ وَضَعَهَا عَلَى وَجْهِهِ
کہ منبر اقدس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹھنے کی جگہ پر اپنے ہاتھ کو ملتے پھر اپنے منہ پر
پھیر لیتے۔

(شفائشریف، ج ۳، ص ۲۲، سہل الہدی، ج ۱۱، ص ۲۵۱، بحوالہ ذکر جمیل، علامہ

شفیع اوکاڑوی صاحب علیہ الرحمۃ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۱۲ء

ص ۲۲۴)

اوصاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم از علامہ ضیاء اللہ قادری اشرفی علیہ الرحمۃ

☆۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور حضرت آدم علیہ السلام کی پشت میں تسبیح پڑھتا

رہا۔

لَمَّا خَلَقَ آدَمَ أَوْدَعَ فِيكَ النُّورَ فِي صَلْبِهِ فَسَمِعَ فِي ظَهْرِهِ نَشِيشًا
كَنَشِيشِ الطَّيْرِ

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو اس نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو ان
کی پشت میں ودیعت کیا۔

تو حضرت آدم علیہ السلام نے اپنی پشت مبارک پرندوں کے چچانے کی آواز سنی
تو حضرت آدم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا کہ یہ کیسی آواز ہے؟ تو
اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

هَذَا تَسْبِيحُ خَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ الَّتِي أُخْرِجُهُ مِنْ ظَهْرِكَ وَأَوْدَعُهُ فِي
الْأَصْلَابِ الطَّاهِرَةِ وَالْأَحْشَاءِ الزَّاهِرَةِ

یہ اس خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی تسبیح کی آواز مبارک ہے جو تمہاری پشت سے ظاہر ہوگا

اور میں اس کو پاک پشتوں اور پاک رحموں میں ودیعت رکھوں گا۔

(بیان المیلاد النبوی، ص ۲۰، الانوار ومصباح السرور الافکار، ص ۵، بحوالہ

انوار المحمدیہ فی السیرة المصطفویہ، ص ۱۸۸، قادری کتب خانہ سیالکوٹ، ۲۰۰۲ء

(۱۴۲۵ھ)

تیری پشت میں نور رسالت پناہ ہے

سرتاج انبیاء کا حبیب اللہ ہے

☆۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام حضرت آدم علیہ السلام کے کندھوں کے

درمیان لکھا تھا۔

بَيْنَ كَتْفَيْ آدَمَ مَكْتُوبٌ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ

حضرت آدم علیہ السلام کے کندھوں کے درمیان محمد رسول اللہ خاتم النبیین لکھا ہوا

تھا۔

خصائص کبریٰ، ج ۱، ص ۱۹، مطبوعہ مکہ مکرمہ بحوالہ انوار المحمدیہ فی

السیرة المصطفویہ، ص ۱۸۸، قادری کتب خانہ سیالکوٹ، ۲۰۰۲ء (۱۴۲۵ھ)

☆۔۔۔ کرامت نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم

فَلَمَّا حَمَلَتْ حَوًّا بِشَيْثَ انْتَقَلَ عَنْ آدَمَ إِلَى حَوَّاءَ وَكَانَتْ تَكْدُ فِي كَلِّ

بَطْنٍ وَكَلْدَيْنِ إِلَّا شَيْئًا فَإِنَّهَا وَكَلْدَتُهُ وَحُدَّةٌ كَرَامَةٌ لِمُحَمَّدٍ ﷺ

جب حضرت حوا علیہا السلام اپنے فرزند شیث علیہ السلام سے حاملہ ہوئیں تو وہ نور

محمد صلب آدم سے بطن حوا میں منتقل ہو گیا۔ حالانکہ اس سے پہلے ان سے دو بچے پیدا

ہوتے تھے مگر شیث علیہ السلام ان سے اکیلے پیدا ہوئے یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور

کرامت کی وجہ سے تھا۔

النبوی، ص ۲۰ بحوالہ انوار المحمدیہ فی السیرة المصطفویہ، ص ۱۸۹، قادری کتب
خانہ سیالکوٹ، ۲۰۰۲ء (۱۴۲۵ھ)

☆۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کی وجہ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر
آگ ٹھنڈی ہو گئی۔

حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ اللہ فرماتے ہیں۔

وَبِكَ الْخَلِيلُ دَعَا فَعَادَتْ نَارُهُ
بَرْدًا وَقَدْ حَدِيثُ بَنُو سَنَّاكَ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے وسیلہ سے حضرت خلیل علیہ السلام نے دعا مانگی تو آپ کے
روشن نور سے آگ ان پر ٹھنڈی ہو گئی اور بجھ گئی۔

(قصیدۃ النعمان، ص ۲۹، بحوالہ انوار المحمدیہ فی السیرة المصطفویہ،

ص ۱۹۸، قادری کتب خانہ سیالکوٹ، ۲۰۰۲ء (۱۴۲۵ھ)

وہ جہنم میں گیا جو ان سے مستغنی ہوا

ہے خلیل کو اللہ حاجت رسول اللہ کی

☆۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت اپنی قوم میں قیامت تک باقی رہے گی۔

يَأْتِي رَسُولٌ بِالْحَقِّ وَالْعَدْلِ يَكُونُ الْمَلِكُ فِي قَوْمِهِ إِلَى يَوْمِ الْفَصْلِ

ایک رسول حقانیت اور انصاف کے ساتھ تشریف لائے گا اور اس کی حکومت اپنی

قوم میں قیامت تک قائم رہے گی۔

(انوار المحمدیہ فی السیرة المصطفویہ، ص ۲۶۳، قادری کتب خانہ

سیالکوٹ، ۲۰۰۲ء (۱۴۲۵ھ)

عرش تا فرش ہے جس کے زیر نگیں

اس کی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام

اوصاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم از علامہ مفتی منظور احمد فیضی علیہ الرحمۃ

☆۔۔۔ جس نے قرآن میں غور کیا وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان ہی شان پائے گا۔

امام سبکی فرماتے ہیں

وَمَنْ تَأَمَّلَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ وَجَدَهُ طَائِعًا بِتَعْظِيمِ عَظِيمِ لِقَدْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
جس نے کل قرآن میں تامل کیا تو وہ سارے قرآن کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتبہ کی تعظیم عظیم سے مملو پائے گا۔

(جواہر البحار، ج ۳، ص ۲۵۱، بحوالہ مقام رسول ﷺ، ص ۶۷، ضیاء القرآن پبلی

کیشنز، لاہور، ۲۰۱۳ء)

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت کو سوائے اللہ کے کوئی نہیں جانتا۔

علامہ محمد مہدی بن احمد فاسی مطالع المسرات میں نقل کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

يَا أَبَا بَكْرٍ وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ لَمْ يَعْلَمْنِي حَقِيقَةً غَيْرَ رَبِّي
اے ابو بکر قسم اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا مجھے ہیئت میرے رب کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

(مطالع المسرات، ص ۱۲۹، جواہر البحار، ج ۲، ص ۱۹۷، بحوالہ مقام رسول ﷺ،

ص ۷۳، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۳ء)

کوئی کیا جانے کہ کیا ہو عقل عالم سے وراء ہو

سب جہت کے دائرے میں شش جہت سے تم وراء ہو

☆۔۔۔ امر، نہی، خبر، دینے میں اور بیان کرنے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ

کے نائب ہیں۔

علامہ ابن تیمیہ رقم طراز ہیں۔

وَقَدْ أَقَامَهُ اللَّهُ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَقَامَ نَفْسِهِ فِي أَمْرِهِ وَنَهْيِهِ وَإِخْبَارِهِ وَبَيَانِهِ
یعنی امر اور نہی اور خبر دینے اور بیان میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قائم مقام ہیں۔

(الصارم المسلول، ص ۲۱، بحوالہ مقام رسول ﷺ، ص ۳۷۷، ضیاء القرآن پبلی

کیشنز، لاہور، ۲۰۰۶ء)

اوصاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم از علامہ عبدالرزاق بہتر الوی دامت براء کا تھم العالیہ

☆۔۔۔ حقیقت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم موجودات عالم میں جاری و ساری ہے۔

مولوی عبدالحی لکھنوی لکھتے ہیں

السِّرُّ فِي مِطَابِ التَّشْهَدِ أَنَّ الْحَقِيقَةَ الْمُحَمَّدِيَّةَ كَانَتْ سَارِيَةً فِي كُلِّ
وَجُودٍ وَحَاضِرَةً فِي بَاطِنِ كُلِّ عِبْدٍ

(تذكرة الانبياء، علامہ عبدالرزاق بہتر الوی، ص ۸۰۲، ضیاء العلوم پبلی

کیشنز، راولپنڈی، ۲۰۰۹ء)

تشہد میں خطاب یعنی "السلام عليك ايها النبي" میں رازیہ ہے کہ
حقیقت محمدیہ ہر وجود میں جاری و ساری ہے اور ہر بندے کے باطن میں موجود ہے۔

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پر جشن میلاد کرنا۔

حضرت امام جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں کہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسا عمل ہے

الَّتِي يُقَابُ عَلَيْهَا صَاحِبُهَا لِمَا فِيهِ مِنْ تَعْظِيمِ قَدْرِ النَّبِيِّ ﷺ وَ
إِظْهَارِ الْفَرَمِ وَالْإِسْتِشَارِ بِمَوْلِيَةِ الشَّرِيفِ

(تذكرة الانبياء، علامہ عبدالرزاق بہتر الوی، ص ۸۱۱، ضیاء العلوم پبلی

کیشنز، راولپنڈی، ۲۰۰۹ء

جس کے کرنے پر انسان کو ثواب حاصل ہوتا ہے۔ کیونکہ اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر و منزلت کی تعظیم پائی جاتی ہے اور خوشی کا اظہار ہے اور آپ کی آمد با سعادت پر بشارت کا حصول ہے۔

ذکر آیات ولادت کیجیے

☆۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام انبیاء کرام ضعیفہ قبر سے محفوظ ہیں۔

ملا علی قاری حنفی علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں

لَمْ يَخْلُصْ مِنْهُ كُلُّ سَعِيدٍ إِلَّا الْأَنْبِيَاءِ

(مرقاۃ، ج ۱، ص ۲۰۸ بحوالہ، تذکرۃ الانبیاء، علامہ عبدالرزاق

بہترالوی، ص ۸۴۴، ضیاء العلوم پہلی کیشنز، راولپنڈی، ۲۰۰۹ء)

قبر کے معمولی جھنجھوڑے سے کوئی شخص بھی محفوظ نہیں سوائے انبیاء کے

☆۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نیند کی حالت میں بھی اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ

ہوتے ہیں۔

امام ابن عربی عایہ الرحمۃ اللہ فرماتے ہیں

وَإِنْ نَامَ فَقَلْبُهُ وَنَفْسُهُ عَلَى اللَّهِ أَقْبَلَ

(تذکرۃ الانبیاء، علامہ عبدالرزاق بہترالوی، ص ۸۵۵، ضیاء العلوم پہلی

کیشنز، راولپنڈی، ۲۰۰۹ء)

اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سو بھی جائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دل اور نفس سے اللہ تعالیٰ کی

طرف متوجہ ہوتے ہیں۔

لا تنکر الوحي من روياء ان له

قلبا اذا نزلت الوحي

☆۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز وہاں پہنچتی جہاں کسی اور کی نہیں پہنچتی۔

أَنَّ صَوْتَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَبْلُغُ مَا لَا يَبْلُغُ صَوْتُ غَيْرِهِ

(تذکرۃ الانبیاء، علامہ عبدالرزاق بہتر الوی، ص ۸۵۹، ضیاء العلوم پہلی

کیشنز، راولپنڈی، ۲۰۰۷ء)

بیشک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز وہاں پہنچتی جہاں کسی اور کی نہیں پہنچتی تھی۔

☆۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء کرام مختلف اوقات میں متعدد

مقامات پر جاسکتے ہیں۔

قَالَ الْبَيْهَقِيُّ وَحَلُولُهُمْ فِي أَوْقَاتٍ مُخْتَلِفَةٍ فِي أَمَاكِنٍ مُتَعَدِّدَةٍ جَائِزٌ

عَقْلًا

(تذکرۃ الانبیاء، علامہ عبدالرزاق بہتر الوی، ص ۸۴۲، ضیاء العلوم پہلی

کیشنز، راولپنڈی، ۲۰۰۷ء)

امام بیہقی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ انبیاء کرام کا مختلف اوقات میں متعدد

مکانات پر جانا عقلاً جائز ہے۔

☆۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر صدقے کا حکم۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ تَمْرَةً مِنْ تَمْرَةِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا

فِي فِيهِ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ كَعَمَلِ لَيْطِرٍ حَمَاهَا ثُمَّ قَالَ أَمَا شِعْرَتُ أَنَا لَا تَأْكُلُ

الصَّدَقَةَ

(مرفیۃ، ج ۲، ص ۲۳۸، بحوالہ تذکرۃ الانبیاء، علامہ عبدالرزاق

بہتر الوی، ص ۸۴۲، ضیاء العلوم پہلی کیشنز، راولپنڈی، ۲۰۰۷ء)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ

تعالیٰ عنہما نے صدقے کی کھجوروں میں سے ایک کھجور لے کر اپنے منہ میں ڈال لی تو

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور زجر کچ کچا کہا تا کہ یہ منہ سے نکال کر پھینک دے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے۔ (کچ کچ عربی زبان میں کسی کو ڈانٹنے اور جھڑکنے پر بولتے ہیں یعنی تم اس کام کو نہ کرو جیسے ہماری زبان میں ہوں ہوں کہا جاتا ہے)

☆۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی سائل کو،، نہ،، (میں نہیں دوں گا) نہیں فرمایا۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مروی ہیں

مَا سِئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ شَيْءٍ قَطُّ فَقَالَ لَا

(مرقاة، ج ۲، ص ۲۳۹ بحوالہ تذکرۃ الانبیاء، علامہ عبدالرزاق

بہتر النوی، ص ۸۷۹، ضیاء العلوم پہلی کیشنز، راولپنڈی، ۲۰۰۵ء)

کوئی ایسی چیز نہیں جس کا سوال حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا ہو تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے جواب میں فرمایا ہو کہ،، نہیں،، یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی انکار نہیں فرمایا۔

واہ کیا جو د و کرم ہے شہدہ بطحا تیرا

نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

☆۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بچوں اور اہل و عیال پر بہت رحم فرماتے اور

غلاموں سے بھی انکی ضروریات معلوم کرتے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

كَانَ أَرْحَمَ النَّاسِ بِالصَّبِيَّانِ وَالْعِيَالِ

كَانَ مِمَّا يَقُولُ لِخَادِمِ الْكَ حَاجَةٌ؟

(مرقاة، ج ۱۱، ص ۸۹، بحوالہ تذکرۃ الانبیاء، علامہ عبدالرزاق

بہتر النوی، ص ۸۷۲، ضیاء العلوم پہلی کیشنز، راولپنڈی، ۲۰۰۵ء)

کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ بچوں اور اہل و عیال پر رحم کرنے والے تھے... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی خادم ملتا (یعنی جو دوسرے لوگوں کے خدام ہوتے) تو ان سے پوچھتے کیا تمہیں کوئی حاجت ہے۔؟ (یعنی کسی چیز کی ضرورت ہے تو بتاؤ)

☆۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں سے لکلا ہوا پانی آب زم زم سے بھی افضل ہے۔

لَكِنَّ الْمَاءَ الَّذِي نَبَعٌ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا شَكَّ أَنَّهُ أَفْضَلُ الْمِيَاهِ عَلَى الْإِطْلَاقِ لِكَوْنِهِ مِنْ يَدِيهِ الشَّرِيفَةِ وَمَاءُ زَمْزَمٍ مِنَ الْبُرِّ قَدِمَ إِسْمَاعِيلَ الْمُنِيفَةَ وَبَوَّنَ بَيْنَ يَدَيْهَا وَلِأَنَّ الْإِعْجَازَ الْكَائِنُ فِي يَدَيْهِ أَهْلُ

(تذکرۃ الانبیاء، علامہ عبدالرزاق بہترالوی، ص ۹۱۸، ضیاء العلوم پہلی

کیشنز، راولپنڈی، ۲۰۰۷ء)

لیکن وہ پانی جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں سے جاری ہوا تھا وہ بلا شک تمام پانیوں سے مطلقاً افضل ہے۔ (یعنی آب کوثر سے بھی اور آب زم زم سے بھی چونکہ آب کوثر سے تو آب زم زم اعلیٰ ہے اور آب زم زم سے وہ پانی افضل ہے جو میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک انگلیوں سے جاری ہوا) اس لیے کہ اس پانی کو تعلق ہے سید الانبیاء کے ہاتھ مبارک سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں سے جاری ہوا اور آب زم زم کو حضرت اسمعیل علیہ السلام کے قدموں سے تعلق ہے کہ وہ ایڑی مبارک کی حرکت سے لکلا ہے تو ان دونوں میں بہت بڑا فرق ہے۔

انگلیاں ہیں فیض پر ٹوٹے ہیں پیاسے جھوم کر

ندیاں پنجاب رحمت کی ہیں جاری واہ واہ

☆۔۔۔ انبیاء کرام کے اجسام کو اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال

حَضَرَتْ أَجْسَادُهُمْ لِمَلَائِكَةٍ مَلَّبَتْ لَكَ اللَّيْلَةَ تَشْرِيفًا لَهُ

(تذکرۃ الانبیاء، علامہ عبدالرزاق بہترالوی، ص ۹۲۳، ضیاء العلوم پہلی

کیشنز، راولپنڈی، ۲۰۰۹ء)

انبیاء کرام علیہم السلام کے جسموں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات کے لیے آسمانوں میں اس رات کو حاضر کیا گیا تاکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت واضح ہو جائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت افزائی ہو۔

جس کو شایاں ہے عرشِ خدا پر جلوس

ہے وہ سلطانِ والا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

☆۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نبی صالح ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک لقب صالح ہے اور صالح کا معنی:

الصَّالِحُ مَنْ يَقُومُ بِمَا يَكْرَهُهُ مِنْ حُقُوقِ اللَّهِ وَحُقُوقِ عِبَادِهِ

صالح وہ ہے جو اس کے ذمہ حقوق العباد اور حقوق اللہ لازم ہوں ان کو مکمل طور پر

ادا کرے۔

(تذکرۃ الانبیاء، علامہ عبدالرزاق بہترالوی، ص ۹۲۵، ضیاء العلوم پہلی

کیشنز، راولپنڈی، ۲۰۰۹ء)

☆۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجدِ اقصیٰ کا مشاہدہ مکہ میں بیٹھ کے کر لیا۔

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَمَّا كَذَبَنِي قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحَجَرِ فَجَلَى اللَّهُ

لِي بَيْتَ الْمُقَدَّسِ فَطَفِقْتُ أَحْبَبُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظَرُ إِلَيْهِ

(تذکرۃ الانبیاء، علامہ عبدالرزاق بہترالوی، ص ۹۲۶، ضیاء العلوم پہلی

کیشنز، راولپنڈی، ۲۰۰۹ء)

بیشک حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب قریش نے (معراج میں) میری تکذیب کی تو

میں حطیم میں کھڑا ہو گیا تو اللہ تعالیٰ مجھ پر بیت المقدس کو ظاہر کر دیا تو میں نے اس کی نشانیاں بتانی شروع کر دیں اس حال میں کہ میں بیت المقدس کو دیکھ رہا تھا۔

☆۔۔۔ صحابہ اپنے بچوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے گھٹی دلواتے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں عبد اللہ بن طلحہ انصاری کو ان پیدائش پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کملی اوڑھ رکھی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہاونٹوں کو تیل لگا رہے تھے۔

هل معك تمر؟ فقلت نعم فناولته تمرات فالتاهن في فيه فلاكهن ثم
فغر الصبي فمجه في فيه فجعل الصبي يتلمظه قال رسول الله ﷺ حب
الانصار التمر و سماه عبد الله

(آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) کیا تیرے پاس کھجوریں ہیں؟ میں نے عرض کیا جی ہاں میں کھجوریں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو پہلے اپنے منہ میں ڈالا اور ان کو چبایا پھر بچے کے منہ کو کھول کر اس میں ڈال دیں بچے نے کھجور کو چوسنا شروع کر دیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار کو کھجوروں سے کتنی محبت ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچے کا نام عبد اللہ رکھا۔

(تذکرۃ الانبیاء، علامہ عبدالرزاق بہتر الوی، ص ۹۶۹، ضیاء العلوم پہلی

کیشنز، اولہندی، ۲۰۰۹ء)

اوصاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم از فقیہ عصر حضرت علامہ مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ

☆۔۔۔ جس دن مکہ مکرمہ فتح ہوا تو کیتروں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر سایہ
کر دیا۔

☆ --- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تبرکات کی وجہ سے عذاب میں تخفیف ہو جاتی

ہے۔

سیدنا امام غزالی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُعْظِمُونَ النَّبِيَّ ﷺ فَإِذَا رَأَوْا دَخَائِرَهُ فِي دَارٍ أَوْ فِي بَيْتٍ أَوْ فِي قَبْرِ عَظِيمٍ صَاحِبِهِ وَخَفُّوا عَنْهُ الْعَذَابَ

فرشتے اللہ تعالیٰ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی غایت درجہ تعظیم کرتے ہیں تو جب وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تبرکات کسی کے گھر میں یا کسی شہر یا کسی قبر میں دیکھتے ہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کی خاطر عذاب میں تخفیف کر دیتے ہیں۔

(روح المعانی، ج ۳، ص ۲۵۹، بحوالہ البرہان، محمد امین، مفتی، مکتبہ

سلطانیہ، فیصل آباد، ص ۱۱۷)

☆ --- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تبرکات کی وجہ سے بخشش ہوتی ہے۔

قَالُوا لَوْ وَضِعَ شَعْرُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَوْ عَصَاهُ أَوْ سَوْطُهُ عَلَى قَبْرِ عَاصٍ لَنَجَّأَ ذَلِكَ الْعَاصِيَ بِبَرَكَاتِ تِلْكَ الذِّخْرِ مِنَ الْعَذَابِ

علماء فرماتے ہیں اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا عصا یا کوڑا مبارک کسی بڑے سے بڑے گنہگار کی قبر پر رکھ دیے جائیں (بشرطیکہ وہ صحیح العقیدہ مومن ہو) تو ضرور وہ گنہگار ان تبرکات کی وجہ سے بخشا جائے گا۔

(روح المعانی، ج ۳، ص ۲۵۹، بحوالہ البرہان، محمد امین، مفتی، مکتبہ

سلطانیہ، فیصل آباد، ص ۱۱۶)

کیوں گھبراؤں خوف لحد سے انکے کرم ہیں بے حد سے

کہے گا کیا کوئی بد سے جو ہو آقا و مولا آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) سا

☆ --- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بے ادب کا ہاتھ منہ تک نہ جا کا۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں

أَنَّ رَجُلًا أَكَلَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِشِمَالِهِ فَقَالَ كُلْ بِيَمِينِكَ قَالَ لَا
اسْتَطِيعُ قَالَ لَا اسْتَطَعْتَ مَا مَنَعَهُ إِلَّا الْجَبْرُ قَالَ فَمَا رَفَعَهَا إِلَيَّ فِيهِ
ایک آدمی اپنے بائیں ہاتھ سے کھا رہا تھا حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے تشریف فرما
تھے اسے دیکھ کر فرمایا دائیں ہاتھ سے کھا اس نے براہ تکبر کہہ دیا میں دائیں ہاتھ سے کھا
نہیں سکتا یہ سن کر حضور ﷺ نے فرمایا تو دائیں ہاتھ سے نہیں کھا سکے گا راوی فرماتے
ہیں پھر مرتے دم تک اس بے ادب کا دایاں ہاتھ منہ تک جا ہی نہ سکا۔

(مسند احمد، ج ۴، ص ۴۶، مسلم، ج ۲، ص ۱۷۲، مشکوٰۃ، ص ۵۳۶، دارمی، ج ۲، ص ۲۲،

بحوالہ البرہان، محمد امین، مفتی، مکتبہ سلطانیہ، فیصل آباد، ص ۱۱۶)

وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں

اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

☆۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے والدین کو زندہ فرمایا اور وہ آپ

ﷺ پر ایمان لائے۔

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

ﷺ سَأَلَ رَبَّهُ أَنْ يُحْيِيَ أَبَوَيْهِ فَأُحْيَاهُمَا لَهُ فَأَمَّنَا بِهِ ثُمَّ أَمَّنَهُمَا

حضرت عروۃ بن زبیر رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما سے روایت

کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے رب سے دعا کی یا اللہ میرے والدین کو

زندہ کر تو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی دعا کو قبول فرمایا اور ان دونوں کو زندہ فرمایا اور وہ

دونوں حضور ﷺ پر ایمان لائے اور پھر اپنی اپنی قبروں میں آرام فرما ہو گئے۔

(درقانی علی المواہب، ج ۱، ص ۱۶۸، حجة الله على العالمين، ص ۴۱۲، بحوالہ

جلو میں اجابت خواصی میں رحمت

بڑھی کس تزک سے دعائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اجابت نے جھک کر گلے سے لگایا

بڑھی ناز سے جب دعائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اجابت کا سہرا عنایت کا جوڑا

دہن بن کے نکلی دعائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

☆۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کڑوے کنویں کا نام تبدیل کیا تو اس کا پانی بھی

میٹھا ہو گیا۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ قرہ پر تشریف لے جاتے ہوئے ایک پانی پر سے

گزرے جو کہ نہایت کڑوا تھا پوچھا اس پانی کا کیا نام ہے؟ عرض کیا گیا اس کا نام

بیسان ہے یہ سن کر فرمایا نہیں بلکہ اس کا نام نعمان ہے بس نام بدلنے سے اسکی حقیقت

بھی بدل گئی اور وہ بالکل میٹھا ہو گیا۔

(شفاء شریف، ج ۱، ص ۲۱۸، حجة اللہ علی العالمین، ص ۴۱۲، بحوالہ

البرہان، محمد امین، مفتی، مکتبہ سلطانیہ، فیصل آباد، ص ۱۷۹)

☆۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابی کا نام سفینہ رکھا تو وہ سات اونٹوں کا بوجھ

اٹھالیتے تھے۔

حضرت سفینہ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں نے پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام کیا ہے

فرمایا میرا نام میرے آقا نے سفینہ رکھا ہے پوچھا کیوں؟ تو حضرت سفینہ نے فرمایا کہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک جگہ تشریف لے گئے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی ساتھ تھے

ان کے وزن ان پر بوجھل تھے تو مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چادر بچھاؤ میں نے بچھا دی تو

سب نے اپنا سامان اس میں رکھ دیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا اس کو اٹھا کیوں کہ تو

سفینہ (کشتی) ہے بس اس دن سے میں ایک یادو، تین، چار، پانچ، چھ، سات اونٹوں کا بوجھ اٹھالیتا ہوں۔

(حجة الله على العالمين، ص ۴۳۶، بحوالہ البرہان، محمد امین، مفتی، مکتبہ

سلطانیہ، فیصل آباد، ص ۱۸۳)

تکا بھی ہمارے تو ہلائے نہیں ہلتا
تم چاہو تو ہو جائے ابھی کوہِ محن پھول
☆۔۔۔ ایک صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تھوک مبارک چوس لیا
تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

فقال رسول الله ﷺ انه لمسني

یہ پانی پلانے والا ہے تو وہ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم جہاں سے زمین کریدتے پانی نکل

آتا۔

(حجة الله على العالمين، ص ۴۳۸، بحوالہ البرہان، محمد امین، مفتی، مکتبہ

سلطانیہ، فیصل آباد، ص ۱۸۶)

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کنویں میں کلی فرمائی تو کنویں سے کستوری کی خوشبو آنے لگی۔

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈول میں جس میں پانی تھا کلی مبارک ڈال دی اور وہ ڈول کنویں میں اٹھیل دیا تو اس کنویں سے کستوری جیسی خوشبو مہکتی رہی۔

(خصائص کبریٰ، ج ۱، ص ۶۱، حجة الله على العالمين، ص ۴۳۹، زرقانی علی

المواہب، ج ۳، ص ۹۶، بحوالہ البرہان، محمد امین، مفتی، مکتبہ سلطانیہ، فیصل

آباد، ص ۲۱۹)

جس سے کھاری کنویں شیز و جاں بنے

اس زلالِ حلاوت پہ لاکھوں سلام

☆۔۔۔ جانور بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم مانتے۔

ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے سے اترے تاکہ نماز ادا فرمائیں اور گھوڑے سے

فرمایا:

لَا تَذْهَبُ بَارِكَ اللَّهُ فِيكَ

اللہ تعالیٰ تجھے برکت دے یہاں سے جانا نہیں تو گھوڑے نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے

نماز سے فارغ ہونے تک نہ کان ہلائے نہ دم ہلائی بلکہ کسی عضو کو حرکت نہ دی۔

(بہجة المحافل، ج ۲، ص ۲۲۶، بحوالہ البرہان، محمد امین، مفتی، مکتبہ

سلطانیہ، فیصل آباد، ص ۲۴۳)

☆۔۔۔ آپ نے بھنی ہوئی بکری کی آواز بھی سن لی۔

ایک یہودی عورت نے بکری میں زہر ملا کر بھون کر بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں

پیش کر دی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو بلا کر پوچھا کہ تم نے اس بکری میں زہر کیوں

ملا یا ہے؟ وہ بولی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کس نے بتایا ہے فرمایا:

أَخْبَرْتَنِي هَذِي فِي يَدِي لِلذَّرَاعِ

مجھے بکری کے اس بازو نے بتایا ہے جو میرے اس ہاتھ میں ہے۔ یہ سن کر عورت

نے اقرار کر لیا کہ ہاں میں نے اس میں زہر ملا یا ہے۔

(ابوداد، ج ۲، ص ۲۶۲، مشکوٰۃ شریف، ص ۵۴۲، بحوالہ البرہان، محمد

امین، مفتی، مکتبہ سلطانیہ، فیصل آباد، ص ۳۶۵)

دور و نزدیک سے سننے والے وہ کان

کان لعل کرامت پہ لاکھوں سلام

یہی کہا تو فوراً کنکری نکل گئی۔

(مقاصد حسنه، ص ۳۸۴، بحوالہ البرہان، محمد امین، مفتی، مکتبہ سلطانیہ،

فیصل آباد، ص ۴۶۵)

پریشانی میں نام ان کا دل صد چاک سے نکلا
اجابت شانہ کرنے آئی گیسوئے تو سل کو

اوصاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم از علامہ محمد امیر شاہ قادری گیلانی صاحب شارح شمائل ترمذی

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مال کثیر عطاء فرماتے ہیں۔

حضرت معوذ بن عفرأ فرماتی ہیں۔

فَأَعْطَانِي مَلَأَ كَفِّي حُلِيًّا أَوْ قَالَتْ فَهَبًا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنا ہاتھ بھر کر سونا دیا۔

(انوار غوثیہ شرح الشمائل النبویہ، محمد امیر شاہ قادری گیلانی، ضیاء

الدین پبلیکیشنز، کراچی، ۲۰۱۲ء، ص ۲۶۹)

میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا

دریا بہا دیئے ہیں در بے بہا دیئے ہیں

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کی روشنی سورج سے زیادہ ہے۔

حضرت اب عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

وَلَمْ يَقُمْ مَعَ الشَّمْسِ قَطُّ إِلَّا غَلَبَ ضَوْؤُهُ عَلَى ضَوْءِ الشَّمْسِ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سورج کے ساتھ کبھی کھڑے نہ ہوئے مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی سورج

غالب رہی۔

(انوار غوثیہ شرح الشمائل النبویہ، محمد امیر شاہ قادری گیلانی، ضیاء

الدین پہلیکیشنز، کراچی، المجلد ۲، ص ۱۷۹)

کڑے ہوئے نہ کبھی آفتاب رخشاں میں
مگر جمال جبیں رہا آفتاب پر غالب
دیئے کے پاس کھڑا آپ کو نہیں دیکھا
رخ تھا مگر ماہتاب پر غالب
☆۔۔۔ صحابہ کرام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں کا نیچے گرنا ناپسند کرتے تھے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں

فَمَا يُرِيدُونَ أَنْ تَقَعَ شَعْرَةُ الْأَفَى بِدِرَجُلٍ

اور صحابہ کرام پسند فرماتے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بال مبارک ہمارے ہاتھ پر ہی آئے۔

(انوار غوثیہ شرح الشمائل النبویہ، محمد امیر شاہ قادری گیلانی، ضیاء

الدین پہلیکیشنز، کراچی، المجلد ۲، ص ۶۶)

یا دگیسوڈ کر حق ہے آہ کر..... دل میں پیدا لام ہو ہی جائے گا

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا لباس مبارک۔

علامہ احمد عبد الجواد الدومی الاتحافات الربانیہ بشرح الشمائل الحمدیہ میں نقل

کرتے ہیں

كَانَ عَلَيْهِ سَلْبٌ مِنْ لِبَاسِ قَوْمِهِ وَلَا يُحِبُّ أَنْ يَتَمَيَّزَ عَلَى وَاحِدٍ

دود
منهم

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنا قومی لباس ہی زیب تن کرتے اور آپ یہ پسند نہ فرماتے تھے کہ

میں سب سے جدا نظر آؤں۔

(انوار غوثیہ شرح الشمائل النبویہ، محمد امیر شاہ قادری گیلانی، ضیاء

الدین پہلیکیشنز، کراچی، المجلد ۲، ص ۸۷)

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیوں سے مس ہونے والا پیالہ بھی شفاء دیتا

ہے۔

امام ابن مامون فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیالوں میں سے ایک پیالہ ہمارے پاس تھا

فَكُنَّا نَجْعَلُ فِيهَا الْمَاءَ لِلْمَرْضَىٰ فَلْيَسْتَشْفُونَ بِهَا

ہم اس پیالے میں پانی ڈال کر بیماروں کو پلاتے تو اس پانی کی برکت سے بیمار صحت یاب ہو جاتے۔

(انوارِ غوثیہ شرح الشمائل النبویہ، محمد امیر شاہ قادری گیلانی، ضیاء

الدین پبلیکیشنز، کراچی، المجلد ۲، ص ۱۲۰)

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جبہ مبارک بھی شفاء دیتا ہے۔

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔

قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَلْبَسُهَا فَتَنَحُّنُ نَفْسَهَا لِلْمَرْضَىٰ لِيَسْتَشْفَىٰ بِهَا
کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس جبہ کو زیب تن فرماتے تھے، ہم اس کو دھو کر مریضوں کو پلاتے
ہیں تاکہ ان کو شفاء دے۔

(انوارِ غوثیہ شرح الشمائل النبویہ، محمد امیر شاہ قادری گیلانی، ضیاء

الدین پبلیکیشنز، کراچی، المجلد ۲، ص ۱۲۰)

☆۔۔۔ جناب حضرت ثابت البنانی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کے ہاتھ مبارک کا بوسہ لیتے اور فرماتے۔

يَدُ مَسَّتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

یہ (ہ) ہاتھ ہے جس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوا ہے۔

(انوارِ غوثیہ شرح الشمائل النبویہ، محمد امیر شاہ قادری گیلانی، ضیاء

الدین پبلیکیشنز، کراچی، الم ۲۰۱۲، ص ۱۲۰

تیرے غلاموں کا نقش قدم ہے راہِ خدا
وہ کیا بہک سکے جو یہ سراغ لے کے چلے
☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کی برکت سے چھڑی تلوار بن گئی۔

حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تلوار ٹوٹ گئی تو
فَاعْطَاهُ النَّبِيُّ ﷺ عَسِيْبًا مِنْ نَخْلٍ تَرَجَعَتْ فِي يَدِهِ سَهْفًا
(ایک صحابی کو) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چھڑی عطاء فرمائی جب وہ چھڑی اس صحابی کے
ہاتھ میں گئی تو تلوار بن گئی۔

(انوارِ غوثیہ شرح الشمائل النبویہ، محمد امیر شاہ قادری گیلانی، ضیاء

الدین پبلیکیشنز، کراچی، الم ۲۰۱۲، ص ۱۳۸)

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کی نورانیت کا عالم۔

حضرت ربیع بنت معوذ فرماتی ہیں کہ
لَو رَأَيْتَهُ لَرَأَيْتُ الشَّمْسَ طَالِعَةً
اگر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتی تو مجھے محسوس ہوتا کہ سورج چمک رہا ہے۔

(انوارِ غوثیہ شرح الشمائل النبویہ، محمد امیر شاہ قادری گیلانی، ضیاء

الدین پبلیکیشنز، کراچی، الم ۲۰۱۲، ص ۱۴۸)

خورشید تھا کس زور پر کیا بڑھ کے چمکا تھا قمر
بے پردہ جب وہ رخ ہو یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں
☆۔۔۔ جس راہ چل دیئے ہیں کوچے بسا دیئے ہیں۔

ابو نعیم نقل کرتے ہیں

أَنَّ لَبَّ بْنَ رَجَاءٍ قَالَ لَمَّا رَأَى النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَبَّ بْنَ رَجَاءٍ طَيْبٌ
for more books click on the link
<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

عِرْقِهِ أَوْ عِرْفِهِ وَكَمْ يَكُنْ يَمُرُّ بِحَجَرٍ إِلَّا يَسْجُدُ لَهُ

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے جاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ کی خوشبو کی وجہ سے صحابہ کرام آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچ جاتے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پتھر کے پاس سے گزرتے تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کرتا۔

(انوار غوثیہ شرح الشمانل النبویہ، محمد امیر شاہ قادری گیلانی، ضیاء

الدین پبلیکیشنز، کراچی، ۲۰۱۲ء، ص ۲۸۵)

ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں
جس راہ چل دیئے ہیں کوچے بسا دیئے ہیں
☆۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ مبارک کی خوشبو کا عالم۔

انہ صلی اللہ علیہ وسلم سلت ای مسع باصبعہ لمن استعان بہ علی تجهیز بنتہ من
عرقہ فی قارورة و قال مرھا فلتطیب بہ فکانت اذا تطیبت بہ شم اهل
المدينة ذاک الطیب فسوا بیت المتطیبین

ایک صحابی نے اپنی لڑکی کے جمیز کے لیے کچھ کپڑے تیار کیے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پسینہ طلب کرنے کے لیے آیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کی ایک انگلی کو اس مبارک پسینے سے تر کیا جو کہ ایک شیشی میں بند کیا ہوا تھا۔ پھر چند قطرے اس صحابی کو عطاء کیے اور فرمایا اپنی لڑکی کو کہہ دو کہ جب وہ جمیز کو کپڑے پہنے تو ان قطروں کو بطور خوشبو استعمال کرے۔ اس کے بعد جب کبھی وہ نیک بخت خاتون یہ خوشبولگاتی تو اہل مدینہ اس کو سونگتے اور اس کے گھر خواتین جمع ہو جاتیں اس کے بعد اس گھر کا نام ہی بیت المتطیبین (خوشبو سونگنے والوں کا گھر) مشہور ہو گیا۔

(انوار غوثیہ شرح الشمانل النبویہ، محمد امیر شاہ قادری گیلانی، ضیاء

ہنیم باغ حق یعنی رخ کا عرق

اس کی چچی براقت پہ لاکھوں سلام

☆۔۔۔ کئی سالوں کے بعد بھی خوشبو آتی ہے۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔

قَالَتْ وَضَعْتُ يَدِي عَلَى صَدْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ مَاتَ فَمَرَّ بِي جُمُعًا

أَكْبَلُ وَآتَوْضًا مَا يَذْهَبُ رِيحُ الْبَسِكِ مِنْ يَدِي

کہ جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا اس دن میں نے اپنا ہاتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم

کے سینے مبارک پر رکھا تھا اب تک بہت جمعے گزر چکے ہیں کہ میں اسی ہاتھ سے کھاتی

بھی ہوں اور اس کو دھوتی بھی ہوں مگر وہ خوشبو ابھی تک میرے ہاتھ سے آتی ہے۔

(انوار غوثیہ شرح الشمانل النبویہ، محمد امیر شاہ قادری گیلانی، ضیاء

الدین پبلیکیشنز، کراچی، ۲۰۱۲ء، ص ۲۹۳)

انھیں کی بو ماہِ سمن ہے انھیں کا جلوہ چمن چمن ہے

انھیں سے گلشن مہک رہے ہیں انھیں کی رنگت گلاب میں ہے

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایام بیض کے روزے کبھی بھی نہ چھوڑتے۔

حضرت اب عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَفْطِرُ أَيَّامَ الْبَيْضِ فِي حَضْرٍ وَلَا سَفَرٍ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایام بیض (تیرہ، چودہ اور پندرہ) کے روزے سفر و حضر میں ترک نہ

فرماتے تھے۔

(انوار غوثیہ شرح الشمانل النبویہ، محمد امیر شاہ قادری گیلانی، ضیاء

الدین پبلیکیشنز، کراچی، ۲۰۱۲ء، ص ۳۹۱)

☆۔۔۔ آپ کی ذات میں اللہ تعالیٰ نے عین الیقین اور علم الیقین کو

جمع فرمایا ہے۔

ملا علی قاری حنفی علیہ الرحمۃ اللہ فرماتے ہیں

فَجَمَعَ لَهُ تَعَالَى بَيْنَ عِلْمِ الْيَقِينِ وَعَيْنِ الْيَقِينِ وَمَلَكَةِ لَهُ حَقُّ الْيَقِينِ
پس اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس میں علم الیقین اور عین الیقین کو جمع
فرمایا اور حق الیقین کو آپ کی ذات پر روشن و آشکارا فرمایا۔

(اسوار غوثیہ شرح الشمانل النبویہ، محمد امیر شاہ قادری گیلانی، ضیاء

الدین پبلیکیشنز، کراچی، ۲۰۱۲ء، ص ۳۱۱)

☆۔۔۔ صحابہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم میں کھڑے ہو جاتے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُنَا فَإِذَا قَامَ قُبْنَا قِيَامًا حَتَّى نَرَاهُ قَدْ دَخَلَ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے گفتگو فرماتے جب آپ اچانک اٹھتے تو ہم بھی تعظیماً
کھڑے ہو جاتے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر مبارک میں داخل ہو جاتے۔

ر سوار غوثیہ شرح الشمانل النبویہ، محمد امیر شاہ قادری گیلانی، ضیاء

الدین پبلیکیشنز، کراچی، ۲۰۱۲ء، ص ۲۳۸)

☆۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہت زیادہ درگزر فرمانے والے تھے۔

صاحب روض نظیف فرماتے ہیں

يَعْفُو وَيَصْفَحُ عَنْ جَانِبِي كَرَمًا وَيَقْبَلُ الْعُدْرَةَ عَنِّي جَاءَ يَعْتَذِرُ
یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کرم سے خطا وار کی خطا کو معاف فرما دیتے اور جو عذر کرتا
اس کا عذر قبول فرماتے۔

(اسوار غوثیہ شرح الشمانل النبویہ، محمد امیر شاہ قادری گیلانی، ضیاء

الدین پبلیکیشنز، کراچی، ۲۰۱۲ء، ص ۲۸۲)

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی کھانے کو عیب نہیں لگایا۔

مَا عَابَ عَلَيْهِ طَعَامًا قَطُّ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کھانے کو عیب نہیں لگایا۔

(انوار غوثیہ شرح الشمانل النبویہ، محمد امیر شاہ قادری گیلانی، ضیاء

الدین پبلیکیشنز، کراچی، ۲۰۰۲ء، ص ۲۹۲)

☆۔۔۔ حضرت سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور

صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر انور کی مٹی کو آنکھوں سے لگاتی تھیں۔

وَ أَخَذَتْ مِنْ تُرَابِ الْقَبْرِ الشَّرِيفِ فَوَضَعَتْهُ عَلَى عَيْنَيْهَا

(سیدۃ النساء خاتون جنت حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے)

تھوڑی سی مٹی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر انور سے لے کر اپنی آنکھوں سے لگائی اور فرمایا

مَاذَا عَلَى مَنْ شَمَّرْتُرْبَةَ أَحْمَدَ

أَنْ لَا يَشْمَر مَدَى الزَّمَانِ غَوَالِيَا

جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر انور کی مٹی سونگھے گا اس کا کیا حکم ہے؟ تو اس کا حکم یہ ہے

کہ جب تک زمانہ ہے ایسی خوشبو نہ سونگھے گا۔

(سبحان اللہ یہ ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی لخت جگر حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ

عنہا کا عقیدہ)

(انوار غوثیہ شرح الشمانل النبویہ، محمد امیر شاہ قادری گیلانی، ضیاء

الدین پبلیکیشنز، کراچی، ۲۰۰۲ء، ص ۵۶۶)

☆۔۔۔ جس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اس نے اللہ کو دیکھا۔

الشیخ عبدالغنی نابلسی جواہر العصوص فی کلمات الفصوص جلد دوم میں نقل کرتے

ہیں

مَنْ رَأَى فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ

جس نے مجھے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کو دیکھا اس نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا۔

(انوار غوثیہ شرح الشمانل النبویہ، محمد امیر شاہ قادری گیلانی، ضیاء

الدین پبلیکیشنز، کراچی، ۱۲۰ء، ص ۲۰۰)

اوصاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم از علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی علیہ الرحمۃ

☆۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے وقت تمام بت اندھے ہو کر گر

پڑے۔

(علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی علیہ الرحمۃ، سیرت مصطفیٰ ﷺ، ص

۱۲۳، رضا بک شاپ، گجرات)

☆۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا شق صدر ہوا۔

(علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی علیہ الرحمۃ، سیرت مصطفیٰ ﷺ، ص

۱۲۳، رضا بک شاپ، گجرات)

☆۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کے لیے معجزہ شق القمر ظہور میں آیا۔

(علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی علیہ الرحمۃ، سیرت مصطفیٰ ﷺ، ص

۱۲۳، رضا بک شاپ، گجرات)

☆۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج سے نکاح کرنا حرام

ٹھہرایا گیا۔

(علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی علیہ الرحمۃ، سیرت مصطفیٰ ﷺ، ص

۱۲۳، رضا بک شاپ، گجرات)

☆۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں بلند آواز سے بولنے والے کے تمام

اعمال صالحہ برباد کر دیے جاتے ہیں۔

(علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی علیہ الرحمۃ، سیرت مصطفیٰ ﷺ، ص

۶۲۳، رضا بک شاپ، گجرات)

☆۔۔۔ آپ ﷺ کو حجروں کے باہر سے پکارنا حرام کر دیا گیا۔

(علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی علیہ الرحمۃ، سیرت مصطفیٰ ﷺ، ص

۶۲۳، رضا بک شاپ، گجرات)

اوصاف النبی ﷺ از علامہ نور بخش توکل علیہ الرحمۃ

☆۔۔۔ حضور انور ﷺ بنی آدم کے بہترین قرون قرنا بعد قرن سے اور بہترین قبائل و خاندان سے ہیں یعنی برگزیدگان اور بہترین بہتراں اور مہترین مہتراں ہیں۔

(علامہ نور بخش توکل علیہ الرحمۃ، سیرت رسول عربی ﷺ، ص

۴۲۲، اکبر بک سیلرز، لاہور)

☆۔۔۔ حضور ﷺ سے لیکر حضرت آدم تک اور حضرت حواء سے لیکر حضرت آمنہ (سلام اللہ علیہم) تک آپ ﷺ کا نسب شریف سفاح (زنا) سے پاک ہے۔

(علامہ نور بخش توکل علیہ الرحمۃ، سیرت رسول عربی ﷺ، ص

۴۲۲، اکبر بک سیلرز، لاہور)

☆۔۔۔ آپ ﷺ کی ولادت پر جنوں نے اشعار پڑھے۔

(علامہ نور بخش توکل علیہ الرحمۃ، سیرت رسول عربی ﷺ، ص

۴۲۲، اکبر بک سیلرز، لاہور)

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے اسم مبارک محمود سے مشتق ہے۔

(علامہ نور بخش توکلی علیہ الرحمة، سیرت رسول عربی ﷺ ص ۲۰۰، ص

۲۲۳، اکبر بک سیلرز، لاہور)

☆۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت سامعہ سب سے بڑھ کر تھی یہاں تک کہ اکثر اژدحام ملائک سے آسمان میں جو آواز پیدا ہوتی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہ بھی سن لیتے۔

(علامہ نور بخش توکلی علیہ الرحمة، سیرت رسول عربی ﷺ ص ۲۰۰، ص

۲۲۳، اکبر بک سیلرز، لاہور)

☆۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی جمائی اور انگڑائی نہیں لی۔

(علامہ نور بخش توکلی علیہ الرحمة، سیرت رسول عربی ﷺ ص ۲۰۰، ص

۲۲۵، اکبر بک سیلرز، لاہور)

☆۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی اختلام نہ ہوا۔

(علامہ نور بخش توکلی علیہ الرحمة، سیرت رسول عربی ﷺ ص ۲۰۰، ص

۲۲۵، اکبر بک سیلرز، لاہور)

☆۔۔۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تو فرشتے بغرض حفاظت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ہوتے۔

(علامہ نور بخش توکلی علیہ الرحمة، سیرت رسول عربی ﷺ ص ۲۰۰، ص

۲۲۵، اکبر بک سیلرز، لاہور)

☆۔۔۔ شب معراج حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے براق مع زین و گام آیا۔

(۴۲۵، اکبر بک سیلرز، لاہور)

☆۔۔۔ قرآن کریم اور دیگر کتب سماویہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے سوائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کسی پیغمبر پر درود وار نہیں۔

(علامہ نور بخش توکلی علیہ الرحمة، سیرت رسول عربی ﷺ ص ۲۰۰، ص

۴۲۶، اکبر بک سیلرز، لاہور)

☆۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب پاک میں طاعت و معصیت، فرائض و احکام، وعدہ و وعید، اور انعام و اکرام ذکر کرتے وقت اپنے پاک نام کے ساتھ ذکر فرمایا۔

(علامہ نور بخش توکلی علیہ الرحمة، سیرت رسول عربی ﷺ ص ۲۰۰، ص

۴۲۸، اکبر بک سیلرز، لاہور)

☆۔۔۔ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے پہلے انبیا کو ان کے مانگنے کے بعد عطاء فرمایا وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بن مانگے عنایت فرمایا۔

(علامہ نور بخش توکلی علیہ الرحمة، سیرت رسول عربی ﷺ ص ۲۰۰، ص

۴۳۰، اکبر بک سیلرز، لاہور)

☆۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے وحی کی تمام قسموں کے ساتھ کلام کیا گیا۔

(علامہ نور بخش توکلی علیہ الرحمة، سیرت رسول عربی ﷺ ص ۲۰۰، ص

۴۳۳، اکبر بک سیلرز، لاہور)

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک یعنی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کسی کا نام رکھنا مبارک اور دنیا اور آخرت میں نافع ہے۔

(علامہ نور بخش توکلی علیہ الرحمة، سیرت رسول عربی ﷺ ص ۲۰۰، ص

۴۳۴، اکبر بک سیلرز، لاہور)

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث شریف کے قاریوں کے چہرے تازہ و شادماں رہیں گے۔

(علامہ نور بخش توکلی علیہ الرحمة، سیرت رسول عربی ﷺ ص ۲۰۰، ص

۲۳۵، اکبر بک سینرز، لاہور)

☆۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھنا ایسا نہیں جیسا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے غیر

پ۔

(علامہ نور بخش توکلی علیہ الرحمة، سیرت رسول عربی ﷺ ص ۲۰۰، ص

۲۳۶، اکبر بک سینرز، لاہور)

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تپ اس شدت سے چڑھتا تھا جیسا کہ دو آدمیوں کو چڑھتا ہے تاکہ ثواب دو چند ملے۔

(علامہ نور بخش توکلی علیہ الرحمة، سیرت رسول عربی ﷺ ص ۲۰۰، ص

۲۳۳، اکبر بک سینرز، لاہور)

اوصاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم از دیگر علماء کرام

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دھوکہ دینا اللہ کو دھوکہ دینا ہے۔

امام خازن انَّ الْمُنْفِقِينَ يُخَدِعُونَ اللَّهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ۔۔۔ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

قُلْتُ إِنَّ اللَّهَ فَكَّرَ نَفْسَهُ وَأَرَادَ بِهِ رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(علی بن محمد بن ابراہیم ۵۷۱۔ الخازن۔ تفسیر خازن (بہروت، دارالکتب

العلمیہ ۱۴۱۵ھ) ج ۱ ص ۲۷)

میں کہتا ہوں اللہ تعالیٰ نے اپنا ذکر فرمایا اور اس کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مراد لیا۔

(یعنی منافقین اپنے خیال میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دھوکہ دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کو غافل کر کے مارے گا)

☆ --- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دو مرتبہ سورج کو روکا گیا۔

(۱) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جب نماز قضاء ہو گئی تھی۔

(۲) جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی صبح کو قافلے کے آنے کی خبر دی۔

(اسماعیل بن کثیر الدمشقی ۵۷۷ھ۔ امام معجزات الہنی من کتاب الہدایۃ

النهاية لابن کثیر (المکتبۃ التوفیقیۃ) ص ۲۳۶)

☆ --- میت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق سوال کیا جاتا ہے۔

وَأَنَّ الْمَيِّتَ يُسْأَلُ عَنَّمَا رُبَّكَ فِي الْقَبْرِ

(عبد الملك بن محمد ۵۰۷ھ۔ نیشاپوری۔ شرف مصطفیٰ (مکہ، دارالبشائر اسلامیہ)

طبعہ اول ۱۴۲۴ھ ج ۴، ص ۲۷۴)

اور بے شک میت سے قبر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق سوال کیا جاتا ہے۔

☆ --- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے حالت جب میں مسجد میں داخل ہونا جائز

تھا۔

وَأَيُّهَا لَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُخُولُ الْمَسْجِدِ جُنْبًا

(عبد الملك بن محمد ۵۰۷ھ۔ نیشاپوری۔ شرف مصطفیٰ (مکہ، دارالبشائر اسلامیہ)

طبعہ اول ۱۴۲۴ھ ج ۴، ص ۲۷۶)

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے حالت جب میں مسجد میں داخل ہونا جائز کیا گیا۔

☆ --- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہال مبارک سے برکت حاصل ہوتی ہے۔

وَكَسْرَ شَعْرَةِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ وَكَانَ طَاهِرًا

(عبد الملك بن محمد ۵۰۷ھ۔ نیشاپوری۔ شرف مصطفیٰ (مکہ، دارالبشائر اسلامیہ)

طبعہ اول ۱۴۲۳ھ ج ۴، ص ۲۷۷)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بال اپنے اصحاب میں تقسیم فرمائے اور وہ پاک تھے۔

☆۔۔۔ شجر و حجر حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوة و سلام پڑھتے۔

عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ بِمَكَّةَ فَخَرَجْنَا فِي بَعْضِ نَوَاحِيهَا فَمَا اسْتَقْبَلَهُ جَبَلٌ وَلَا شَجَرٌ إِلَّا يَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

(احمد بن زینی دخلان مکی، مولانا، السيرة النبوية (بيروت، دار الفكر)، ج ۱، ص ۱۵۹)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ میں تھا، ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ کے بعض کناروں کی طرف نکلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم جس پہاڑ اور درخت کے پاس سے گزرتے وہ آپ پر السلام علیک یا رسول اللہ کہتا۔

☆۔۔۔ انبیاء کرام سے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان کا وعدہ لیا گیا وہ خلافت پر بیعت لینے کی مثل تھا۔

لَطِيفَةٌ أُخْرَى فِيهِ أَنَّهُ أُخِذَ الْمِيثَاقُ مِنَ النَّبِيِّينَ لِنَبِيِّنَا ﷺ كَأَيْمَانِ الْبَيْعَةِ الَّتِي تُوْجَدُ لِلْخُلَفَاءِ

انبیاء کرام سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وعدہ لینے میں دوسرا لطیفہ یہ ہے کہ وہ وعدہ خلافت پر بیعت کرنے کی مثل تھا۔

(کمال و جمال حبیب ﷺ، منور حسین عثمانی، علامہ، حجاز پبلی

کیشنز، لاہور، ص ۵۵)

جس نے بیعت کی بہار حسن پر قرباں رہا

ہیں لکیریں نقشِ تسخیرِ جمالی ہاتھ میں

☆۔۔۔ زمین کے جس حطہ پر آپ قدم رکھتے وہ حطہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

کے نور سے روشن ہو جاتا۔

فَأَيْنَ مَا حَلَّ بِقُعَّةٍ أَضَاءَتْ تِلْكَ الْبُقْعَةُ بِنُورِهِ
زمین کے جس حصہ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم قدم مبارک رکھتے وہ حصہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے روشن ہو جاتا۔

(جواہر البحار، ج ۱، ص ۱۶، بحوالہ کمال و جمال حبیب رحمۃ اللہ علیہ، منور حسین

عثمانی، علامہ، حجاز پہلی کیشنز، لاہور، ص ۱۲)

جس خاک پہ رکھتے تھے قدم سید عالم
اس خاک پہ قربان دل شیدا ہے ہمارا
☆۔۔۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سکر اتے تو سارا گھر روشن ہو جاتا۔

وَكَانَ إِذَا تَبَسَّمَ فِي الْبَيْتِ فِي اللَّيْلِ أَضَاءَتْ الْبَيْتُ
جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت تبسم فرماتے تو گھر (بھر) کو روشن کر دیتے۔

(کشف الغمۃ للشعرانی، ج ۱، ص ۵۱، جواہر البحار، ج ۲، ص ۶۱ بحوالہ کمال و

جمال حبیب رحمۃ اللہ علیہ، منور حسین عثمانی، علامہ، حجاز پہلی کیشنز، لاہور، ص ۹۵)

جس کی تسکین سے روتے ہوئے ہنس پڑیں
اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام
☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جسد مبارک کی تخلیق پر ایمان بھی ضروری

ہے۔

وَمِنْ تَمَامِ الْإِيمَانِ بِهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ الْإِيمَانُ بِأَنَّهُ سَبَّحَانَهُ خَلَقَ
جَسَدَهُ عَلَى وَجْهِ لَمْ يَظْهَرْ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مَعْلُومٌ

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر کامل ایمان سے یہ بات بھی ہے کہ یہ ایمان رکھا جائے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جسد مبارک کو اس طرح پیدا کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے اور ان کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل ظاہر نہ ہوا۔

(کمال و جمال حبیب ﷺ، منور حسین عثمانی، علامہ، حجاز پہلی

کیشنز، لاہور)

تراقد تو نادیدہ رہے کوئی مثل ہو تو مثال دے
نہیں گل کے پودوں میں ڈالیاں کہ چمن میں سرو چماں نہیں
نہیں جس کے رنگ کا دوسرا نہ تو ہو کوئی نہ کبھی ہوا
کہو اس کو گل کہے کیا بتی کہ گلوں کا ڈھیر کہاں نہیں
☆ --- آپ ﷺ کا حسن لوگوں سے پوشیدہ تھا۔

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ جَمَالِي مَسْتَوْرٌ عَنْ أَعْيُنِ النَّاسِ غَيْرَةً مِنَ اللَّهِ عَزَّ
وَجَلَّ وَلَوْ ظَهَرَ لَفَعَلَ النَّاسُ أَكْثَرَ مِمَّا فَعَلُوا حِينَ رَأَوْا يُوسُفَ

تو حضور ﷺ نے فرمایا میرا جمال لوگوں سے اللہ تعالیٰ نے غیرت کی وجہ سے
چھپا رکھا ہے اور اگر آشکارا ہو جائے تو لوگوں کا حال اس سے بھی زیادہ ہو جو یوسف
علیہ السلام کو دیکھ کر ہو۔

(در الثمین فی مبشرات النبی الامین، ص ۷۷، بحوالہ کمال و جمال حبیب

ﷺ، منور حسین عثمانی، علامہ، حجاز پہلی کیشنز، لاہور، ص ۱۸۱)

خدا کی غیرت نے ڈال رکھے ہیں تجھ پہ ستر ہزار پردے
جہاں میں بن جاتے طور لاکھوں جواک بھی اٹھتا حجاب تیرا
آج یوسف بھی جن کی غلامی میں ہے
تو نے دیکھا زلیخا ہمارا نبی ﷺ
زُخ انور سے پردہ اتارا نہیں
کہ لوگوں میں تاب نظارہ نہیں
حسن محبوب مستور ہے اس لیے

غیرت حق کو ایسا گوارا نہیں

☆ --- آپ ﷺ زمین پر بیٹھ کر جنت کا نظارہ کرتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَأَيْتُ جَعْفَرَ يَطِيرُ فِي الْجَنَّةِ مَعَ الْمَلَائِكَةِ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے جعفر (رضی اللہ عنہ) کو دیکھا کہ جنت میں

فرشتوں کے ساتھ پرواز کر رہے ہیں۔

(جامع ترمذی، ج ۲، ص ۲۱۶، بحوالہ کمال و جمال حبیب ﷺ، منور حسین

عثمانی، علامہ، حجاز پبلی کیشنز، لاہور، ص ۱۹۹)

سر عرش پر ہے تیری گزر دل فرش پر ہے تیری نظر

ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

☆ --- آپ ﷺ جس عورت کا نکاح جس مومن سے چاہیں کریں آپ

ﷺ کو اختیار ہے۔

امام جلال الدین السیوطی فرماتے ہیں۔

أَنَّ لَهُ ﷺ أَنْ يُزَوِّجَ مَنْ شَاءَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ بِمَنْ شَاءَ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ

حضور ﷺ کو اختیار ہے کہ جس مومن کا چاہیں عورتوں میں سے جس سے چاہیں

نکاح فرمادیں۔

(الخصائص الكبرى، ج ۲، ص ۱۵۰، بحوالہ کمال و جمال حبیب ﷺ، منور

حسین عثمانی، علامہ، حجاز پبلی کیشنز، لاہور، ص ۲۰۶)

☆ --- آپ ﷺ نے بلایا تو پھر پانی پر تیرا ہوا آیا۔

فَقَالَ إِنَّ كُنْتَ صَادِقًا فَادْعِ ذَلِكَ الْحَجَرَ الَّذِي فِي الْجَانِبِ الْأَخْرَفِ لِيَسْبِحَ

وَلَا يَغْرُقَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فَانْقَلَبَ الْحَجَرُ مِنْ مَكَانِهِ وَسَبِحَ

حتیٰ صار بین یدی الرسول ﷺ و شهد له بالرسالة

(حضرت عکرمہ بن ابو جہل ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے حضور ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی) اگر آپ ﷺ سچے ہیں تو اس پتھر کو بلائیے جو پانی کے دوسرے کنارے پر پڑا ہوا ہے کہ وہ پانی پر تیرتا ہوا آئے اور ڈوبے نہیں۔ پس حضور ﷺ نے پتھر کو اشارہ فرمایا تو وہ اپنی جگہ سے اکھڑا اور پانی پر تیرتا ہوا آپ ﷺ کے سامنے آ گیا اور آپ ﷺ کے سچے رسول ہونے کی گواہی دی۔

(تفسیر کبیر، زرقانی علی المواہب، ج ۵، ص ۱۹۱، حجة الله على العالمين، ص ۱۵، بحوالہ کمان و جمال حبیب ﷺ، منور حسین عثمانی، علامہ، حجاز پبلی کیشنز، لاہور، ص ۴۰۶)

☆۔۔۔ اگر حضور ﷺ چاہتے تو پہاڑ سونے کے بن کر آپ ﷺ کے ساتھ چلتے۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

لَوْ أَرَدْتُ أَنْ تَسِيرَ مَعِيَ هَذِهِ الْجِبَالُ لَسَارَتْ

اگر میں چاہتا یہ (سب) پہاڑ (سونے کے بن کر) میرے ساتھ ساتھ چلیں تو ضرور چلیں۔

(سبل الهدى والرشاد، ص ۶۰، بحوالہ کمان و جمال حبیب ﷺ، منور حسین عثمانی، علامہ، حجاز پبلی کیشنز، لاہور، ص ۴۸۱)

☆۔۔۔ بیعت اللہ کے اندر بھی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم حضور ﷺ کے قدموں کے لگنے کی جگہ کو تلاش کرتے تھے۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ الْبَيْتَ وَاسْمَةُ بِنُ زَيْدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ وَهَلَالُ بْنُ فَاطَلٍ ثُمَّ خَرَجَ وَكُنْتُ أَوَّلَ

﴿مقالات الرضویہ فی فضائل النبویہ صلی اللہ علیہ وسلم﴾

﴿237﴾

النَّاسِ دَخَلَ عَلَى اثْرِهِ فَسَأَلَتْ بِلَالًا أَيْنَ صَلَّى فَقَالَ بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الْمَقْدِمَيْنِ
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور اسامہ
بن زید، عثمان بن طلحہ اور بلال (رضی اللہ عنہم) کعبہ میں داخل ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم دیر
تک اندر رہے پھر باہر آئے اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے پہلے داخل ہوا تو میں
نے (حضرت) بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (بیت اللہ کے
اندر) کہاں نماز پڑھی ہے؟ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگلے دوستوں
کے درمیان۔

(بخاری شریف، ج ۱، ص ۷۲، بحوالہ کمال و جمال حبیب رحمۃ اللہ علیہ، منور حسین

عثمانی، علامہ، حجاز پہلی کیشنز، لاہور، ص ۳۹۴)

☆۔۔۔ صحابہ کرام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کو بوسہ دیتے۔

حضرت مزیدۃ العبدی نے بیان کیا کہ حضرت ابن حج رضی اللہ تعالیٰ عنہ چلتے ہو
بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے۔

حَتَّى أَخَذَ بِيَدِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَاقْبَلَهَا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَمَا إِنَّ فِيكَ
الْخَلْقَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ

یہاں تک کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک پکڑا اور اس کو بوسہ دیا تو نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک تم میں دو عادتیں ایسی ہیں جن کو اللہ اور اس کا
رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) بہت پسند کرتے ہیں۔ (ہو سکتا ہے کہ ان میں سے ایک عادت حضور
صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کو بوسہ دینے والی ہو، ابوالاحمد غفرلہ)

(الادب المفرد للبخاری، ۲۰۶، مطبوعہ سانگلہ ہل، بحوالہ کمال و جمال

حبیب رحمۃ اللہ علیہ، منور حسین عثمانی، علامہ، حجاز پہلی کیشنز، لاہور، ص ۵۰۱)

☆۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر انور کی مٹی عرش و کرسی، کعبۃ اللہ، اور مسجد

قصی سے بھی افضل ہے۔

أَنَّ تَرْبَةَ قَبْرِهِ ﷺ أَفْضَلُ مِنَ الْبَيْتِ وَالْمَسْجِدِ الْأَقْصَى وَالْعَرْشِ
وَالْكُرْسِيِّ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اطہر کی مٹی بیت اللہ، مسجد اقصیٰ اور عرش و کرسی سے افضل ہے۔

(ابو الحسنات محمد احمد قادری، علامہ، شرح قصیدہ بردہ

شریف، ص ۱۳۸، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور)

☆۔۔۔۔۔ حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو۔

مَنْ حَجَّ وَلَمْ يَرَهُ فَقَدْ جَفَانِي

جس نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی اس نے مجھ پر جفا کی۔

(ابو الحسنات محمد احمد قادری، علامہ، شرح قصیدہ بردہ

شریف، ص ۱۳۹، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور)

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو

کعبہ تو دیکھ چکے اب کعبے کا کعبہ دیکھو

رکن شامی سے مٹی وحشت شام غربت

اب مدینہ کو چلو صبح دل آراء دیکھو

آپ زم زم تو پیا خوب بجائیں۔۔۔

آؤ جو دیشہ کوثر کا بھی دریا دیکھو

زیر میزاب ملے خوب کرم کے چھینٹے

ابر رحمت کا یہاں زور سے برسا دیکھو

واں مطیعوں کا جگر خوف سے پانی پایا

یاں سیہ کاروں کا دامن پہ مچلنا دیکھو

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جس کو ملتے سلام کرتے۔

وَكَانَ يَبْدَأُ مَنْ لَقِيَهُ بِالسَّلَامِ وَيَبْدَأُ أَصْحَابَهُ بِالمُصَانَعَةِ

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس کو ملتے اس کو سلام کرتے اور اپنے اصحاب سے مصافحہ

فرماتے۔

(یوسف بن اسماعیل النہانی ۵۱۲۵، جواہر البحار، ج ۱، ص ۴۶، من جوہر

قاضی عیاض علیہ الرحمۃ، دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۲ھ ۱۹۹۵ء)

☆۔۔۔ جو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی عزت کرتے۔

يَكْرَهُ مَنْ يَدْخُلُ عَلَيْهِ رِيْمًا بَسَطَ لَهُ ثَوْبَهُ

جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتا اس کی عزت کرتے اور بسا اوقات اس کے لیے اپنا

کپڑا بچھاتے۔

(یوسف بن اسماعیل النہانی ۵۱۲۵، جواہر البحار، ج ۱، ص ۴۶، من جوہر

قاضی عیاض علیہ الرحمۃ، دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۲ھ ۱۹۹۵ء)

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو مختصر کر کے حاجت مند کی حاجت سنتے۔

رَوَى أَنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ لَا يَجْلِسُ إِلَيْهِ أَحَدٌ وَهُوَ يُصَلِّي إِلَّا حَفَّفَ صَلَاتَهُ وَ

سَأَلَهُ عَنْ حَاجَتِهِ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی حاجت مند آتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی حالت میں ہوتے

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو مختصر کر کے اس کی حاجت کو سنتے۔

(یوسف بن اسماعیل النہانی ۵۱۲۵، جواہر البحار، ج ۱، ص ۴۶، من جوہر

قاضی عیاض علیہ الرحمۃ، دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۲ھ ۱۹۹۵ء)

☆۔۔۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں ہونے

کی دعا کی۔

يَا رَبِّ فَاجْعَلْنِي مِنْ أُمَّةٍ أَحْمَدَ

اے اللہ مجھے احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں کر دے۔

(یوسف بن اسماعیل النبهانی ۵۱۳۵، جواہر البحار، ج ۱، ص ۱۱۵، من جواہر

ابی نعیم علیہ الرحمة، دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۲ھ ۱۹۹۵ء)

☆۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج پر اپنے گھروں میں رہنا واجب تھا۔

اِحْتِصَاصُهُ بِوَجُوبِ جُلُوسِ اَزْوَاجِهِ مِنْ بَعْدِهِ فِي بَيْوتِهِنَّ

اور اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کے ساتھ بھی خاص فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی

ازواج پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اپنے گھروں میں رہنا واجب تھا۔

(یوسف بن اسماعیل النبهانی ۵۱۳۵، جواہر البحار، ج ۱، ص ۲۸۶، من جواہر

امام سیوطی علیہ الرحمة، دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۲ھ ۱۹۹۵ء)

☆۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام اصحاب رضی اللہ عنہم اجمعین عادل ہیں۔

وَمِنْ خَصَائِصِهِ اَنَّ اَصْحَابَهُ كُلَّهُمُ عَدُولٌ

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص میں سے یہ بھی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام اصحاب

عادل ہیں۔

(یوسف بن اسماعیل النبهانی ۵۱۳۵، جواہر البحار، ج ۱، ص ۵۰۷، من جواہر

امام سیوطی علیہ الرحمة، دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۲ھ ۱۹۹۵ء)

صحابہ وہ صحابہ جن کی ہر صبح عید ہوتی تھی

خدا کا قرب تھا حاصل نبی کی دید ہوتی تھی

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تعلق انبیاء کرام سے ان کی امتوں سے بڑھ کر

ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ﴿١﴾
مجھے عیسیٰ علیہ السلام سے دنیا و آخرت میں سب سے زیادہ قرب حاصل ہے۔

فَنَحْنُ أَوْلَىٰ بِمُوسَىٰ مِنْكُمْ ﴿٢﴾

ہمارا تعلق موسیٰ علیہ السلام سے تم سے زیادہ ہے

(۱) بخاری شریف، باب الفضائل عیسیٰ علیہ السلام، (۲) بخاری

شریف، کتاب الانصار، بحوالہ امتیازات مصطفوی، فضیلة الشیخ خلیل ابراہیم

ملا خاطر، ڈاکٹر، ترجمہ مفتی خان محمد قادری، حجاز پبلی کیشنز، لاہور، اپریل

۱۹۹۹ء، ص ۴۱، ۴۲)

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مقبول دعا امت کے لیے قیامت تک

مؤخر کر دی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُّسْتَجَابَةٌ فَتَعَجَّلْ كُلُّ نَبِيٍّ دَعْوَتَهُ وَائِسْ اِحْتِبَاتُ

دَعْوَتِي شَفَاعَةٌ لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ

ہر نبی کی دعا قبول ہوتی ہے پس ہر نبی نے اپنی دعا میں جلدی کی لیکن میں نے

اپنی دعا کو قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کی صورت میں محفوظ کر لیا۔

(بخاری شریف، کتاب الدعوات، المسلم، کتاب الایمان بحوالہ امتیازات

مصطفوی، فضیلة الشیخ خلیل ابراہیم ملا خاطر، ڈاکٹر، ترجمہ مفتی خان محمد

قادری، حجاز پبلی کیشنز، لاہور، اپریل ۱۹۹۹ء، ص ۸۳)

☆۔۔۔ جنت کی چابیاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ہوں گی۔

وَالْمَفَاتِيحُ يَوْمَئِذٍ بِيَدِي

اور (جنت کی) چابیاں اُس دن میرے ہاتھ میں ہوں گی۔

(سنن دارمی شریف، ج ۲، ص ۳۰، رقم ۲۸)

انکے ہاتھ میں ہر کنجی ہے..... مالک کل کہلاتے یہ ہیں۔

☆۔۔۔ صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی عرش کی دائیں جانب کھڑے ہونگے۔

فَأَقُومُوا عَنْ يَمِينِ الْعَرْشِ مَقَامًا لَا يَقُومُهُ أَحَدٌ فَيَضْبُطُنِي بِهِ الْأَوْلُونَ
وَالْآخَرُونَ

اور میں عرش کی دائیں جانب مسند نشین ہوں گا جہاں میرے علاوہ مخلوقات میں سے کوئی ایک بھی مسند نشین نہ ہوگا اور اولین و آخرین مجھ پر رشک کریں گے۔

(الشفاء، ص ۱۳۵)

عرش حق ہے مسد رفعت رسول اللہ کی

دیکھنی ہے حشر میں عزت رسول اللہ کی

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم روز محشر بھی براق پر سواری فرمائے گے۔

تَبِعَتْ الْأَنْبِيَاءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى الدَّوَابِّ لِيُؤَافُوا بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ قَوْمِهِمُ
الْمُحْشَرِ وَيَهْتُ صَالِحٌ عَلَى نَاقَتِهِ أُبْعِثُ عَلَى الْبَرَّاقِ

تمام انبیاء کو محشر کے دن اپنی قوم کے مومن افراد تک جانے کے لیے (عام) جانوروں پر سوار کیا جائے گا اور (حضرت) صالح (علیہ السلام) کو ان کی اونٹنی پر سوار کیا جائے گا اور مجھے براق پر۔

(مسند ترك حاكم، ج ۳، ص ۱۶۶، رقم ۴۷۷)

☆۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے چودہ نقباء اور وزراء نجباء عہ دیئے۔

لَسَ مِنْ نَبِيِّ كَانَ قَبْلِي إِلَّا قَدْ أُعْطِيَ سَبْعَةَ نِقَبَاءَ وَزُرَّاءَ نَجَبَاءَ وَآيِي
أُعْطِيتُ أَرْبَعَةَ عَشْرَةَ وَزُرَّاءَ نَجَبِيَّ

مجھ سے پہلے ہر نبی کو سات نقباء وزراء نجبائے کے مگر مجھے چودہ نقباء وزراء نجباء

عطاء کیے گے۔

(مسند احمد بن حنبل، ج ۱، ص ۸۸، ۸۹)

☆۔۔۔ آپ ﷺ کی پیشانی پر پسینہ موتیوں کی طرح چمکتا۔

كَانَ عَرَقُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي وَجْهِهِ اللَّوْلُوءَ
حضور ﷺ کی پیشانی پر پسینہ موتیوں کی طرح چمکتا۔

(سبل الہدی، امام صالحی، ج ۲، ص ۸۶)

☆۔۔۔ آپ ﷺ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا اور حضرت عیسیٰ

علیہ السلام کی بشارت ہیں۔

أَنَا دَعْوَةُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ وَبَشَارَةُ عِيسَى

میں اپنے باپ (حضرت) ابراہیم کی دعا اور (حضرت) عیسیٰ کی بشارت ہوں۔

(مستدرک حاکم، ۲، ص ۲۵۳، رقم ۳۵۱۶)

☆۔۔۔ آپ ﷺ کی بعثت سے پہلے یہود آپ ﷺ کے توسل سے

فتح اور مدد مانگتے تھے۔

يَسْتَفْتُونَ أُمَّيْ يَسْأَلُونَ الْفَتْحَ وَالنُّصْرَةَ كَمَا نَا يَقُولُونَ اللَّهُمَّ افْتَحْ عَلَيْنَا وَ

النُّصْرَةَ بِالنَّبِيِّ الْأُمِّيِّ

اور وہ فتح اور مدد کا سوال کرتے اور وہ کہا کرتے تھے کہ اے اللہ ہمیں فتح دے اور

ہماری مدد کراؤ امی نبی (ﷺ) کے مدد سے۔

(تفسیر کبیر، ج ۳، ص ۱۸۰)

كَانَتِ الْيَهُودُ تَسْتَنْصِرُ بِمُحَمَّدٍ عَلَى مُشْرِكِي الْعَرَبِ

یہودی عرب کے مشرکین کے خلاف (حضرت) محمد (ﷺ) کے توسل سے

مدد طلب کرتے تھے۔

(تفسیر ابن کثیر، ج ۱، ص ۱۲۳)

☆۔۔۔ آپ ﷺ کی گستاخی کا انجام۔

كَانَ فُلَانٌ يَجْلِسُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَإِذَا تَكَلَّمَ النَّبِيُّ ﷺ بِشَيْءٍ اِخْتَلَجَ وَجْهَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ كُنْ كَذَلِكَ فَلَمْ يَزَلْ يَخْتَلِعُ حَتَّى مَاتَ

ایک آدمی نبی کریم کے پاس بیٹھا تھا جب نبی کریم ﷺ کوئی کلام کرتے تو وہ اپنے چہرے کو بگاڑتا (آپ ﷺ کی نقلیں اتارتا) تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا ایسا ہی ہو جا رہا ہے فرماتے ہیں وہ ایسا ہی ہو گیا (یعنی اس کا چہرہ بگڑ گیا) یہاں تک کہ وہ مر گیا۔

(مسند رك حاکم، ج ۲، ص ۶۷۸، رقم ۴۲۳۱)

☆۔۔۔ آپ ﷺ کی دعا کے اثرات نسل در نسل جاری رہتے ہیں۔

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا دَعَا لِرَجُلٍ أَصَابَتْهُ وَأَصَابَتْ وَكِدَتْ وَوَكِدَتْ وَكِدَتْ

حضور ﷺ جب کسی شخص کے لیے دعا کرتے تو اس کے اثرات اس متعلقہ شخص اور اس کی اولاد اور اس کی اولاد کی اولاد تک جاری و ساری رہتے۔

(مسند امام احمد بن حنبل، ج ۵، ص ۱۹۳، رقم ۲۹۷۳۸)

☆۔۔۔ آپ ﷺ کی دعا سے سردی گرمی سے حفاظت مل گئی۔

آپ ﷺ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے لیے دعا فرمائی کہ۔

اللَّهُمَّ انْهَبْ عَنْهُ الْحَرَّ وَالْبُرْدَ

اے اللہ اس (حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے سردی اور گرمی دور کر

دے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

فَمَا وَجَدْتُ حَرًّا وَلَا بُرْدًا بَعْدَ يَوْمِئِذٍ

جس دن حضور ﷺ نے دعا فرمائی تھی اس دن کے بعد مجھے نہ سردی لگی ہے اور

نہ ہی گرمی۔

(سنن نسائی، ج ۵، ص ۱۵۲، رقم ۸۵۳۶)

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن پتھروں کو استعمال کیا ان سے خوشبو آتی۔

ایک صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قضائے حاجت فرمائی تو

میں اس جگہ گیا جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قضائے حاجت فرمائی تھی۔

وَرَأَيْتُ فِي ذَلِكَ الْمَوْضِعِ ثَلَاثَةَ أَحْبَارٍ فَأَخَذْتُهُنَّ فَوَجَدْتُ لَهُنَّ رَائِحَةً

طَيِّبَةً وَعِطْرًا

میں اس جگہ تین پتھر دیکھے تو ان کو اٹھا لیا ان سے مجھے بہت ہی عمدہ خوشبو آرہی

تھی۔ اور ایک روایت میں اس کے آگے یہ الفاظ بھی ہیں۔

(المواہب الدنیہ، ج ۲، ص ۲۱۲)

فَكُنْتُ إِذَا جُنْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ الْمَسْجِدَ أَخَذْتُهُنَّ فِي كَيْسِي فَتَغَلَّبُ

رَائِحَتُهُنَّ عَلَيَّ رَائِحَةً مِنْ تَطْيِبٍ وَتَعَطَّرَ

کہ جب جمعہ کا دن آتا تو میں اس پتھروں کو اپنی آستین میں لے کر مسجد میں جاتا

تو اس کی خوشبو ہر اس شخص کی خوشبو سے اعلیٰ ہوتی جو خوشبو لگا کرتا تھا۔

(شرح شفاء، ملاً علی قاری، ج ۱، ص ۱۶۲)

☆۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہ کیا جائے تو ایمان مکمل نہیں ہوتا۔

جَعَلْتُ تَمَامَ الْإِيمَانِ بِذِكْرِكَ مَعِيَ

اے محبوب میں نے ایمان کا مکمل ہونا اس بات پر موقوف کر دیا ہے کہ میرے

ذکر کے ساتھ تمہارا ذکر ہو۔

(مدارج النعمت، ادیب رائے پوری، ۱۳۷۰ھ، دار الفکر، شمالی ناظم آباد،

کراچی، ۱۳۷۰ھ، ۱۹۸۱ء، ص ۶۷)

ہمارے منہ میں ہو ایسی زباں خدا نہ کرے

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر اللہ کا ذکر ہے۔

جَعَلْتُكَ ذِكْرًا مِنْ ذِكْرِي فَمَنْ ذَكَرَكَ ذَكَرَنِي

اے محبوب میں نے تیرے ذکر کو اپنا ذکر بنا دیا ہے پس جو تیرا ذکر کرے گا تو گویا اس نے میرا ہی ذکر کیا۔

(الشفاء، ج ۱، ص ۱۲، بحوالہ مدارج النعت، ادیب رائے پوری، ۸۳۷ء، بلاک ایچ

شمالی ناظم آباد، کراچی، ۱۴۰۶ھ، ۱۹۸۶ء، ص ۶۸)

ذکر خدا جا ان سے جدا چاہو منکرو

واللہ ذکر حق نہیں کنجی ستر کی ہے

☆۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر عبادت ہے۔

ذِكْرُ الْأَنْبِيَاءِ مِنَ الْعِبَادَاتِ

(حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) انبیاء کا ذکر عبادت ہے۔

(مدارج النعت، ادیب رائے پوری، ۸۳۷ء، بلاک ایچ شمالی ناظم آباد

کراچی، ۱۴۰۶ھ، ۱۹۸۶ء، ص ۷۳)

☆۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر زمانے میں اعلیٰ مقام والے ہیں۔

أَتَى بِرَمَانَ السَّعْدِ فِي آخِرِ الْمَدَى

وَكَانَتْ لَهُ فِي كُلِّ عَصْرِ مَوَاقِفُ

(مصحف الدہن ابن عربی)

وہ آخری زمانہ کی نیک گھڑی میں تشریف لائے حالانکہ ان کو ہر زمانے میں مقام اور موقف حاصل تھا۔

کراچی، ۱۴۰۶ھ (۱۹۸۶ء، ص ۱۲۹)

☆۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو مکمل طور پر دیکھ لیا۔

إِنَّ اللَّهَ قَدْ رَفَعَ الدُّنْيَا فَإِنَّا أَنْظَرُ إِلَيْهَا وَإِلَى مَا هُوَ كَائِنٌ فِيهَا إِلَى يَوْمِ
الْعِيَامَةِ كَأَنَّمَا أَنْظَرُ إِلَى كَفَى هَذَا

بیشک اللہ تعالیٰ نے دنیا کو بلند کیا تو میں نے اس میں جو ہو چکا اور جو قیامت تک
ہوگا اس طرح دیکھ لیا جیسے میں اپنی ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں۔

(طبرانی، مواہب الدنیہ، ج ۲، ص ۱۹۲، بحوالہ مدارج النعت، ادیب رائے

پوری، ۸۴۷، بلاک ایچ شمالی ناظم آباد، کراچی، ۱۴۰۶ھ (۱۹۸۶ء، ص ۱۳۰)

سر عرش پر ہے تیری گزر دل فرس پر ہے تیری نظر

ملکوت و ملک میں کوئی شی نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

☆۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے تو اللہ تعالیٰ پہاڑوں کو سونا بنا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم

کے ساتھ چلا دیتا۔

يَا عَائِشَةُ لَوْ سُنْتُ لَصَارْتُ مَعِيَ جِبَالُ الذَّهَبِ

اے عائشہ اگر میں چاہوں تو سونے کے پہاڑ میرے ساتھ چلیں۔

(بخاری شریف، بحوالہ مدارج النعت، ادیب رائے پوری، ۸۴۷، بلاک ایچ شمالی

ناظم آباد، کراچی، ۱۴۰۶ھ (۱۹۸۶ء، ص ۷۳)

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت کو صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔

يَا أَبَا بَكْرٍ لَمْ يَعْرِفْنِي حَلِيقَةٌ غَيْرَ نَبِيِّ

اے ابو بکر میری حقیقت کو سوائے اللہ کے کوئی نہیں جانتا۔

(مدارج النعت، ادیب رائے پوری، ۸۴۷، بلاک ایچ شمالی ناظم آباد،

☆۔۔۔ فرشتے حضور ﷺ کی خدمت کرتے ہیں۔

وَأَسْتَمْسِكُ الرُّوحَ الْأَمِينُ رِكَابَهُ

فِي سَهْرَةٍ وَأَسْتَخْدِمُ الْأَمَلَاكُ

اور معراج کی رات حضرت جبرائیل امین نے آپ ﷺ کی سواری کی رکاب کو پکڑا اور فرشتے آپ کی خدمت کرنے کی طلب کرتے ہیں۔

(مدارج السمت، ادیب رائے پوری، ۸۲۷، بلاک ایچ شمالی ناظم آباد،

کراچی، ۱۳۰۶ھ، ۱۹۸۶ء، ص ۱۶۵)

لاکھوں قدسی ہیں کامِ خدمت پر

لاکھوں گرو مزار پھرتے ہیں

☆۔۔۔ آپ ﷺ کے نسب پر جاہلیت کا کوئی داغ نہیں۔

لَمْ يُصِبْهُ شَيْءٌ مِنْ وَلَائِكَ الْجَاهِلِيَّةِ

آپ ﷺ کے نسب پاک پر جاہلیت کا کوئی داغ دھبہ نہیں پڑا۔

(السنن البیہقی الکبریٰ، ج ۷، ص ۱۹۰، رقم ۱۳۷۵۵)

خوشبو ہے، دو عالم میں تیری اے گلِ چیدہ

کس منہ سے بیاں ہوں تیرے اوصافِ حمیدہ

تم سا نہ کوئی آیا ہے نہ آئے گا جہاں میں

دیتا ہے گواہی یہی عالم کا جریدہ

باب سوئم

اوصاف اُمتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت وہ امت ہے جو تمام امم سے افضل و اعلیٰ ہے اور اس امت کو یہ مقام مرتبہ یقیناً حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے توسل اور آپ کی امت ہونے کی وجہ سے ملا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے جمیع خصائص اور اوصاف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے توسل ہونے کی وجہ سے یہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور اوصاف میں شامل ہیں جیسا کہ امام قرطبی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ

إِنَّ كُلَّ كَرَمٍ لَوْ كُنِيَ إِنَّمَا هِيَ آيَةٌ لِلنَّبِيِّ الَّذِي يَتَّبِعُهُ ذَلِكَ الْوَكِيلُ

(ابو عبد اللہ محمد بن احمد، القرطبی، متوفی ۴۵۱ھ، الاعلام بما فی دین

النصاری من الفساد والاهام واطهار محاسن اسلام، دار التراث

العربی، القاہرہ، ص ۳۸۱)

کہ ہر ولی کی کرامت اُس نبی کا معجزہ ہوتا ہے جس نبی کے وہ ولی تابع ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے اوصاف بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی اوصاف ہوئے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اتنے بلند مرتبہ پر فائز ہیں اور اللہ رب العزت کا اتنا قرب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ملا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر وہ نوازشات و انعام فرمائے جو کسی اور امت کو نہ تو ملے ہیں اور نہ ملے گئے۔ ہم ذیل میں چند اوصاف امتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اس امت کے برگزیدہ بندوں کے صدقے میرے اور تمام اہل اسلام و جمیع عزیز و اقارب و قارئین کے گناہ معاف فرما کر نیکیوں میں بدل کر اپنی رحمت کے شایان شان ان میں اضافہ فرمائے۔ امین۔ بحرۃ النبی الکریم الامین ☆۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت آسمانی عذاب سے ہلاک نہ ہوگی۔

وَأُعْطِيَ نَبِيًّا أَنْ أُمَّتَهُ لَمْ تَهْلِكْ بِعَذَابٍ مِنَ السَّمَاءِ

(یوسف بن اسماعیل النبهانی ۵۱۳۵، امام جواہر البحار فی فضائل النبی

المختار (بیروت دار الکتب العلمیہ ۱۳۱۲ھ ۱۹۹۵ء) ج ۲، ص ۱۶۲)

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ شان بھی عطا کی گئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت آسمانی عذاب سے ہلاک نہ ہوگی۔

☆۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سب سے پہلے اپنی قبروں سے نکلے گی۔

أُخْتَصَّ بِأَنَّ أُمَّتَهُ أُولَىٰ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُمْ الْأَرْضُ مِنَ الْأَمْرِ

(یوسف بن اسماعیل النبهانی ۵۱۳۵، امام جواہر البحار فی فضائل النبی

المختار (بیروت دار الکتب العلمیہ ۱۳۱۲ھ ۱۹۹۵ء) من جواہر امام شعرانی علیہ

الرحمة، ج ۲، ص ۷۷)

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس خوبی کے ساتھ بھی خاص کیا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سب امتوں سے پہلے قبروں سے اُٹھے گی۔

☆۔ امتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعضاء وضو قیامت کے دن روشن ہوں

گے۔

وَيَكُونُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مَحَجَّلِينَ مِنْ أَثَارِ الْوُضُوءِ

(یوسف بن اسماعیل النبهانی ۵۱۳۵، امام جواہر البحار فی فضائل النبی

المختار (بیروت دار الکتب العلمیہ ۱۳۱۲ھ ۱۹۹۵ء) من جواہر امام شعرانی علیہ

الرحمة، ج ۲، ص ۷۷)

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت قیامت کے دن اس حال میں آئے گی کہ ان کے وضو کے اعضاء وضو کے اثر سے چمک رہے ہوں گے۔

☆۔ امتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد قیامت کے دن ان کے آگے دوڑ رہی

ہوگئی۔

تسعی ذریعتہم من ایدیہم

(یوسف بن اسماعیل النہانی ۱۳۵۰ھ، امام جواہر البحار فی فضائل النبی
المختار (بیروت دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۲ھ ۱۹۹۵ء) من جواہر امام شعرانی علیہ
الرحمۃ، ج ۲، ص ۷۸)

امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد ان کے آگے دوڑ رہی ہوگئی۔

☆۔ امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نامہ اعمال ان کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے

گا۔

وَيُوتُونَ كِتَابَهُمْ بِأَيْمَانِهِمْ

(یوسف بن اسماعیل النہانی ۱۳۵۰ھ، امام جواہر البحار فی فضائل النبی
المختار (بیروت دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۲ھ ۱۹۹۵ء) من جواہر امام شعرانی علیہ
الرحمۃ، ج ۲، ص ۷۸)

اور وہ (امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) کو ان کے اعمال نامے دائیں ہاتھ میں دیے جائے

گئے۔

☆۔ امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پہل صراط سے بجلی اور ہوا کی طرح گزر جائے

گئی۔

وَيَمْرُونَ عَلَى الصِّرَاطِ كَالْبُرْقِ وَالرِّيحِ

(یوسف بن اسماعیل النہانی ۱۳۵۰ھ، امام جواہر البحار فی فضائل النبی
المختار (بیروت دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۲ھ ۱۹۹۵ء) من جواہر امام شعرانی علیہ
الرحمۃ، ج ۲، ص ۷۸)

اور امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پہل صراط سے بجلی اور ہوا کی طرح گزر جائے گی۔

☆ امتِ مصطفیٰ ﷺ اپنی قبروں سے پاک ہو کر نکلے گی۔

وَتَدْخُلُ قُبُورَهَا بِذُنُوبِهَا وَتَخْرُجُ بِلَا ذَنْبٍ تُمَحَّصُ عَنْهَا بِاسْتِغْفَارِ
الْمُؤْمِنِينَ لَهَا

(یوسف بن اسماعیل النبهانی ۱۳۵۰ھ، امام جواہر البحار فی فضائل النبی

المختار (بیروت دار الکتب العلمیہ ۱۳۱۲ھ ۱۹۹۵ء) من جواہر امام شعرانی علیہ

الرحمة، ج ۲، ص ۷۸)

اور امتِ مصطفیٰ ﷺ اپنی قبروں میں گناہوں کے ساتھ داخل ہوگئی لیکن جب اپنی
قبروں سے اٹھی گی تو اس پر کوئی گناہ نہ ہوگا کیونکہ مؤمنین کے ان کے لیے استغفار
(ایصالِ ثواب) کرنے کی وجہ سے ان کے گناہ مٹا دیئے جائے گئے۔ (قارئینِ رام
پتہ چلا کہ ایصالِ ثواب کوئی نئی بات نہیں بلکہ یہ طریقہ حضور ﷺ سے ہی پلتا آ رہا ہے۔
اور قرآن میں بھی اس کی طرف صریح الفاظ کے ساتھ اشارہ موجود ہے کہ اللہ تعالیٰ نے
فرمایا:

”وَ الَّذِينَ جَاءُوا مِن بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا
الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ“ (الحشر: ۱۰)

وہ جو ان کے بعد آئے وہ یوں دعا کرتے ہیں اے ہمارے پروردگار ہم کو بخش
دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان کے ساتھ گزر چکے
ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم کو قرآن و سنت کے احکام پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

(آمین ابوالاحمد محمد نعیم قادری رضوی غفرلہ)

☆ امتِ مصطفیٰ ﷺ کے لیے اپنی نیکیوں کا بھی ثواب ہے اور جو اس
کے لیے ایصالِ ثواب کیا گیا اس کا بھی ثواب ہے۔

وَلَهَا مَا سَعَتْ وَمَا سَعَى لَهَا

(یوسف بن اسماعیل النہانی ۵۱۳۵، امام جواہر البحار فی فضائل النبی
المختار (بیروت دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۲ھ ۱۹۹۵ء) من جواہر امام شعرانی علیہ
الرحمة، ج ۲، ص ۷۸)

اور اس کے لیے اس کا بھی ثواب ہے جو اس نے خود نیکیاں کیں اور اس کا بھی جو
اس کے لیے (ایصالِ ثواب) کیا گیا۔

☆ امتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نیکیاں تمام امم سے زیادہ ہوں گئیں۔

وَهُمْ أَثْقَلُ النَّاسِ مِيزَانًا

(یوسف بن اسماعیل النہانی ۵۱۳۵، امام جواہر البحار فی فضائل النبی
المختار (بیروت دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۲ھ ۱۹۹۵ء) من جواہر امام شعرانی علیہ
الرحمة، ج ۲، ص ۷۸)

اور امتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نیکیوں کے اعتبار سے پڑا بھاری ہوگا۔

☆ امتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمام امتوں سے پہلے جنت میں جائے گی۔

وَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ سَائِرِ الْأُمَّمِ

(یوسف بن اسماعیل النہانی ۵۱۳۵، امام جواہر البحار فی فضائل النبی
المختار (بیروت دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۲ھ ۱۹۹۵ء) من جواہر امام شعرانی علیہ
الرحمة، ج ۲، ص ۷۸)

اور امتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمام امم سے پہلے جنت میں داخل ہوگی۔

☆ امتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں سے ستر ہزار بغیر حساب کے جنت میں
جائیں گے۔

وَيَدْخُلُ مِنْهُمْ الْجَنَّةَ سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ الْحَسَابِ

(یوسف بن اسماعیل النبهانی ۵۱۳۵ھ، امام جواهر البحار فی فضائل النبی المختار (بیروت دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۲ھ ۱۹۹۵ء) من جواهر امام شعرانی علیہ الرحمة، ج ۲، ص ۷۸)

اور امتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں سے ستر ہزار بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔
☆۔ جو ستر ہزار بغیر حساب کے جنت میں جائے گئے ان میں سے ہر ایک کے ساتھ ستر ہزار بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے۔

وَمَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنَ السَّبْعِينَ أَلْفًا سَبْعُونَ أَلْفًا وَأَطْفَالَهُمْ كُلَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ

(یوسف بن اسماعیل النبهانی ۵۱۳۵ھ، امام جواهر البحار فی فضائل النبی المختار (بیروت دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۲ھ ۱۹۹۵ء) من جواهر امام شعرانی علیہ الرحمة، ج ۲، ص ۷۸)

اور جو ستر ہزار بغیر حساب کے جنت میں جائے گئے ان میں سے ہر ایک کے ساتھ ستر ہزار اور ان کی اولاد بھی تمام کے تمام جنت میں جائیں گے۔
☆۔ جنتیوں کی کل ایک سو بیس صفیں ہو گئی جن میں سے اسی صفیں امتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوں گی۔

أَهْلُ الْجَنَّةِ مِائَةٌ وَعِشْرُونَ صَفًّا سَائِرُ الْأُمَمِ أَرْبَعُونَ وَهَذِهِ الْأُمَّةُ ثَمَانُونَ

(یوسف بن اسماعیل النبهانی ۵۱۳۵ھ، امام جواهر البحار فی فضائل النبی المختار (بیروت دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۲ھ ۱۹۹۵ء) من جواهر امام شعرانی علیہ الرحمة، ج ۲، ص ۷۸)

اہل جنت کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی جن میں سے چالیس صفیں دوسری امتوں کی اور اسی صفیں امتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوں گی۔

☆۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت گمراہی پر جمع نہ ہوگی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

أَنَّ أُمَّتِي لَا تَجْمَعُ عَلَى ضَلَالَةٍ

(یوسف بن اسماعیل النہانی ۵۱۲۵، امام جواہر البحار فی فضائل النبی

المختار (بیروت دار الکتب العلمیہ ۵۱۲۱۲ ۱۹۹۵ء) من جواہر شرف الدین اسماعیل

المقبری یمنی، ج ۱، ص ۲۸۳)

پیشک میری امت گمراہی پر جمع نہ ہوگی۔

☆۔ ہمارے لیے غنائم حلال کیے گئے ام ماضیہ کے لیے حلال نہ تھے۔

☆۔ ہمارے لیے روئے زمین مسجد اور طہور کی گئی۔

☆۔ ہمارے لیے مٹی کو وضو کا بدلہ تیمم کے ذریعہ بنایا گیا۔

☆۔ ہمارے لیے وضو کی تعلیم دی گئی ام ماضیہ میں سوائے انبیاء کرام (علیہم

السلام) کے یہ وضو کسی کے لیے نہ تھا۔

☆۔ ہمارے لیے پانچ وقت کی نماز فرض ہوئی ام ماضیہ کو یہ شرف نہ ملا۔

☆۔ ہمیں اذان و اقامت عطا ہوئی ام ماضیہ کے لیے نہ تھی۔

☆۔ ہمیں بسم اللہ عطا کی گئی ام ماضیہ کو یہ عطا نہیں کی گئی۔

☆۔ ہماری عبادت میں زکوع رکھا گیا۔

☆۔ ہمیں ملائکہ کی مثل نماز میں صغیر بنانے کی تعلیم دی گئی۔

☆۔ ہمیں جمعہ عطاء کیا گیا۔

☆۔ ہمیں جمعہ میں ایک ایسی گھڑی ملی جس میں دعا قبول ہوتی ہے۔

☆۔ ہمیں رمضان کی پہلی شب اللہ تعالیٰ نظر رحمت کے ساتھ دیکھتا ہے اور جسے

اللہ تعالیٰ نظر رحمت کے ساتھ دیکھ لے وہ معذب نہیں کیا جاتا۔

☆۔ ہمارے لیے تزئین جنت کی بشارت ہے۔

- ☆۔ ہر رات کو ملائکہ ہمارے حق میں استغفار کرتے ہیں۔
- ☆۔ ہمارے گناہ رمضان المبارک کی آخری رات تک بخش دیئے جاتے ہیں۔
- ☆۔ ہمیں رمضان المبارک میں روزے کے لیے سحری عطاء کی گئی۔
- ☆۔ ہمیں رمضان المبارک میں لیلة القدر عطا ہوئی جو ایک ہزار مہینوں سے افضل ہے۔

- ☆۔ ہمیں مصیبت کے وقت،، اناللہ وانا الیہ راجعون،، پڑھنے کی تعلیم دی گئی۔
- ☆۔ ہم سے اللہ تعالیٰ نے سختی اور اغلال (بوجھ) کو رفع کیا۔
- ☆۔ ہمارے دین میں اللہ تعالیٰ نے حرج اور تنگی نہیں رکھی۔
- ☆۔ ہم سے اللہ تعالیٰ نے خطا اور نسیان کا مواخذہ اٹھالیا۔
- ☆۔ امتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو امتِ مرحومہ کہا گیا۔ (یعنی رحمت کی ہوئی امت)
- ☆۔ ہمارے اسلام میں وہ وصف خاص رکھے گئے کہ اس میں امتِ مرحومہ کے لاوہ کوئی شریک نہیں سوائے انبیاء کرام علیہم السلام کے۔
- ☆۔ ہماری شریعت اکمل الشرائع ہے۔

- ☆۔ امتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اجماع حجت ہے۔
- ☆۔ امتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اختلاف رحمت ہے۔
- ☆۔ ہمارے لیے اگرچہ عمل کی قلت ہوگئی مگر ثواب زیادہ ملے گا۔
- ☆۔ ہمارے اندر اگر خدا نخواستہ طاعون آئے تو اس میں مرنے والا شہید ہوگا اور طاعون اس امت کے لیے رحمت ہوگا جو دوسری امم کے لیے عذاب بن کے آیا تھا۔

- ☆۔ اس امت کا یہ خاصہ ہے کہ اگر دو آدمی میت کی شہادت بخیر دیں تو اس کے

- ☆۔ اس امت میں تصنیف و تالیف کتب کا سلسلہ جاری رہے گا۔
 - ☆۔ امتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں قطب اوتا و نجباء و ابدال اور غوث ہوں گے۔
 - ☆۔ ہم میدانِ حشر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تو سل و صدقے بلند مقام پر ہوں گے۔
- (حوالہ جات جمیع، شرح قصیدہ بردہ، علامہ سید ابو الحسنات محمد احمد

قادری، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور ۲۰۰۵ء، ص ۳۱۲ تا ۳۱۶)

یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے چند اوصاف ہم نے بیان کیے اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنی زیادہ خوبیاں عطا فرمائی ہیں کہ اگر جسم کا ہر بال زبان بن جائے اور اس کو حیات و خضر مل جائے پھر بھی وہ نہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خوبیوں کو گن سکتا ہے نہ شمار میں لاسکتا ہے۔ ہم نے یہ مذکورہ بالا اوصاف انہی مختلف کتب سے اخذ کیے ہیں مزید شوق رکھنے والے حضرات کے لیے گزارش ہے کہ وہ درج ذیل کتب کا مطالعہ فرمائیں۔

- (1) الشفاء شریف: / قاضی عیاض مالکی علیہ رحمۃ
- (2) الشمائل ترمذی: / امام محمد بن عیسیٰ بن سورۃ ترمذی علیہ رحمۃ
- (3) الخصائص الکبریٰ: / امام عبدالرحمن بن ابی بکر السیوطی علیہ رحمۃ
- (4) نمودج اللیب فی خصائص الحبیب: / امام عبدالرحمن بن ابی بکر السیوطی علیہ رحمۃ
- (5) جواہر البخاری فی فضائل نبی المختار: / امام یوسف بن اسماعیل مہمانی علیہ رحمۃ
- (6) مقام رسول صلی اللہ علیہ وسلم: / مولانا منظور احمد فیضی علیہ رحمۃ
- (7) خصائص مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم: / مولانا سید محمود احمد رضوی علیہ رحمۃ
- (8) شرف مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم: / مولانا عبدالملک بن محمد نیشاپوری علیہ رحمۃ
- (9) الامن والعلی: / امام احمد رضا بریلوی علیہ رحمۃ
- (10) شروعات حدائق بخشش: / حضرت علامہ فیض احمد اویسی علیہ رحمۃ و مفتی

غلام حسن قادری وغیرہ

(11) انوارِ غوثیہ شرح شمائلِ ترمذیہ: / علامہ امیر شاہ قادری گیلانی

(12) ذکر جمیل: / علامہ شفیع اکاڑوی علیہ رحمۃ

اور اس کے علاوہ احادیث اور سیرت کی کتب ہیں جن کا اعداد و شمار امر دشوار ہے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر لکھی جانے والی کتب کا احاطہ ایک مشکل کام ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف کا احاطہ کون کر سکتا ہے؟ ہم آخر میں چند اشعار کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں دست بستہ عرض کرتے ہیں کہ

کوئی کیا جانے کہ کیا ہو..... عقل عالم سے ماوراء ہو

کنز مکتوم ازل میں..... در مکنون خدا ہو

سب جہت کے دائرے میں..... شش جہت سے تم وراہ ہو

ندائیم کدا تھیں سخن گویمت..... تو بالائیں زانچہ من گویمت

لا یکمن السماء کما کان حقہ..... بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

اور تیرے تو وصف عیب تنہا ہی سے ہیں بری

حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے

لیکن رضا نے ختم سخن اس پہ کر دیا

خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

رب کائنات سے دعا ہے کہ تمام مومنین کی بخشش فرمائے اور اس کام کو میرے،

میرے والدین میرے اساتذہ کرام اور تمام عزیز واقارب اور تمام قارئین کے لیے

بخشش کا ذریعہ بنا کر دین و دنیا کی بھلائیاں عطا فرمائے

آمین..... بحرمۃ النبی الکریم الامین

ابوالاحمد محمد نعیم قادری رضوی

(فاضل جامعہ قادریہ عالیہ نیک آباد مرالیاں شریف گجرات)

مقالہ نمبر: 3

تحقیقات الرضویة
فی
أولیات المصطفویة

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اولیات

(مرتب)

ابوالاحمد محمد نعیم قادری رضوی

(فاضل جامعہ قادریہ عالیہ نیک آباد مزاراڑیاں شریف گجرات)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تقریظ جمیل



استاذی مکرم حضرت علامہ مولانا ابوطیب و طاہر محمد ساجد القادری صاحب
(ناظم تعلیمات و صدر المدرسین مرکز اہلسنت جامعہ قادریہ عالیہ نیک آباد مراٹھاں شریف گجرات)
الحمد لله الذي جعل نبيّه محمداً اول الانبياء بدءاً و آخرهم بعناً
و الصلوة والسلام على سيدنا محمد الذي قال كنت نبيا و آدم بين
الماء و الطين و على آله اصحابه اجمعين۔

اما بعد:

نگاہ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر

وہی قرآن وہی فرقاں وہی یسین وہی طہ

فطرت انسانی ہے کہ ہر محبت اور غلام اپنی استطاعت اور قدرت کے مطابق اپنے
محبوب اور آقا کی تعریف و توصیف نثر یا نظم کی صورت میں بیان کر کے اپنی محبت اور غلامی کا
اظہار کرتا ہے۔

فاضل نوجوان انجی فی اللہ عزیزم صاحبزادہ علامہ محمد نعیم قادری رضوی زاد اللہ علمہ و
عملہ و حسن تحریرہ نے بھی اپنے مخصوص انداز میں اولیات مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیان کر کے
اپنی والہانہ محبت و عقیدت کا اظہار کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ جل جلالہ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی جلیلہ کو قبول فرمائیں۔

آمین بجاہ سید الاولین و الآخین

بندہ عاجز ابوطیب و طاہر محمد ساجد القادری بن سید عالم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنے کمال عطاء فرمائے ہیں کہ ان کا احاطہ کرنا مشکل نہیں بلکہ ناممکن ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف و کمالات دن بدن ترقی کی منازل کی طرف رواں دواں ہیں یوں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر لحاظ سے اول ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولیات کو شمار کرنا انتہائی مشکل ہے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چند اولیات اختصار کے ساتھ آپ حضرات کے سامنے پیش کرنے کی کوشش کر رہا ہوں اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے

☆ --- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی پہلی مخلوق ہیں:

حدیث مبارکہ ہے:

”عن عبد الرزاق عن معمر عن ابن المنكدر عن جابر قال سألت رسول الله ﷺ عن أول شيء خلقه الله تعالى؟ فقال: هو نور نبيك يا جابر خلقه الله ثم خلق فيه كل خير، وخلق بعده كل شيء وحين خلقه أقامه من مقام القرب إلى عشر ألف سنة..... فالعرش والكرسي من نوري والكرويون من نوري والروحانيون والملائكة من نوري والأجنة وما فيها من النعيم من نوري وملائكة السموات السبع من نوري والشمس والقمر والكواكب من نوري والعقل والتوفيق من نوري وأرواح الرسل والأنبياء من نوري والشهداء والسعداء والصالحون من نبي نوري..... ثم خلق الله آدم من الأرض فركب فيه النور في جبينه ثم انتقل منه إلى شيب وكان ينتقل من طاهر إلى طيب ومن طيب إلى طاهر، إلى أن أوصله الله صلّب عبد الله بن عبد المطلب ومنه إلى رحم أمي آمنة بنت وهب ثم أخرجني إلى الدنيا فجعلني سيد المرسلين وحاكم النبيين ورحمة للعالمين

وَقَائِدَ الْغُرِّ الْمُحَبَّلِينَ وَهَكَذَا كَانَ بَدَأُ مَخْلُقِ نَبِيِّكَ يَا جَابِرُ

(”مصنف عبد الرزاق“ جز اول، بتحقيق الدكتور عيسى بن عبد الله، حديث رقم 18 -)

(امام بخاری کے دادا استاد محدث کبیر حافظ) عبد الرزاق نے معمر سے انہوں نے منکر سے انہوں نے (صحابی رسول) حضرت جابر سے روایت کیا۔ آپ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کی سب سے پہلی مخلوق کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا اے جابروہ تمہارے نبی کا نور ہے جسے اللہ نے پیدا کیا پھر اس نور میں ہر قسم کا خیر پیدا کیا اور ہر شئی اس کے بعد پیدا کی اور جب اس کو پیدا کیا تو اسے اپنے سامنے مقام قرب میں ۱۲ ہزار سال تک رکھا..... پس عرش اور کرسی میرے نور سے ہیں اور مقرب فرشتے میرے نور سے ہیں اور روحانی مخلوق اور فرشتے میرے نور سے ہیں اور جنت اور اس کی نعمتیں میرے نور سے ہیں اور سات آسمانوں کے فرشتے میرے نور سے ہیں اور سورج اور چاند ستارے میرے نور سے ہیں اور عقل اور توفیق میرے نور سے ہیں۔ انبیاء اور رسل کی رؤس میں میرے نور سے ہیں۔ شہداء، سعداء اور صالحین میرے نور سے ہیں..... پھر اللہ تعالیٰ نے آدم (علیہ السلام) کو زمین سے پیدا کیا۔ ان کی پیشانی میں نور رکھا پھر وہ نور شیث (علیہ السلام) کی طرف منتقل ہوا اور ایک طیب سے ایک طاہر کی طرف اور ایک طاہر سے ایک طیب کی طرف منتقل ہوتا رہا یہاں تک کہ اس نور کو اللہ تعالیٰ نے عبد اللہ بن عبد المطلب کی پشت میں اور ان سے میری والدہ آمنہ بنت وہب کی رحم میں منتقل کیا۔ پھر مجھے اللہ تعالیٰ دنیا میں لایا پس اس نے مجھے سید المرسلین، خاتم النبیین رحمۃ للعالمین اور اپنے مقرب بندوں کا قائد بنا دیا۔ اے جابر اس طرح تیرے نبی کی پیدائش کی ابتداء ہوئی۔“

اس صحیح الاسناد حدیث سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوقات میں سب سے پہلے ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کو پیدا کیا اور پھر آپ کے نور

سے تمام اشیاء کو پیدا کیا اسی لیے محققین نے دیگر وجوہ کے علاوہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا تقييد و تخصيص رحمۃ للعالمين اس معنی میں بھی قرار دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کائنات کے ایک ایک ذرے کو نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیدا فرمایا اور آپ کو مصدر کائنات اور پوری کائنات کے لیے فیض الہی کے حصول کا واسطہ کبریٰ ہونے کا شرف عطا فرمایا ہے۔ اس بناء پر علماء اہلسنت نے رحمۃ للعالمين کو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت خاصہ قرار دیا ہے۔

نیز اس صحیح الاسناد حدیث مبارکہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام آباء و اجداد کا طیب و طاہر ہونا ثابت ہوا جبکہ قرآن مجید سورہ توبہ آیت نمبر 28 میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ۔“

ترجمہ: ”مشرکین ناپاک ہیں۔“

لہذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین اور تمام آباء کرام و امہات عظام کا موحد ہونا ثابت ہوا۔ نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان اقدس سے ذکر میلاد سے ذکر میلاد کا مسنون ہونا ثابت ہوا

اس صحیح الاسناد حدیث کی بناء پر اہلسنت کا عقیدہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت نور ہے آپ محض بشر نہیں بلکہ نوری بشر ہیں۔

(از افادات استاذی مکرم پیشوائے اہلسنت حضرت صاحبزادہ ہید محمد افضل قادری دامت براء کا ہم عالیہ

سجادہ نشین خانقاہ قادریہ عالیہ نیک آباد گجرات)

اس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ وَالْاَرْضَيْنِ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، المودج اللہیب فی خصائص المحیب، (جدہ وزارت

اے محبوب تجھے نہ پیدا کرتا تو نہ آسمانوں کو پیدا کرتا نہ زمینوں کو۔
اس حدیث سے بھی پتہ چلا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی سب سے پہلی مخلوق ہیں
کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود باوجود ہی تمام مخلوقات کا سبب بنا۔
وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے
اور میں اس حدیث مبارکہ کی شرح کرتے ہوئے بارگاہ نبوی میں یوں
عرض کرتا ہوں کہ:

بزمِ جہاں کو سجایا تیرے واسطے
زمین آسمان کو بنایا تیرے واسطے
زمین و فلک حور و ملک تیرے نور سے
فردوسِ جنان کو سجایا تیرے واسطے
شمعِ تیری پروانہ تیرا گل و گلشن تیرے لیے
نغمِ بلبل بنایا تیرے واسطے
مالک تیرا تو ملک تیری ملکیت میں
خدا کی سب رعایا تیرے واسطے
برب جہاں مکل خلق تیرے لیے بنی
شمس و قمر ہر چو پایہ تیرے واسطے
افرادِ نیک و بد اُسے معلوم ہیں سبھی
محشر میں سب کو اٹھایا تیرے واسطے
کئے معاف گناہ سب گناہگاروں کے خدا
اور ناعم کی سب خطایاں تیرے واسطے

اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

« انا اول الانبياء خلقتاً »

(ابو حامد محمد بن غزالی علیہ الرحمہ منوفی ۵۰۵ھ معارج القدس فی مدارج معرفة النفس، دار

الآفاق الحدید ۱۹۷۵ء، ص ۱۱۱)

میں تخلیق کے اعتبار سے تمام انبیاء سے پہلے پیدا کیا گیا۔ (اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی سب سے پہلے نبی و رسول ہیں)

☆۔۔۔ اللہ تعالیٰ کے پہلے نبی اور رسول:

تَبْرَاكَ الَّذِي نَزَلَ الْفُرْقَانَ عَلَىٰ عِبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَلَمِينَ نَذِيرًا

(الفرقان ۲۵:۱)

پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندہ خاص پر فرقان (قرآن) نازل کیا تاکہ وہ تمام جہانوں کے لیے ڈرسانے والا ہو۔

اس آیت مبارکہ سے یہ بات صراحتاً ثابت ہو رہی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے نبی ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جہانوں کا نبی بنایا تو یقیناً آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت آدم علیہ السلام کے بھی نبی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے بعثت کے اعتبار سے پہلے رکھا۔ اسی کی طرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صراحتاً اشارہ فرمایا چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔

عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قيل يا رسول الله متى كنت نبياً قال و آدم بين الروح والجسد

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نبی کب بنے فرمایا جب کہ آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔

(عبد الرحمن بن ابی بکر، امام جلال الدین السیوطی (متوفی ۹۱۱ھ)، خصائص کبریٰ، مکتبہ

رحمانیہ، ج ۱، ص ۸)

اور امام جلال الدین السیوطی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

فَكَانَ نَبِيًّا وَأَدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّينِ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، النموذج اللیب فی خصائص الحیب، (جلد ہوزارت العلام

جلد ۱، ص ۲۰)

وہ اس وقت بھی نبی تھے جب آدم علیہ السلام پانی اور مٹی کے درمیان تھے۔

رسول کی تعریف:

رسول اُس مرد کو کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نئی شریعت اور نیا دین دے

کر تبلیغ احکام کے لیے بھیجا جائے۔

نبی کی تعریف:

نبی اُس مرد کو کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجا جائے تاکہ اللہ تعالیٰ کے

اُن احکام کی تبلیغ و تقریر کرے جو پہلے کسی رسول پر نازل ہو چکے ہوں۔

(یعنی رسول نئی شریعت لے کر آتا ہے اور نبی کچھلی شریعت کی تبلیغ و تقریر کرتا

ہے۔ اور ہمارے نبی ﷺ رسول بھی ہیں اور نبی بھی کیونکہ آپ ﷺ کی لائی ہوئی

شریعت میں نئے احکام بھی ہیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شریعت کے بھی احکام

ہیں، ابوالاحمد محمد نعیم قادری رضوی غفرلہ)

فائدہ:

نبی کا لغوی و حقیقی معنی کرتے ہوئے صاحب المنجد لکھتے ہیں

النبی المنخر عن الغیب او المستعمل بالالهام من اللہ

نبی اُس کو کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام (وحی) کے ذریعے غیب اور مستقبل کی خبریں دینے والا ہو۔

سر عرش پر ہے تیری گزر دل فرش پر ہے تیری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا عالم

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کے ایک شعر سے مجھے ایک نکتہ سمجھ میں آیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا درجہ کہاں سے شروع ہوتی ہے نکتہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں سے جمادات ہیں اس کے اوپر نباتات اور پھر حیوانات اور ان سے اوپر فرشتوں کا درجہ ہے پھر اس سے اوپر کامل انسان کا درجہ ہے (انسان فرشتوں سے افضل ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کریں اور علامہ ڈاکٹر محمد اقبال علیہ الرحمہ کیا خوب کہتے ہیں کہ

فرشتوں سے بہتر ہے انسان بنا
مگر اس پہ لگتی ہے محنت زیادہ

پھر انسان سے اوپر درجہ ہے رسل ملائکہ کا پھر اس سے اوپر درجہ ہے انبیاء کرام کا پھر اس سے اوپر درجہ ہے رسل بشریت کا پھر اس سے اوپر درجہ آتا ہے عظمت والے رسولوں کا اور یہ وہ مقام ہے جہاں سے ہمارے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت نہیں نبوت شروع ہوتی ہے یاد رہے کہ رسول نبی سے افضل ہوتا ہے تو جب ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا یہ عالم ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت عظیم تر رسولوں کی رسالت کی انتہا سے شروع ہوتی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا عالم کیا ہوگا۔؟ اعلیٰ حضرت کا شعر یہ ہے کہ

خلق سے اولیاء، اولیاء سے رسل

اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

☆۔۔۔ سب سے پہلے مسلمان اور مومن:

اللہ تعالیٰ نے اس بات کو بھی لوگوں پر واضح کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذاتِ اقدس پر اس کائنات میں سب سے پہلے ایمان لانے والے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔
ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

قُلْ أَغْنَى اللَّهُ أَنَا أَنَا فَاطِرُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُلَاقِي
يُطْعِمُ قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ (الانعام: ۱۳)

تم فرماؤ کیا میں اللہ کے سوا کسی اور کو والی بناؤں وہ اللہ جس نے آسمان اور زمین پیدا کیے اور وہ کھلاتا ہے اور کھانے سے پاک ہے تم فرماؤ مجھے حکم ہوا ہے کہ سب سے پہلے گردن رکھوں۔

دوسرے مقام پر ہے:

قُلْ إِنْ صَلَّيْتُ وَإِنِّي وَنَسَجِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ

(الانعام: ۱۶۲، ۱۶۳)

تم فرماؤ بے شک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میری موت سب اللہ کے لیے ہیں۔ جو سارے جہان کا رب ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی بات کا حکم ہے اور میں سب سے پہلے اسلام لانے والا ہوں۔

ایک اور مقام پر فرمایا:

قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ اللَّهَ مُخْلِصًا لَهُ الدِّينَ وَأُمِرْتُ لِأَنْ أَكُونَ أَوَّلَ
الْمُسْلِمِينَ

(الزمر: ۱۲)

آپ فرمادیتے تھے کہ مجھے تو حکم ملا ہے کہ میں خلوص کے ساتھ اللہ کی عبادت کروں اور یہ بھی حکم ملا ہے کہ سب سے پہلا مسلمان میں ہوں۔
اسی طرح خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

انا اول المؤمنین

میں سب سے پہلا مومن ہوں

(ابو عبد اللہ احمد بن حنبل الشیبانی (متوفی ۲۴۱ھ)، الرد علی الجہمیہ والزنادقہ، دار الفکر، بیروت)

والتوزیح، ص ۸۰)

نیز فرمایا:

انا اول المسلمین

(ابو عبد اللہ احمد بن حنبل الشیبانی (متوفی ۲۴۱ھ)، الرد علی الجہمیہ والزنادقہ، دار الفکر، بیروت)

والتوزیح، ص ۸۰)

میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔

فائدہ:

جو مسلمان ہے وہ مومن بھی ہے اور جو مومن ہے وہ مسلمان بھی چنانچہ علامہ سعد الدین تفتازانی فرماتے ہیں۔

و بالجملة لا یصح فی الشرع ان یحکم علی احد بانہ مؤمن و لیس

بمسلم او مسلم و لیس بمؤمن

اور حاصل کلام یہ کہ شرع میں یہ بات درست نہیں کہ کسی کو کہا جائے کہ یہ مومن

ہے مسلمان نہیں یا مسلمان ہے اور مومن نہیں (یعنی کسی کو مسلمان ماننے اور مومن نہ

ماننے یا مومن ماننے اور مسلمان نہ ماننے یہ درست نہیں کیونکہ جو مومن ہے وہ مسلمان

بھی ہے اور جو مسلمان ہے وہ مومن بھی ہے)

(مسموعہ سید مسعود بن عمر تفتازانی، شرح العقائد النسفیہ، مکتبہ رحمانیہ لاہور، بحث فی

ایمان و ایمان، واحد، ص ۱۵۸)

نام سعد الدین تفتازانی کے نزدیک مومن اور مسلمان ایک ہی شخص کے دو نام ہیں لیکن شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے ایمان اور اسلام میں فرق کو بیان کیا ہے آپ فرماتے ہیں۔

”اسلام اسم ظاہر اعمال ست و ایمان نام باطن اعتقاد و دین عبارت از مجموعہ اسلام و ایمان ست آنکہ در اعتقاد مذکور است کہ اسلام و ایمان یکے ست ہاں معنی ست کہ ہر مومن مسلم ست و ہر مسلم مومن و نفی یکے مومن و مسلم از مسلمان نہ توان کرد۔ یعنی اسلام ظاہری اعمال (مثلاً نماز پڑھنے، روزہ رکھنے، اور زکوٰۃ دینے وغیرہ) کا نام ہے اور ایمان اعتقادِ باطن (یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول ﷺ کو دل سے ماننے) کا نام ہے اور اسلام اور ایمان کے مجموعہ کا نام دین ہے اور وہ جو عقائد کی کتابوں میں ہے کہ اسلام اور ایمان ایک ہی ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر مومن مسلمان ہے اور ہر مسلمان مومن ہے اور ان دونوں میں سے کسی ایک کی نفی مسلمان سے نہیں کر سکتے۔

مجموعہ سید الحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ، اشعة اللمعات، ج ۱، ص ۲۸، بحوالہ انوار

محدث، رینا بک شاپ، گجرات، ص ۵۹)

(خلاصہ کلام یہ کہ اسلام اور ایمان میں فرق ہے لیکن مسلمان اور مومن میں فرق

نہیں)

☆۔۔۔ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے:

مذکورہ بالا آیات و احادیث بھی اس بات پر دال ہیں کہ حضور ﷺ ہی سب سے

پہلے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے ہیں کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تخلیق میں بھی اول ہیں اور اسلام و ایمان میں بھی۔ علاوہ ازیں خود آقا نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

انا اول العابدین

(عبد العزیز بن صالح، جهود الشيخ محمد الامين الشنقبطي في تقرير عقيدة سلف، مكتبة العبيكان

، الرياض ۱۹۹۹ء، ج ۲، ص ۵۶۱)

میں ہی سب سے پہلے (اللہ تعالیٰ کی) عبادت کرنے والا ہوں۔

فائدہ:

عبادت کا معنی ہے غایتِ تعظیم اور نہایت تذلل جیسا کہ علامہ قاضی شیرازی بیضاوی علیہ الرحمہ تفسیر بیضاوی میں فرماتے ہیں کہ

والعبادة أقصى غاية الخضوع والتذلل

اور عبادت عاجزی اور اکساری کے آخری درجہ کو کہتے ہیں۔

(تفسیر بیضاوی، پ ۱، سورۃ فاتحہ تحت آہ نمبر ۵، ص ۳۵، مکتبہ رحمانیہ)

اور عبادت کا دار و مدار عظمت کے آخری درجہ پر ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے عبادت کو خالقیتِ کل شئی اور اس جیسی مثالوں پر مرتب فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا،

ذِكْرُكُمْ اللَّهُ رَبُّكُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوهُ

(الانعام: ۱۰۲)

یہ ہے اللہ تمہارا رب اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں ہر چیز کا بنانے والا تو اسے

پوجو۔

اب اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے عبادت کو خالقیتِ کل شئی پر مرتب کیا کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت اس لیے کرو کہ اس نے تمام اشیاء کو پیدا فرمایا ہے اور جو تمام اشیاء کو بنانے والا ہے ظاہر ہے اس سے عظیم ہستی کوئی بھی نہیں لہذا معلوم ہوا کہ عبادت کا

دار و مدار عظمت کے آخری درجہ پر ہے اس طرح امام فخر الدین الرازی فرماتے ہیں کہ۔

ان امر العبادۃ ترتب علی کونہ خالق کل شیء اذ ترتب الحکم علی الوصف بالفناء مشعر بالسببۃ فهذا تقتضی ان کون الاله خالقاً للاشیاء هو الموجب لکونہ معبوداً علی الاطلاق فالاله هو المستحق للمعبودیۃ عبادت کا حکم خالق کل شیء پر مرتب ہے اور جب حکم کسی وصف پر فناء کے ساتھ مرتب ہو تو وہ اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ یہ وصف حکم کا سبب ہے پس یہ اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ الہ اشیاء کا خالق ہو اور یہی علی الاطلاق معبود ہونے کا موجب ہے پس الہ وہ ہے جو مستحق للعبادت ہو۔

(تفسیر کبیر، پ ۷، الانعام: تحت الآیہ ۱۰۲)

ثابت ہوا کہ کسی کے سامنے دست بستہ خواہ زانوں پکڑ کے کھڑا ہونا یا کسی کے گرد گھومنا یا کسی کو محتاج سمجھ کر ہر سال اپنے مال سے چالیسواں حصہ مقرر کرنا یا اپنے اہل و عیال کے کاروبار میں صبح صادق سے غروب آفتاب تک کھانے پینے سے باز رہنا غایت تعظیم تو ایک طرف تعظیم ہی نہیں اور عبادت کا دار و مدار تو انتہائی تعظیم پر ہے تو ایسے افعال کہ ان میں دوسرے کو مستحق للعبادت اور واجب الوجود یا رزاق مطلق یا خالق عالم یا قیوم بالذات یا حی بذاتہ یا نفع و نقصان میں مؤثر حقیقی یا امامت و احیاء میں مستقل نہ سمجھا جائے اور نہ ہی یہ عقیدہ رکھا جائے نہ عبادت بنتے ہیں اور نہ ہی توحید کا ابطال لازم آتا ہے اور نہ ہی شرک کا وہم ہوتا ہے۔

☆۔۔۔ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا دیدار کرنے والے:

یوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت بیداری میں اپنے سر کی آنکھوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا دیدار کیا ہے جیسا کہ کتب معراج میں مذکور ہے اور علماء کرام نے بے شمار دلائل

سے اس بات کو ثابت کیا ہے لیکن بروز قیامت بھی جو ہستی سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا دیدار کرے گی وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی ذات بابرکت ہے امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ فرماتے۔

وَأَوَّلُ مَنْ يَنْظُرُ إِلَى اللَّهِ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، نموذج اللیب فی خصائص الحیب، (جدہ، وزارت

العلام جدہ ۱۴۰۶ء) ص ۱۲۵)

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کو دیکھے گے
☆۔۔۔ اللہ تعالیٰ کی تجلیات کا سب سے پہلا مرکز:
حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ

وَحِينَ خَلَقَهُ أَقَامَهُ مِنْ مَقَامِ الْقُرْبِ إِنِّي عَشْرَ أَلْفِ سَنَةٍ

(”مصنف عبد الرزاق“ جز اول، بتحقیق الدكتور عیسٰی بن عبداللہ،

حدیث نمبر 18 -)

جب اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا کیا تو اس کو اپنے مقام قرب میں بارہ ہزار سال رکھا۔

معلوم ہوا سب سے پہلی چیز جو اللہ تعالیٰ کا مرکز تجلیات بنی وہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نور مبارک ہے۔

فکتہ مفیدہ:

تفاسیر میں موجود ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنی ایک تجلی پہاڑ کے واسطے کے ساتھ دکھائی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نظرات تیز ہو گئی کہ آپ علیہ السلام چالیس میل کی دوری سے اندھیری رات میں سیاہ پتھر پر کالی چوٹی کو بالکل صاف دیکھ لیتے تو جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک تجلی وہ بھی بالواسطہ

دیکھی تو آپ علیہ السلام کی نظر کا یہ عالم ہے تو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ کا کیا عالم ہوگا جو کہ ایک نہیں لاکھوں اور کڑوروں تجلیات کے بغیر کسی واسطہ کے بارہ ہزار سال مرکز بنے رہے؟

یہ شان ہے خدمت گاروں کی سردار کا عالم کیا ہوگا

☆۔۔۔ اللہ تعالیٰ کی سب سے پہلی رحمت:

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ (الانبیاء: ۲۱: ۱۰۷)

اور نہیں بھیجا ہم نے آپ کو مگر رحمت تمام جہانوں کے لیے۔

اس آیت مبارکہ سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی سب سے پہلی رحمت

ہیں کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے تمام جہانوں کے لیے رحمت بنایا لہذا تمام جہانوں

سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت کا مقدم ہونا ضروری ہے۔

شاہِ ارض و سماء سرورِ انبیاء تیری شانِ جلالت کی کیا بات ہے

بن کے آیا ہے تو رحمتِ دو جہاں تیری وسعتِ رحمت کی کیا بات ہے

☆۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر انبیاء کی نسبت اول الذکر ہے:

باوجود اس کے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری تمام انبیاء علیہم السلام کے بعد میں

ہوئی لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کو تمام انبیاء سے پہلے رکھا گیا۔ اور یہ وہ فضیلت ہے جو

صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی عطا کی گئی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

”وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُوحٍ وَإِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ

وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَأَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيثَاقًا غَلِيظًا

(الاحزاب: ۷)

اور (وہ وقت یاد کیجئے) جب ہم نے تمام نبیوں سے مستحکم وعدہ لیا اور آپ سے

بھی نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ بن مریم سے اور ہم نے ان سب سے عہد لیا

کہ وہ اللہ کے احکام کی بجا آوری اور اس کی تبلیغ میں ہمیشہ ثابت قدم رہیں گے۔
(اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے تمام رسولوں اور انبیاء سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر پہلے فرمایا)

ایک اور مقام پر انبیاء کا ذکر فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:
”إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَى نُوحٍ وَالنَّبِيِّينَ مِنْكُمْ بَعْدِهِ وَأَوْحَيْنَا إِلَى إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْكَاسِبَاتِ وَعِيسَى وَيُوسُفَ وَأَهْلَهُمْ وَأَهْلَهُمْ وَهَارُونَ وَسُلَيْمَانَ وَآتَيْنَا دَاوُدَ زَبُورًا“

(النساء: ۱۶۳)

(اے رسول) ہم نے آپ کی طرف اس طرح وحی بھیجی جس طرح ہم نے نوح اور ان نبیوں کی طرف جو نوح کے بعد آئے ان کی طرف وحی بھیجی اور ہم نے وحی بھیجی ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور ان کی اولاد اور عیسیٰ اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان (علیہم السلام) کی طرف اور ہم نے داؤد کو زبور عطا کیا۔
(اس آیت مبارکہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کو تمام انبیاء کے ذکر پر مقدم کیا اور سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا ذکر فرمایا)

ورفعتا لك ذكر كما ہے سایہ تجھ پر

ذكر ہے اونچا تیرا بول ہے بالا تیرا

☆ --- آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے اللہ کی ربوبیت کا اقرار کیا:

امام جلال الدین السيوطی فرماتے ہیں:

إِنَّهُ أَوَّلُ مَنْ قَالَ بَلَى يَوْمَ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ

جس دن اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ تو سب سے پہلے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاں کہا۔

(یوسف بن اسماعیل البہانی، جواهر البحار فی فضائل النبی المختار، ج ۲، ص ۱۴، دار الکتب

العلمیة بیروت ۱۴۱۹ھ، ۱۹۹۸ء، من جواهر الامام احمد بن محمد ابی بکر قسطلانی، ۹۲۳ھ)

☆۔۔۔ اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی رکھا گیا:
سب سے پہلے اسم محمد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی رکھا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کسی کا نام محمد نہ
ہوا۔

الشیخ محمد المہدی فاسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

وقد سماہ تعالیٰ بهذا الاسم الذی ہو محمد قبل ان یخلق آدم علیہ
السلام بل قبل ان یخلق الخلق بالفی عام

(مطالع المسرات بحلاء دلائل المعجزات، بحوالہ العوارف العنبرہ فی المیلاد النبویہ، مولانا محمد

یحقوب ہزاروی، ضیاء القرآن لاہور، ۱۳۱)

تحقیق اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم شریف محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے تخلیق آدم علیہ السلام بلکہ
تمام مخلوق کی تخلیق سے دو ہزار سال قبل موسوم فرمایا۔

امام جلال الدین السیوطی علیہ الرحمہ نے اسی کے متعلق ایک حدیث ذکر کی ہے کہ

”جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

ساتویں دن ایک بکری ذبح کی اور قریش کی دعوت کی

فلما اکلوا قالوا یا عبدالمطلب ما سمیتہ؟ قال سمیتہ محمدا قالوا فما

رغبت بہ عن اسماء اهل بیتک قال اردت ان یحمدہ اللہ فی السماء وخلقہ

فی الارض

جب قریش کھانا کھا چکے تو انہوں نے حضرت عبدالمطلب سے پوچھا بچے کا نام

کیا رکھا ہے؟ تو آپ نے جواب دیا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) قریش نے کہا آپ نے اپنے

خاندان کے ناموں سے اعراض کیوں کیے (یعنی نانا کے کسی آدمی کا نام رکھ

لیتے) تو حضرت عبدالمطلب نے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں میں اس کی تعریف فرمائے اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق زمین میں۔

(التخصیص الکبریٰ، ج ۱، باب ما ظهر فی لیلۃ مولده من المعجزات والتخصیص

ص ۸۵، مکتبہ رحمانیہ)

اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کسی کا نام محمد نہ تھا اسی لیے تو قریش نے سوال کیا کہ آپ کوئی مشہور نام رکھتے۔ تو یہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولیت ہے کہ سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم رکھا گیا۔ خیال رہے کہ لفظ محمد باب تفعیل سے اسم مفعول کا صیغہ ہے اور اس کا معنی ہے۔

مدح مرۃ بعد مرۃ..... جس کی بار بار تعریف کی گئی ہو

سبحان اللہ۔ جس معنوی مناسبت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ نام رکھا گیا وہ کتنی درست ثابت ہوئی۔

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس نام پاک کا اشتقاق اللہ تعالیٰ کے نام محمود سے ہے علامہ نور بخش تو کلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے اسم مبارک محمود سے مشتق

ہے۔

(علامہ نور بخش تو کلی علیہ الرحمہ، سہرت رسول عربی ﷺ، ص ۲۰، ص ۲۳، اکبر ہک

سہلز، لاہور)

علامہ علی بن برہان الدین حلبی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

هو یروی ان عبد المطلب انما سماه محمدا لرویا راہا

اور یہ بھی روایت ہے کہ حضرت عبدالمطلب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ نام ایک خواب

کی وجہ سے رکھا جو آپ نے دیکھا (خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کو دیکھا کہ ہر چیز

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کر رہی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور زیادہ سے زیادہ ہوتا جا رہا ہے اس لیے
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم رکھا دیا۔

(العوارف العنبریہ فی المیلاد النبویہ، مولانا محمد یعقوب ہزاروی، ضیاء القرآن

لاہور، ص ۱۲۳)

نام پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت

مولانا محمد تقی علی خاں بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں۔

،، یہ وہ نام ہے جسے خالق ارض و سماء جل جلالہ نے زمین و آسمان مہر ماہ کی
پیدائش سے بیس لاکھ برس پہلے اپنے نام کے ساتھ عرش بریں پر لکھا حق عز مجدہ کو یہی
نام ایسا بھایا جس تمام عالم بالا آباد فرمایا سدرہ المنتہی کے پتے اور جنت کے قصر و غرنے
اور ہفت آسمان کے تمام مواضع و اماکن کو اس سے زینت دی اور حور و عین کے سینوں اور
ملائکہ مکرہین کی آنکھوں پہ اسے تحریر فرما کر صفا روشنی بخشی۔

(جواہر البیان فی اسرار الارکان، بحوالہ العوارف العنبریہ فی المیلاد النبویہ، مولانا

محمد یعقوب ہزاروی، ضیاء القرآن لاہور، ص ۱۲۳)

اسی طرح امام احمد بن محمد ابی بکر قسطلانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى كَتَبَ اسْمَهُ الشَّرِيفَ عَلَى الْعَرْشِ وَعَلَى كُلِّ سَمَاءٍ وَعَلَى
الْجَنَانِ وَمَا فِيهَا

اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام عرش ہر آسمان اور جنت اور جو کچھ اس میں ہے پر

لکھا

(یوسف بن اسماعیل البہانی، جواہر البحار فی فضائل النبی المختار، ج ۲، ص ۱۴، مدار الکتب

العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ-۱۹۹۸ھ، من جواہر الامام احمد بن محمد ابی بکر قسطلانی، ص ۹۲۳)

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے کندھوں کے درمیان اس نام پاک کو لکھا۔

بَيْنَ كَتْفَيْ آدَمَ مَكْتُوبٌ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ
حضرت آدم علیہ السلام کے کندھوں کے درمیان محمد رسول اللہ خاتم النبیین لکھا ہوا تھا۔

خصائص کبریٰ، ج ۱، ص ۱۹، مطبوعہ مکہ مکرمہ بحوالہ انوار المحمدیہ فی السیرة

المصطفویہ، ص ۱۸۸، قادری کتب معانہ سیالکوٹ، ۲۰۰۴ء، ۱۴۲۵ھ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لے کر پکارنے سے منع فرمایا گیا

اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام و مرتبہ واضح کرتے ہوئے امت کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب و احترام کا حکم دیا اور فرمایا تم میں سے کوئی بھی شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لے کر نہ بلائے بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف کا تذکرہ کرتے ہوئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہے ایسا حکم سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام کی امتوں کو نہیں دیا گیا۔
ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا،“

(النور: ۶۳)

پیارے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اس طرح نہ بلایا کرو جس طرح تم ایک دوسرے کو بلاتے ہو۔

حضرت ابن عباس، مجاہد، سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے کہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یا محمد یا ابا القاسم کہہ کر پکارتے تھے اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے پیش نظر ایسا کرنے سے منع فرما دیا اور حکم دیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یا نبی اللہ یا رسول اللہ کہہ کر

پکاریں۔ (تفسیر ابن کثیر، جلد ۳، ص ۳۰۶، تحت آیہ مذکورہ)

اسم پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی برکات

1: حدیث شریف میں ہے۔

ممن ولد له مولود فسمنا محمدا حبألى و تبرکأ باسمى هو و مولودہ

فی الجنة

(سیرت حلبیہ، احکام شریعت، بحوالہ العوارف الغریبہ فی المیلاد النبویہ، مولانا محمد یعقوب

ہزاروی، ضیاء القرآن لاہور، ۱۲۵)

جس کا لڑکا پیدا ہوا تو اس نے میری محبت اور میرے نام سے برکت حاصل کرنے کے لیے اس کا نام محمد رکھا تو وہ (والد) اور اس کا لڑکا دونوں جنتی ہیں۔

2: عن ابی رافع عن ایہہ قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول اذا

سمیتموہ محمدا فلا تضربوہ و لا تحرموہ

(سیرت حلبیہ، احکام شریعت، بحوالہ العوارف الغریبہ فی المیلاد النبویہ، مولانا محمد یعقوب

ہزاروی، ضیاء القرآن لاہور، ۱۲۵)

حضرت ابورافع (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جب لڑکے کا نام محمد رکھو تو نہ اس کو مارو اور نہ ہی محروم رکھو۔ (یعنی اس کو کسی چیز سے جو تم اپنے دوسرے بچوں کو دیتے ہوں محروم نہ کرو چاہے وہ کوئی دنیاوی چیز ہو یا تعلیم و تربیت اور ویسے بھی جس کا نام محمد ہو اس کی اچھی تربیت ہونی چاہیے تاکہ لوگ اس کو برا نہ کہیں، ابولاحد غفرلہ)

3: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

یوقف عبدان ای اسم احدہما احمد و الآخر محمد بین یدی اللہ

تعالیٰ فیومریہما الی الجنة فیقولان ربنا بما استھلنا الجنة ولم نعمل عملا
تجازینا بہ الجنة فیقول اللہ تعالیٰ ادخلا الجنة فانی آلت علی نفسی ان لا
یدخل النار من اسمہ احمد او محمد

(سیرت حلبیہ، احکام شریعت، بحوالہ العوارف العنبریہ فی المیلاد النبویہ، مولانا محمد یعقوب

ہزاروی، ضیاء القرآن لاہور، ۱۲۵)

قیامت کے دن دو شخص رب کے حضور کھڑے کیے جائیں گئے ایک کا نام احمد
اور دوسرے کا نام احمد ہوگا حکم ہوگا انہیں جنت میں لے جاؤ وہ دونوں عرض کریں گئے یا
اللہ ہم کس عمل کی وجہ سے جنت کے قابل ہوئے؟ ہم نے جنتیوں والا کوئی کام نہیں کیا
تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا جنت میں چلے جاؤ میں نے خلف فرمایا ہے کہ جس کا نام احمد یا محمد
ہوگا اس کو دوزخ میں نہ ڈالوں گا۔ (معلوم ہوا کہ جو برکات اسم محمد کی ہیں وہی برکات
اسم احمد کی بھی ہیں۔ ابوالاحمد غفرلہ)

4: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

ما ضر احدکم لو کان فی بیتہ محمد او محمدان او ثلاثہ

(سیرت حلبیہ، احکام شریعت، بحوالہ العوارف العنبریہ فی المیلاد النبویہ، مولانا محمد یعقوب

ہزاروی، ضیاء القرآن لاہور، ۱۲۶)

تم میں سے کسی کا کیا نقصان ہے اگر اس کے گھر میں ایک محمد ہو یا دو محمد ہوں یا
تین محمد ہوں (یعنی اگر تم اپنے ایک لڑکا کا نام محمد رکھو یا دو کا یا تین لڑکوں کا نام محمد رکھو تو
تمہارا کیا جاتا)

5: شکت الیہ ^{حلیہ} امرأۃ بانہا لا یعیش لها ولد فقال لها اجعلی

اللہ علیک ان تسمیہ محمدا ففعلت فعاش ولدها

(سیرت حلبیہ، احکام شریعت، بحوالہ العوارف العنبریہ فی المیلاد النبویہ، مولانا محمد یعقوب

ہزاروی، ضیاء القرآن لاہور، ۱۲۶)

حضور ﷺ کی بارگاہ میں ایک عورت آئی اس نے آپ ﷺ سے عرض کیا کہ اس کی اولاد زندہ نہیں رہتی حضور ﷺ سے فرمایا کہ تو اپنے بیٹے پر لازم کر لے کہ جو بیٹا الہی تعالیٰ نے تجھے عطا کیا اس کا نام محمد رکھے گئی اس نے ایسا ہی کیا اللہ تعالیٰ نے اس کو لڑکا عطا کیا جو زندہ رہا۔ (حضور ﷺ کو یہ بھی معلوم ہے کہ اس عورت کو اولاد ملے گی اور یہ بھی کہ لڑکا ہی ملے گا، نیز معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کسی کو زندگی عطا کر سکتے ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مشکل میں حضور ﷺ کو پکارنا سب صحابہ ہے۔ ابوالاحمر غفرلہ)

6: و فی حدیث معضل اذا کان یوم القیامة نادى منادیا محمد

ثم فادخل الجنة بغير حساب فيقوم كل من اسمه محمد بتوهم ان لدا له
فلكرامة محمد لا يمنعون

(سیرت حلبیہ، احکام شریعت، بحوالہ العوارف العنبریہ فی المیلاد النبویہ مولانا محمد یعقوب

ہزاروی، ضیاء القرآن لاہور، ۱۲۶)

اور حدیث معضل میں ہے جب قیامت کا دن آئے گا تو ایک منادی ندا کرے گا
اے محمد کھڑے ہو کر جنت میں بغیر حساب داخل ہو جاؤ تو ہر وہ شخص کھڑا ہو جائے گا
جس کا نام محمد ہوگا یہ خیال کر کے کہ مجھے کہا گیا ہے پس محمد ﷺ کی بزرگی اور عظمت کی
وجہ سے کسی کو بھی روکا نہ جائے گا۔

7: امیر المؤمنین حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

ما اجتمع قوم قط فی مشورۃ و فیہم رجل اسمه محمد لم یدخلوا فی

مشورتہم الا لم یبارک لہم فیہ

(سیرت حلبیہ، احکام شریعت، بحوالہ العوارف العنبریہ فی المیلاد النبویہ مولانا محمد یعقوب

ہزاروی، ضیاء القرآن لاہور، ۱۲۷)

جب کوئی قوم کسی مشورے کے لیے جمع ہو اور ان میں کوئی شخص محمد نام کا ہو اور اس کو اپنے مشورے میں شریک نہ کریں ان کے لیے اس مشورے میں برکت نہ رکھی جائے گی۔

8: من اراد ان یکون حمل زوجته ذکرا فلیضع یدہ علی بطنها

ق و یقل ان کان ذکرا فقد سمیتہ محمدا فانه یکون ذکرا

(سہرت حلیہ، احکام شریعت، بحوالہ العوارف العنبرہ فی المیلاد النبیہ، مولانا محمد یعقوب

ہزاروی، ضیاء القرآن لاہور، ۱۲۷)

جو چاہے کہ اس کی زوجہ لڑکے کے ساتھ حاملہ ہو اس چاہیے کہ اپنے (دائیں) ہاتھ کو اپنی زوجہ کے پیٹ پر رکھے اور یہ کلمات کہے "ان کان ذکرا فقد سمیتہ محمدا" اگر لڑکا ہے تو اس کا نام محمد رکھا (توانشاء اللہ تعالیٰ) وہ لڑکا ہی ہو گا۔

9: ما اطعم طعام علی مائدة ولا جلس علیہا و فیہا اسمی قدس

اللہ ذلک المنزل کل یوم مرتین

(سہرت حلیہ، احکام شریعت، بحوالہ العوارف العنبرہ فی المیلاد النبیہ، مولانا محمد یعقوب

ہزاروی، ضیاء القرآن لاہور، ۱۲۷)

جس دسترخوان پر بیٹھ کر لوگ کھانا کھائیں اور ان میں کوئی محمد نام کا ہو تو ایک دن میں دو بار اس مکان پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کا نزول ہوتا ہے۔

10: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمایا۔

من ولد له ثلاثة اولاد فلم یسم احدا منهم محمداً فقد جهل

(سیرت حلبیہ، احکام شریعت، بحوالہ العوارف العنبریہ فی المیلاد النبویہ مولانا محمد یعقوب

ہزاروی، ضیاء القرآن لاہور، ۱۲۷)

جس کے تین بیٹے ہوں اور ان میں کسی ایک کا نام بھی محمد نہ رکھے تو وہ جاہل ہے
(یعنی میری تعلیمات سے جاہل ہے اور میری محبت میں کمی ہے کیونکہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی
محبت ہوتی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک سے برکت کے لیے ایک بیٹے کا نام ہی محمد رکھ
لیتا)

11: ما كان اسم محمد في بيت الا جعل الله في ذلك البيت

بركة

(سیرت حلبیہ، احکام شریعت، بحوالہ العوارف العنبریہ فی المیلاد النبویہ مولانا محمد یعقوب

ہزاروی، ضیاء القرآن لاہور، ۱۲۸)

جس گھر میں کوئی محمد نام کا ہوتا ہے اس گھر میں اللہ تعالیٰ برکت پیدا فرمادیتا ہے
12: وفي الشفاء ان لله ملائكة سياحين في الارض عبادتهم
كل دار فيها اسم محمد ابي حراسته اهل كل دار فيها اسم محمد

(سیرت حلبیہ، احکام شریعت، بحوالہ العوارف العنبریہ فی المیلاد النبویہ مولانا محمد یعقوب

ہزاروی، ضیاء القرآن لاہور، ۱۲۸)

شفاء شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بعض ایسے فرشتے بھی ہیں جو زمین میں
پھرتے ہیں ان کی عبادت یہ ہے کہ جس گھر میں محمد نام کا فرد ہے اس کی اور تمام گھر
والوں کی حفاظت کرنا۔

13: عن الحسن بن علي بن ابي طالب رضي الله تعالى عنهما

قال من كان له حمل فنوي ان يسمه محمداً حوله الله تعالى ذكراً وان

كان انثى

(سیرت حلیہ، احکام شریعت، بحوالہ العوارف العنبرہ فی المیلاد النبویہ، مولانا محمد یعقوب

ہزاروی، ضیاء القرآن لاہور، ۱۲۸)

حضرت امام حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے جس کی بیوی حاملہ ہو اور اس نے نیت کی کہ جو حمل ہے اس کا نام محمد رکھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو لڑکا کر دے گا اگرچہ وہ لڑکی ہی کیوں نہ ہو۔

14:..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک یعنی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کسی کا نام رکھنا مبارک اور دنیا اور آخرت میں نافع ہے۔

(علامہ نور بخش نوکلی علیہ الرحمۃ، سیرت رسول عربی ﷺ، ص ۲۰۰، ص ۴۲۴، اکبر بک

سہلز، لاہور)

15:..... حضرت فقیہ محمد بابا نے اپنی آپ بیتی بیان کی کہ آندھی چلی تو میری آنکھ میں کنکری پڑ گئی جس سے سخت تکلیف ہوئی اور وہ کسی طرح بھی نکلتی نہ تھی جب اذان ہوئی اور مؤذن نے کہا، "اشہد ان محمداً رسول اللہ" تو یہ سن کر میں نے بھی یہی کہا تو فوراً کنکری نکل گئی۔

(مقاصدِ حسنہ، ص ۲۸۴، بحوالہ البرہان محمد امین، مفتی، مکتبہ سلطانیہ، فیصل آباد، ص ۴۶۵)

پریشانی میں نام ان کا دل صد چاک سے نکلا

اجابت شانہ کرنے آئی گیسوئے تو سل کو

تعظیم اسم پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم

صاحب روح البیان اپنی تفسیر میں تعظیم اسم پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق دو واقعات ذکر کرتے ہیں جو درج ذیل ہیں۔

1:..... آوردہ اند کہ ایاز خاص پسرے داشت محمد نام و او

را ملازم سلطان محمود ساختہ بود روزی سلطان متوجہ طہارت خانہ شدہ فرمود کہ پسرے ایاز را بگو بید تا آب طہارت بیارد ایاز ایس سخن شنودہ در تامل افتاد کہ آیا پسرمن چہ گناہ کرد کہ سلطان نام او بر زبان نمی راند سلطان وضو ساختہ برون آمد در ایاز نگر بست او را اندیشہ مند دید پرسید کہ سبب اثر ملام کہ بر جبین تومی بینم چیست ایاز از روی نیاز بموقف عرض رسانید کہ بندازادہ را نام نخواند برتر سیدم کہ مبادا ترک ادبی از و صادر شدہ باشد و موجب انحراف مزاج ہمایوں گشتہ سلطان رتبسمی فرمود و گفت ای ایاز دل جمع دار کہ از و صورتی کہ مکروہ طبع من باشد صدور نیافتہ بلکہ وضوء داشتہم و او محمد نام داشت مرا شرم آمد کہ لفظ محمد بر زبان من گذرد وقتی کہ ہرے وضوء باشم چہ این لفظ نشانہ حضرت سید انام است

(روح البیان، ج ۷، بحوالہ العوارف العنبرہ فی المیلاد النبوۃ، مولانا محمد یعقوب ہزاروی، ضیاء

القرآن لاہور، ۱۲۸)

ایاز کا ایک بیٹا تھا جس کا نام محمد تھا یہ خدمت کے لیے ہر وقت سلطان محمود کی بارگاہ میں رہتا تھا۔ ایک دن سلطان نے جب طہارت خانہ میں جانے کا قصد کیا تو کہا کہ ایاز کے بیٹے سے کہو کہ طہارت کے لیے پانی لائے ایاز سلطان کی یہ بات سن کر ٹکر مند ہوئے کہ شاید میرے بیٹے سے کوئی خطا سرزد ہوگئی ہے کیونکہ سلطان نے اس کا نام نہیں لیا سلطان محمود طہارت سے فارغ ہونے کے بعد طہارت خانہ سے باہر تشریف لائے تو ایاز کو پریشان دیکھ کر فرمایا ایاز میں تمہارے چہرے پر پریشانی کے آثار

دیکھتا ہوں اس کی کیا وجہ ہے۔؟

ایاز نے انتہائی عاجزی سے عرض کیا کہ آج آپ نے اس بندہ زادہ کا نام نہیں لیا جس کی وجہ سے میں خائف ہوں کہ اس نے کوئی آپ کی بے ادبی نہ کی ہو حضرت سلطان محمود علیہ الرحمہ نے تبسم فرمایا اور کہا ایاز پریشان نہ ہوں آپ کے بیٹے سے ایسی کوئی چیز صادر نہیں ہوئی جو میرے مزاج کے خلاف ہو۔ اس کا نام اس لیے میں نے نہیں لیا کہ میں بے وضو تھا اور اس کا نام محمد ہے مجھے شرم آئی کہ لفظ محمد میری زبان پر اس حالت میں آئے جب میں بے وضو ہوں۔ اس لیے کہ یہ لفظ سید الانام کا اسم گرامی ہے۔

ہزار بار بشویم دہن بمسک و گلاب

ہنوز نام تو بردن ادب نمی دانم

سبحان اللہ یہ ہیں اس وقت کے حکمران جن کا اٹھنا بیٹھنا سونا جاگنا سب کچھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں رکھا ہوا ہوتا تھا اس لیے ہی کامیابی ان کے قدم چومتی یہ جس میدان میں بھی نکلتے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے فتح ملتی اور اسلام کی سلطنت مزید وسیع ہوتی۔

2: و كان رجل من بني اسرائيل عصى الله مائة سنة ثم مات

فأخذوه فلقوه في مزيلة فاوحى الي موسى ان اخرجوه وصل عليه قال يا رب

ان بني اسرائيل شهدوا انه عصاك مائة سنة فاوحى الله تعالى انه هكذا الا

انه كان كلما نشر العوراة ونظر الي اسم محمد قبله و وضعة على عينيه

فشكرت ذلك غفرت له و زوجة سبعين حوراء

(روح البيان، ج ۷، محلیۃ الاولیاء، بحوالہ العوارف العبریہ فی المیلاد النبویہ، مولانا محمد یعقوب

مزاروی، ضیاء القرآن لاہور، ۱۳۰)

بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا اس نے سو سال اللہ تعالیٰ کی معصیت کی جب اسے موت آئی تو لوگوں نے اسے گندگی کے ڈبیر پر پھینک دیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ اُس شخص کو گندگی کے ڈبیر سے اٹھائیں اور اس کی نماز جنازہ بھی ادا کریں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا۔ یا رب العزت بنی اسرائیل تو اس کی گواہی دیتے ہیں کہ اس نے سو سال تیری معصیت میں گزارے ہیں تو الٰہی تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ یہ بات درست ہے لیکن یہ جب بھی تورات کو کھولتا تھا اور اس میں نام محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو دیکھتا تو اسے بوسہ دیتا اور اپنی آنکھوں پر لگاتا میں نے اس کی یہ جزا دی کہ اس کے گناہ بخش دیئے اور جنت کی ستر حوروں سے اس کا نکاح کر دیا۔

(نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر انگوٹھوں کو چومنا یہاں سے ثابت ہوا اور یہ بھی سبق ملا کہ اگر کوئی شخص اپنی زندگی گناہوں میں بسر کرے اور فوت ہو جائے تو ہم کو اسے اچھے الفاظ سے یاد کرنا چاہیے کیونکہ ہمیں نہیں معلوم کہ اللہ تعالیٰ کو اس کا کوئی عمل رنج گیا ہو اور اللہ تعالیٰ نے اس کے تمام گناہ معاف فرما کر اچھا اجر دیا ہو اور ویسے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کے بارے اچھا خیال رکھو۔ ابوالاحمد غفرلہ)

چند دیگر اولیات

☆ --- سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نماز پڑھی وہ نماز ظہر ہے۔

(امام جلال الدین السیوطی علیہ الرحمہ، متوفی ۹۱۱ھ، الوسائل الی معرفة الاولی مترجم بنام

سب سے پہلے کائنات میں کیا ہوا مترجم غلام مصطفیٰ القادری، ساگر پبلشرز، الحمد مارکیٹ، اردو

بازار لاہور، ۲۰۱۴ء، ص ۲۵)

☆ سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نماز باجماعت پڑھائی وہ بھی ظہر ہی ہے۔

(امام جلال الدین السیوطی علیہ الرحمہ، متوفی ۹۱۱ھ، الوسائل الی معرفة الاولی مترجم بنام

سب سے پہلے کائنات میں کیا ہوا مترجم غلام مصطفیٰ قادری، ساگر پبلشرز، الحمد مارکٹ، اردو بازار لاہور، ۲۰۱۴ء، ص ۳۰)

☆ سب سے پہلے مسجدوں کو خوشبو لگانے کا عمل اس وقت شروع ہوا جب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی میں ناک کی ریش (بلغم) دیکھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کھرج دیا اور پھر زعفران کی خوشبو لگانے کا حکم دیا چنانچہ اس جگہ کو خوب معطر کیا گیا پھر لوگوں نے مسجدوں کو خوشبو لگانا شروع کر دیا۔

(امام جلال الدین السیوطی علیہ الرحمہ، متوفی ۹۱۱ھ، الوسائل الی معرفة الاولیٰ مترجم بنام سب سے پہلے کائنات میں کیا ہوا مترجم غلام مصطفیٰ قادری، ساگر پبلشرز، الحمد مارکٹ، اردو بازار لاہور، ۲۰۱۴ء، ص ۳۱)

☆ سب سے پہلا جمعہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا وہ یثرب وادی میں بنو سالم کے محلے میں پڑھا۔ یہ مدینہ تشریف لانے سے پہلے کا جمعہ تھا۔

(امام جلال الدین السیوطی علیہ الرحمہ، متوفی ۹۱۱ھ، الوسائل الی معرفة الاولیٰ مترجم بنام سب سے پہلے کائنات میں کیا ہوا مترجم غلام مصطفیٰ قادری، ساگر پبلشرز، الحمد مارکٹ، اردو بازار لاہور، ۲۰۱۴ء، ص ۳۴)

☆ سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد سے حضرت قاسم فوت ہوئے۔ پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

(امام جلال الدین السیوطی علیہ الرحمہ، متوفی ۹۱۱ھ، الوسائل الی معرفة الاولیٰ مترجم بنام سب سے پہلے کائنات میں کیا ہوا مترجم غلام مصطفیٰ قادری، ساگر پبلشرز، الحمد مارکٹ، اردو بازار لاہور، ۲۰۱۴ء، ص ۳۹)

☆ سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں حضرت براء بن معرور رضی

(امام جلال الدین السیوطی علیہ الرحمہ، متوفی ۹۱۱ھ، الواسائل الی معرفة الاولیاء مترجم بنام

سب سے پہلے کائنات میں کیا ہوا، مترجم غلام مصطفیٰ قادری، ساگر پبلشرز، الحمد مارکیٹ، اردو

بازار لاہور، ۲۰۱۴ء، ص ۴۲)

☆۔ سب سے پہلے جس نے حضور ﷺ کی نماز جنازہ پڑھی وہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بنو ہاشم ہیں۔

(امام جلال الدین السیوطی علیہ الرحمہ، متوفی ۹۱۱ھ، الواسائل الی معرفة الاولیاء مترجم بنام

سب سے پہلے کائنات میں کیا ہوا، مترجم غلام مصطفیٰ قادری، ساگر پبلشرز، الحمد مارکیٹ، اردو

بازار لاہور، ۲۰۱۴ء، ص ۴۲)

(بعض لوگوں کا قول ہے کہ حضور ﷺ پر نماز جنازہ نہیں پڑھی گئی لیکن جمہور کا قول یہ ہے کہ آپ ﷺ پر نماز جنازہ پڑھی گئی تھی، ابوالاحمد غفرلہ) ☆۔ جب نبی کریم ﷺ نے حج کیا اور حلق کرایا اس وقت سب سے پہلے جو صحابی کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ کے موئے مبارک جمع کیے وہ حضرت ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

(امام جلال الدین السیوطی علیہ الرحمہ، متوفی ۹۱۱ھ، الواسائل الی معرفة الاولیاء مترجم بنام

سب سے پہلے کائنات میں کیا ہوا، مترجم غلام مصطفیٰ قادری، ساگر پبلشرز، الحمد مارکیٹ، اردو

بازار لاہور، ۲۰۱۴ء، ص ۶۲)

☆۔ سب سے پہلی خاتون جن سے حضور ﷺ نے عقد نکاح فرمایا وہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں۔

(امام جلال الدین السیوطی علیہ الرحمہ، متوفی ۹۱۱ھ، الواسائل الی معرفة الاولیاء مترجم بنام

سب سے پہلے کائنات میں کیا ہوا، مترجم غلام مصطفیٰ قادری، ساگر پبلشرز، الحمد مارکیٹ، اردو

بازار لاہور، ۲۰۱۴ء، ص ۶۹)

☆۔ سب سے پہلا غزوہ جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم بنفس نفیس شریک ہوئے غزوہ بدر

ہے۔

(امام جلال الدین السیوطی علیہ الرحمہ، متوفی ۹۱۱ھ، الوسائل الی معرفة الاولی مترجم بنام

سب سے پہلے کائنات میں کیا ہوا، مترجم غلام مصطفی القادری، ساگر پبلشرز، الحمد مارکٹ، اردو

بازار لاہور، ۲۰۱۴ء، ص ۸۴)

☆۔ سب سے پہلا امر جس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کا آغاز ہوا وہ روایے صادق

(سچے خواب) ہیں۔

(امام جلال الدین السیوطی علیہ الرحمہ، متوفی ۹۱۱ھ، الوسائل الی معرفة الاولی مترجم بنام

سب سے پہلے کائنات میں کیا ہوا، مترجم غلام مصطفی القادری، ساگر پبلشرز، الحمد مارکٹ، اردو

بازار لاہور، ۲۰۱۴ء، ص ۱۰۲)

(لیکن جمہور کے نزدیک سب سے پہلی وحی وہی ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت

بیداری میں حضرت جبرئیل علیہ السلام غار حرا میں لے کر آئے تھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

بالشواہد، ابوالاحمد غفرلہ)

☆۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلا عام خطاب کو صفا پر بعثت کے تیسرے

سال فرمایا۔

(امام جلال الدین السیوطی علیہ الرحمہ، متوفی ۹۱۱ھ، الوسائل الی معرفة الاولی مترجم بنام

سب سے پہلے کائنات میں کیا ہوا، مترجم غلام مصطفی القادری، ساگر پبلشرز، الحمد مارکٹ، اردو

بازار لاہور، ۲۰۱۴ء، ص ۱۵۴)

☆۔ سب سے پہلا موقع جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے کلمات رجز آئے غزوہ

حنین ہے جب لشکر میں افراتفری پھیل گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے گے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

اپنے سفید رنگ کے ٹیچر پر بیٹھے ہوئے بلند آواز سے فرمایا۔

انا النبی لا کذب..... انا ابن عبد المطلب

(امام جلال الدین السیوطی علیہ الرحمہ، متوفی ۹۱۱ھ، الوسائل الی معرفة الاولی مترجم بنام

سب سے پہلے کائنات میں کیا ہوا مترجم غلام مصطفیٰ قادری، ساگر پبلشرز، الحمد مارکیٹ، اردو

بازار لاہور، ۲۰۱۴ء، ص ۱۶۱)

سب سے پہلے آپ ﷺ کی ہی قبر مبارک کھلے گئی

حضور ﷺ نے فرمایا:

انا اول من ینشق عنه الارض فاکسی الحلة من حُلل الجنة ثم اقوم

عن یمن العرش لیس احد من الخلائق یقوم ذلك المقام غیرى

جمہور بن عیسیٰ بن سورۃ ترمذی، امام، جامع ترمذی، مکتبہ رحمانیہ لاہور، ابواب المناقب باب

۱۴۷ (عبر موسوم باب) ص ۶۷۹)

۔ میں وہ ہو جس سے سب سے پہلے زمین چیری جائے گی (یعنی میری قبر سب

سے پہلے کھلے گی) تو مجھے جنت کے ملبوسات میں سے ایک لباس زیب تن کروایا

جائے گا پھر میں عرش کی دائیں جانب کھڑا ہوں گا اور یہ وہ جگہ ہے جہاں میرے علاوہ

مخلوقات میں سے کوئی بھی کھڑا نہ ہوگا۔

علماء کرام فرماتے ہیں یہی وہ جگہ ہے جس کو مقام محمود کہتے ہیں جس کا اللہ تعالیٰ

نے حضور ﷺ سے وعدہ فرما رکھا ہے۔

پیش حق ہے مسد رفعت رسول اللہ کی

دیکھنی ہے حشر میں عزت رسول اللہ کی

نیز اسی طرح امام جلال الدین السیوطی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

اِنَّهُ اَوَّلُ مَنْ تَشَقُّقًا عَنْهُ الْاَرْضُ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السہوطی، امام، نموذج اللہیب فی خصائص الحبيب، (جدہ، وزارت

العلام جدہ ۱۴۰۶ھ) ص ۱۲۳

اور وہ سب سے پہلے ہیں جن سے زمین چیر دی جائے گی۔
سب سے پہلے اپنی قبر مبارک سے اٹھنے والے

یہ بات اوپر مذکورہ حدیث سے بھی سمجھی جاسکتی ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی سب پہلے زمین شق ہوگئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی سب سے پہلے اپنی قبر مبارک سے باہر تشریف لائیں گئے لیکن اس پر بھی واضح حدیث موجود ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے اپنی قبر مبارک سے باہر تشریف لائیں گے، ہم اس کو علیحدہ ذکر کر دیتے ہیں۔
 حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

انا اول من یرفع رأسه بعد النفحة الاخرة

(شمس الدین محمد بن احمد متوفی ۱۱۷۷ھ، ملوابع الانوار البہمة و سواطع الاسرار الاثرية لشرح

الدرة المضیة فی عقد الفرقة المرضیة، مؤسسة الخائفین ۱۹۸۲ء، ج ۲، ص ۱۶۶)

جب دوسری مرتبہ صور پھونکا جائے گا تو میں ہی سب سے پہلے سر اٹھاؤں گا
 (یہاں سر اٹھانے سے مراد قبر مبارک سے اٹھنا ہے)

فائدہ

جب قیامت کی نشانیاں پوری ہو جائیں گی تو حضرت اسرافیل علیہ السلام کو صور پھونکنے کا حکم ہوگا شروع شروع میں اس کی آواز بہت ہار یک ہوگی اور رفتہ رفتہ بلند ہوتی جائے گی لوگ کان لگا کر سنے گئے اور بیہوش ہو جائے گئے اس بیہوشی کا ان پو یہ اثر ہوگا کہ ملائکہ اور اہل زمین جو اس وقت زندہ ہوں گئے وہ سب اس سے مر جائیں گے اور جن لوگوں پر پہلے ہی موت آچکی اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی قبروں

میں زندہ رکھا جیسے انبیاء کرام علیہ السلام اور شہدائے امت اُن پر اس صور کا یہ اثر ہوگا کہ ان پر بیہوشی طاری ہو جائے گی اور صالحین امت کے علاوہ جو پہلے مر چکے ان کو اس صور کا پتہ بھی نہیں چلے گا زمین و آسمان میں ہلچل مچ جائے گی زمین اپنے تمام خزانے باہر نکال دے گی پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے دھنی ہوئی روئی یا اُون کی طرح اُرنے لگیں گے آسمان کے تمام ستارے ٹوٹ ٹوٹ کر گر پڑیں گے اور دوسرے سے ٹکرا کر ریزہ ریزہ ہو کر فنا ہو جائیں گے اسی طرح ہر چیز فنا ہو جائے گی یہاں تک کہ صور اور حضرت اسرافیل اور تمام ملائکہ فنا ہو جائیں گے اس کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَ يَبْقَىٰ وَجْهَ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ

(الرحمن: ۲۶، ۲۷)

زمین پر جتنے ہیں سب کو فنا ہے (پر جاندار ہلاک ہو جانے والا ہے) اور باقی ہے تمہارے رب کی ذات عظمت اور بزرگی والا۔

اس وقت سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہ ہوگا وہ فرمائے گا آج کس کی بادشاہت ہے؟ کہاں ہیں جبارین کہاں ہیں متکبرین مگر کون جواب دے پھر خود ہی فرمائے گا، ملکہ الواحد القہار، صرف اللہ واحد قہار کی سلطنت ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا سب سے پہلے حضرت اسرافیل کو زندہ فرمائے گا اور صور کو پیدا فرما کر دوبارہ پھونکنے کا حکم دے گا صور پھونکتے ہی سب سے پہلے اُٹھنے والی ذات ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوگی جیسا کہ ما قبل حدیث میں موجود ہے۔

اور خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

انا اول الناس مخرجاً اذا بُعثوا

من فضائل النبی ﷺ (غیر موسوم باب) ص ۶۷۹

جب لوگوں کو دوبارہ اٹھایا جائے گا تو میں ہی سب سے پہلے نکلوں گا اور حضور ﷺ اپنی قبر سے اس شان سے برآمد ہوں گے کہ داہنے ہاتھ میں حضرت صدیق اکبر کا ہاتھ ہوگا اور بائیں ہاتھ میں حضرت عمر فاروق کا (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ عنہما) پھر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں جتنے لوگ مدفون ہیں سب کو لے کر میدان حشر میں تشریف لائیں گے۔

(مفتی محمد خلیل خان قادری برکاتی، ہمارا اسلام، حصہ پنجم، ص

۲۶۵، ۲۶۶ بتصرف)

☆۔ سب سے پہلے قیامت کے دن اپنی آل میں سے جس کو حضور ملیں گے وہ سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں۔

(امام جلال الدین السیوطی علیہ الرحمہ، متوفی ۹۱۱ھ، الوسائل الی معرفة الاولیاء مترجم بنام

سب سے پہلے کائنات میں کیا ہوا، مترجم غلام مصطفیٰ قادری، ساگر پبلشرز، الحمد مارکٹ، اردو

بازار لاہور، ۲۰۱۴ء، ص ۱۸۷)

سب سے پہلے آپ ﷺ کو ہی قیامت کے دن سجدے کا اذن دیا جائے گا

انا اول من یؤذن له فی السجود یوم القیامة

(الزهد و الرفائق لابن مبارک، ابو عبد الرحمن عبد اللہ بن مبارک، متوفی ۱۸۹ھ، دار الکتب العلمیہ

ص ۱۱۲، امام محمد بن یوسف الصالحی، سہل الہدیٰ والرشاد، مکتبہ نعمانیہ، محلہ جنکی

پشاور، جماع ابواب معنی و حشرہ و احوالہ یوم القیامة ﷺ، باب الرابع، ج ۱۲، ص ۴۵۷)

مجھے ہی سب سے پہلے قیامت کے دن سجدے کا حکم دیا جائے گا۔

اور ایک روایت ہے۔

کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے ہی سب سے پہلے سجدے کا حکم دیا جائے گا پھر حکم ہو گا کہ اپنے سر کو اٹھائیے تو میں اپنی امت کو اپنے دائیں بائیں سے پہچانوں گا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی گئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح اپنی امت کو پہچانیں گے؟ فرمایا ان کے وضو کے اعضاء روشن ہونگے اور ان کی اولاد ان کے آگے آگے ہوگی۔

(امام محمد بن یوسف الصالحی، سبل الہدی والرشاد، مکتبہ نعمانیہ، محلہ جنگی پشاور، جماع

ابواب بعثہ و حشرہ و احوالہ یوم القیامۃ ﷺ، باب الرزق، ج ۱۲، ص ۴۵۷)

سب سے پہلے پل صراط سے گزرنے والے

جو ہستی پل صراط سے سب سے پہلے گزرے گی وہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات با برکت ہے۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد با برکت ہے فرمایا۔

انا اول من یوضع له الصراط علی العار فامر علیہ و ادخل الجنة و

اصحابی»

(علاء الدین علی بن حسام الدین ابن قاضی عیان، الشاذلی الہندی، متوفی ۹۷۵ھ، کنز العمال

مؤسسۃ الرسالۃ [۱۹۸۰ء، ج ۱۱، ص ۵۳۸، حدیث ۲۳۵۲۰])

جس کے لیے سب سے پہلے آگ پر پل صراط کو بچھایا جائے گا وہ بھی میں ہی ہوں پس میں اس سے گزر کر جنت میں جاؤں گا اور میرے اصحاب بھی۔ (معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اپنے اصحاب اور تمام امت کے بارے میں پتہ ہے کہ کس کے ساتھ کیا ہوگا۔ الاحمد غفرلہ)

اسی طرح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا۔

یضرب الصراط علی جسر جہنم فاکون اول من یمیز

(امام محمد بن یوسف الصالحی، سبل الہدی والرشاد، مکتبہ نعمانہ، محلہ جنگی پشاور، جماع

اہواب بعثہ و حشرہ و احوالہ یوم القیامۃ ﷺ، باب العاشر، ج ۱۲، ۱۸۰، ۱۶۸)

کہ پل صراط کو جہنم پر رکھا جائے گا تو میں سب سے پہلے اس کو پار کروں گا۔

فائدہ

پل صراط بال سے زیادہ باریک ہے اور اس کے نیچے آگ ہی آگ جو کہ دنیا کی آگ سے سو گنا زیادہ تیز ہے اس پر جو صالحین ہوں گے بجلی کی طرح گزر جائیں گے اور گناہ گاروں کے لیے گزرنا مشکل ہوگا اور کچھ لوگ گزرتے گزرتے نیچے آگ میں گر جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب ﷺ کے صدقے اس مشکل سے بھی نجات عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم ﷺ

سب سے پہلے شفاعت فرمانے والے

حضور ﷺ کی اولیات میں یہ بھی شامل ہے کہ آپ ﷺ ہی سب سے پہلے شفاعت فرمائیں گے۔ اس بارے میں بھی کافی احادیث موجود ہیں ایک دو احادیث ذکر کی جاتی ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا۔

”انا اول شفیع“

(مسلم بن حجاج القشیری، صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب اثبات الشفاعۃ، حدیث

۴۸۵، مکتبہ رحمانیہ، ج ۱، ص ۱۴۴)

میں ہی سب سے پہلا شفیع (شفاعت کرنے والا) ہوں اور ایک دوسری روایت میں آتا ہے۔

”انا اول من یدخل الجنة و اول من یشفع“

امام محمد بن یوسف الصالحی، سبل الہدی والرشاد، مکتبہ نعمانہ، محلہ جنگی پشاور، جماع

ابواب بعثہ و حشرہ و احوالہ یوم القیامۃ ص ۱۲، باب الحادی عشر، ج ۱۲، ص ۴۶۸

جو سب سے پہلے جنت میں جائے گا وہ بھی میں ہی ہوں اور جو سب سے پہلے شفاعت کرے گا وہ بھی میں ہی ہوں۔

اسی طرح امام جلال الدین السیوطی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:
وَأَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشْفَعٍ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، نموذج اللیب فی خصائص الحیب، (جلد ہوزارت

العلام جلد ۱۴۰) ص ۱۲۵)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے شفاعت فرمائیں گے اور سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت قبول ہوگی۔

منہ بھی دیکھا ہے کسی کے عفو کا
دیکھ او عصیاں نہیں بے یار ہم

سب سے پہلے جنت کے دروازے کو کھٹکھٹانے والے
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

”انا اول من یقرع باب الجنة“

(مسلم بن حجاج القشیری، صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب اثبات الشفاعۃ، حدیث

۴۸۱، مکتبہ رحمانیہ، ج ۱، ص ۱۴۴)

جو سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹائے گا وہ میں ہی ہوں۔

ایک اور روایت میں چند الفاظ کی زیادتی کے ساتھ یوں آیا ہے۔

”انا اول من یقرع باب الجنة فیقوم الخازن فیقول من انت؟ فأقول ان

محمد صلی اللہ علیہ وسلم فیقول أقوم فافتح لك و لم أقوم لاحد قبلك ولا أقوم لاحد

بعدك »

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، متوفی ۹۱۱ھ، الحباثک فی اخبار الملائک، دار الکتب

العلمیہ، بیروت ۱۹۸۵ء، ص ۶۸)

جو سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹائے گا وہ میں ہی ہوں پس جنت کا خازن کھڑا ہوگا اور عرض کرے گا کون ہے؟ میں کہوں گا میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں تو وہ کہے گا میں کھڑا ہو کر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) دروازہ کھولتا ہوں اور میں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے پہلے کسی کے لیے کھڑا نہیں ہوا اور نہ ہی آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بعد کسی کے لیے کھڑا ہوں گا۔ (یہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاصہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ صرف اس لیے پیدا فرمایا کہ جب میرا محبوب آئے تو وہ فوراً جنت کا دروازہ کھول دے اور میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو انظار نہ کرنا پڑے۔ الاحمد غفرلہ)

اسی طرح امام جلال الدین السیوطی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

وَأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ يَفْتَحُ بَابَ الْجَنَّةِ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، ناموذج اللیب فی خصائص الحبیب، (جلد ۱، وزارت العلام

جلد ۱، ص ۱۲۸)

اور وہ پہلے ہیں جو جنت کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اسی اولیت پر ایک حدیث بھی دال ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

” انا اول من يفتح له باب الجنة “

(ابو یعلیٰ احمد بن علی الموصلی، متوفی ۳۰۸ھ، مسند ابی یعلیٰ، دار العمامون اثراث، بیروت ۱۴۰۱ھ

شہر بن عوشب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ج ۱۲، ص ۸)

میں ہی وہ پہلا ہوں جس کے لیے جنت کا دروازہ کھولا جائے گا۔

سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والے

جو ذات سب سے پہلے جنت میں داخل ہو گئی وہ بھی میرے اور آپ کے پیارے رسول و نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات باریکت ہے اس بارے میں بھی حضور ﷺ کا فرمانِ عالی شان موجود ہے آپ ﷺ نے فرمایا۔

” انا اول من یدخل الجنة “

(امام محمد بن یوسف الصالحی، سبل الہندی والرشاد، مکتبہ نعمانیہ، محلہ جنگی پشاور، جماع

اہواب بعثہ و حشرہ و احوالہ یوم القیامۃ ﷺ، باب العاشر، ج ۱۲، ۴۶۸)

جو جنت میں سب سے پہلے داخل ہو گا وہ میں ہوں۔

اسی طرح حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

اِنَّ الْجَنَّةَ حَرَمٌ عَلٰی الْاَنْبِیَاءِ كُلِّهِمْ حَتّٰی ادْخَلَهَا وَ حَرَمٌ عَلٰی اُمَّمِ
حَتّٰی تَدْخُلَهَا اُمَّتِی

امام محمد بن یوسف الصالحی، سبل الہندی والرشاد، مکتبہ نعمانیہ، محلہ جنگی پشاور، جماع

اہواب بعثہ و حشرہ و احوالہ یوم القیامۃ ﷺ، باب العاشر، ج ۱۲، ۴۶۸)

جنت تمام انبیاء پر اتنی دیر تک حرام ہے جب تک میں اس میں داخل نہیں ہو جاتا اور تمام امتوں پر جنت حرام ہے یہاں تک کہ میری امت اس میں داخل نہیں ہو جاتی۔ (اس حدیث کو امام طبرانی نے حسن کا درجہ دیا ہے، ابوالاحمد غفرلہ)

اور امام جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں۔

وَأَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُهَا (ای الجنة)

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، النموذج اللیب فی خصائص الحیب، (جدہ، وزارت

العلام جلد ۱ (۱۴۰۳ھ) ص ۱۲۸

اور وہ سب سے پہلے جنت میں داخل ہونگے۔
اسی طرح مولوی انور شاہ کشمیری صاحب نے بھی اس حدیث چند الفاظ کی
زیادتی کے ساتھ ذکر کیا چنانچہ لکھتے ہیں۔

« انا اول من یدخل الجنة يوم القيامة »

(محمد انور شاہ بن معظم شاہ کشمیری الہندی، متوفی ۱۳۵۳ھ، التصريح بما تواتر فی نزول

المسيح بمكتبه المطبوعات اسلاميه، حلب، [۱۹۸۱ء، ص ۱۷۵])

جو قیامت کے دن سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگا وہ میں ہوں۔
اسی طرح اور بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اولیات ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت
کو ملیں اور جیسا کہ امام قرطبی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ
انَّ كُلَّ كَرَمِيٍّ لَوْ كُنِيَ اِنْمَا هِيَ آيَةٌ لِلنَّبِيِّ الَّذِي يَتَّبِعُهُ ذَلِكَ الْوَكِيْلُ

(ابو عبد اللہ محمد بن احمد القرطبي، متوفی ۶۷۱ھ، الاعلام بما فی دين النصارى، ص ۱۳۰)

والاوهام واظهار محاسن اسلام، دار التراث العربی، القاہرہ، ص ۳۸۱)

کہ ہر ولی کی کرامت اُس نبی کا معجزہ ہوتا ہے جس نبی کے وہ ولی تابع ہوتا ہے۔
اسی پر قیاس کرتے ہوئے ہم کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی اولیات بھی
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی اولیات ہیں، ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور امت کے چند اولیات
نقل کرتے ہیں۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولیات

☆۔۔۔ آپ ہی سب سے پہلے ایمان لائے۔

☆۔۔۔ آپ نے ہی سب سے پہلے قرآن کو جمع کیا۔

☆۔۔۔ آپ ہی پہلے وہ خلیفہ ہیں کہ آپ کی رعیت نے آپ کے لیے وظیفہ مقرر کیا۔

(امام جلال الدین السیوطی، تاریخ الخلفاء مترجم، ترجمہ حضرت علامہ شمس

بریلوی، گریسوبکس، اکتوبر ۱۹۹۷ء، ص ۲۱۴)

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولیات

☆۔۔۔ آپ ہی وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے تاریخ اور سال ہجری جاری کیا۔
☆۔۔۔ آپ نے ہی سب سے پہلے بیت المال قائم کیا۔
☆۔۔۔ آپ نے ہی سب سے پہلے ماہ رمضان نماز تراویح باجماعت جاری فرمائی۔

☆۔۔۔ آپ نے ہی سب سے پہلے شراب پینے والے پر اسی کوڑے حد لگوائی۔

☆۔۔۔ آپ نے ہی سب سے پہلے دفاتر قائم کیے اور وزارتیں معین و مقرر فرمائیں

(امام جلال الدین السیوطی، تاریخ الخلفاء مترجم، ترجمہ حضرت علامہ شمس

بریلوی، گریسوبکس، اکتوبر ۱۹۹۷ء، ص ۳۱۲)

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولیات

☆۔۔۔ آپ نے ہی سب سے پہلے لوگوں کو خودزکوٰۃ نکالنے کا حکم دیا۔
☆۔۔۔ آپ نے ہی سب سے پہلے مؤذنوں کی تنخواہیں مقرر فرمائیں۔
☆۔۔۔ آپ نے ہی سب سے پہلے جمعہ کے دن اذان اول دینے کا حکم دیا۔
☆۔۔۔ آپ ہی نے سب سے پہلے پولیس اور اس کے عہدے دار مقرر

فرمائے۔

☆۔۔۔ آپ ہی نے سب سے پہلے مع اہل و عیال راہ خدا میں ہجرت فرمائی۔

☆۔۔۔ آپ ہی نے سب سے پہلے تمام مسلمانوں کو ایک قرأت پر جمع کیا۔

(امام جلال الدین السیوطی، تاریخ الخلفاء مترجم، ترجمہ حضرت علامہ شمس

بہلوی، ہر گز سوہکس ماکتوبر ۱۹۹۷ء، ص ۳۶۰)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولیات:

☆۔۔۔ آپ ہی پہلے وہ شخص ہیں جو خلیفہ وقت کی موجودگی میں فیصلے فرماتے۔

☆۔۔۔ آپ ہی پہلے وہ شخص ہیں جنہوں نے عربی زبان (صرف و نحو) کے

قواعد ایجاد فرمائے اور صرف و نحو کی تدوین فرمائی۔

(امام جلال الدین السیوطی، تاریخ الخلفاء مترجم، ترجمہ حضرت علامہ شمس

بہلوی، ہر گز سوہکس ماکتوبر ۱۹۹۷ء، ص ۳۸۲)

☆۔۔۔ آپ نے ہی بچوں میں سے سب سے پہلے اسلام قبول فرمایا۔

☆۔۔۔ آپ ہی پہلے وہ ہیں جن کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا بھائی کہا۔

اولیات امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی اولیات درج ذیل ہیں اور ان میں سے اکثر وہ

ہیں جو صرف امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہیں اور اس امت کے خصائص میں
شمار کی جاتیں ہیں۔

☆۔ سب سے پہلے امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے غنائم حلال کیے گئے ام ماضیہ

کے لیے حلال نہ تھے۔

☆۔ سب سے پہلے امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے روئے زمین مسجد اور طہور کی

گئی۔

☆۔ سب سے پہلے امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مٹی کو وضو کا بدلہ تہتم کے ذریعہ

بنایا گیا۔

☆۔ امت محمدی کو ہی سب سے پہلے وضو کی تعلیم دی گئی امم ماضیہ میں سوائے

انبیاء کرام (علیہم السلام) کے یہ وضو کسی کے لیے نہ تھا۔

☆۔ سب سے پہلے اسی امت پر پانچ وقت کی نماز فرض ہوئی امم ماضیہ کو یہ

شرف نہ ملا۔

☆۔ اسی امت کو سب سے پہلے اذان و اقامت عطا ہوئی امم ماضیہ کے لیے نہ

تھی۔

☆۔ اسی امت کو سب سے پہلے بسم اللہ عطا کی گئی امم ماضیہ کو یہ عطا نہیں کی گئی۔

☆۔ امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی سب سے پہلے عبادت میں رکوع ملا۔

☆۔ سب سے پہلے اسی امت کو ملائکہ کی مثل نماز میں صفیں بنانے کی تعلیم دی

گئی۔

☆۔ سب سے پہلے اسی امت کو جمعہ عطاء کیا گیا۔

☆۔ سب سے پہلے امت احمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جمعہ میں ایک ایسی گھڑی ملی جس میں دعا

قبول ہوتی ہے۔

☆۔ سب سے پہلے امت مصطفیٰ کو یہ شرف ملا کہ اس کو رمضان کی پہلی شب اللہ

تعالیٰ نظرِ رحمت کے ساتھ دیکھتا ہے اور جسے اللہ تعالیٰ نظرِ رحمت کے ساتھ دیکھ لے وہ

معذب نہیں کیا جاتا۔

☆۔ سب سے پہلے امت ابوالقاسم کو تزیین جنت کی بشارت دی گئی۔

☆۔ سب سے پہلے اسی امت کو یہ شرف ملا کہ ملائکہ اس امت کے لیے استغفار

کرتے ہیں۔

☆۔ سب سے پہلے اس امت کو یہ شرف ملا کہ اس کے گناہ رمضان المبارک کی آخری رات تک بخش دیئے جاتے ہیں۔

☆۔ رمضان المبارک میں روزے کے لیے سحری سب سے پہلے اسی امت کو عطاء کی گئی۔

☆۔ سب سے پہلے اس امت کو رمضان المبارک میں لیلة القدر عطا ہوئی جو ایک ہزار مہینوں سے افضل ہے۔

☆۔ سب سے پہلے اسی امت کو مصیبت کے وقت،، انا للہ وانا الیہ راجعون،، پڑھنے کی تعلیم دی گئی۔

☆۔ سب سے پہلے امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی اللہ تعالیٰ نے سختی اور اغلال (بوجھ) کو رفع کیا۔

☆۔ سب سے پہلے اس امت کو ہی ایسا دین ملا جس میں حرج اور تنگی نہیں رکھی گئی۔

☆۔ اسی امت سے سب سے پہلے خطا اور نسیان کا مواخذہ اٹھایا گیا۔

☆۔ امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی سب سے پہلے امرِ مرحومہ کہا گیا۔

☆۔ سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی ایسا دین ملا جس میں وہ وصف خاص رکھے گے کہ اس میں امرِ مرحومہ کے علاوہ کوئی شریک نہیں سوائے انبیاء کرام علیہم السلام کے۔

☆۔ شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی سب سے پہلے اکمل الشرائع ہونے کا شرف ملا۔

☆۔ امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اجماع ہی سب سے پہلے حجت قرار دیا گیا۔

☆۔ سب سے پہلے امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو شرف ملا کہ اس کا اختلاف رحمت

ہے۔

☆۔ سب سے پہلے اس امت کو یہ شرف ملا کہ اس کے اندر اگر خدا نخواستہ طاعون آئے تو اس میں مرنے والا شہید ہوگا اور طاعون اس امت کے لیے رحمت ہوگا جو دوسری امم کے لیے عذاب بن کے آیا تھا۔

☆۔ سب سے پہلے اس امت کو ہی یہ خاصہ ملا کہ اگر دو آدمی میت کی شہادت بخیر دیں تو اس کے لیے جنت لازم ہوگی۔

☆۔ سب سے پہلے امتِ مصطفیٰ ﷺ کو یہ شرف ملا کہ اس میں قطب اوتادِ نبیاء و ابدال اور غوث ہوں گے۔

(حوالہ حاجتِ جمیع، شرح قصیدہ بردہ، علامہ سید ابو الحسنات محمد احمد قادری، ضیاء القرآن

پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۰۸ء، ص ۳۱۴ تا ۳۱۶)

یہ حضور ﷺ کی چند اولیات ہم نے ذکر کیں اس کے علاوہ بھی آپ ﷺ کی بہت ساری اولیات ہیں جب حضور ﷺ نبوت اور تخلیق میں اول ہیں تو ساری کی ساری اولیات بھی تو آپ ﷺ کی ہی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ میری محنت کو قبول فرمائے اور میرے تمام روحانی و جسمانی مرتبیاں اور تمام عزیز و دوست اور تمام مؤمنین کے لیے ذریعہ نجات بنا کر نبی کریم ﷺ کی سنگت میں جنت الفردوس عطاء فرمائے۔

آمین..... بجاہ النبی الکریم الامین ﷺ

ابوالاحمد محمد نعیم قادری رضوی

(فاضل جامعہ قادریہ عالمیہ نیک آباد مراڑیاں شریف گجرات)



مقالہ نمبر: 4

بشائر الانبیاء والمخلوق
بمولد حبیب رب الفلق

(نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی بشارتیں)

(مرتب)

ابوالاحمد محمد نعیم قادری رضوی

(فاضل جامعہ قادریہ عالمیہ نیک آباد مراٹھیاں شریف گجرات)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ جلیل (الف)

استاذی مکرم حضرت علامہ مولانا ابوطیب و طاہر محمد ساجد القادری صاحب

(ناظم تعلیمات و صدر المدرسین مرکز اہلسنت جامعہ فارسیہ عالیہ نیک آباد مراڑیاں شریف گجرات)

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ محمد الذی بشر الانبیاء و الخلق

بمحبہ و علی آلہ و اصحابہ اجمعین۔ اما بعد:

فقیر غفرلہ المولی القدری نے ”بشائر الانبیاء و الخلق بمولد حبیب رب الفلق“ تصنیف انخی فی اللہ عزیزم مولانا صاحبزادہ محمد نعیم قادری رضوی زاد اللہ علمہ و عملہ و حسن تحریرہ کو پڑھا فاضل نوجوان نے کافی محنت سے اس رسالہ کو تصنیف کیا ہے اللہ تعالیٰ اور رسول کریم جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم قبول فرما کر موصوف کو سلسلہ تحریر جاری رکھنے کی توفیق و ہمت عطا فرمائیں۔

آمین..... بجاہ النبی الکریم الامین

بندۂ عاجز

ابوطیب و طاہر محمد ساجد القادری بن سید عالم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی بشارتیں

اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ و سلام کے بعد بندۂ فقیر الی اللہ و رسولہ عرض کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر اُس انعام و اکرام سے نوازا جو ابھی انسانی عقل میں بھی نہیں آئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات ہر جہت سے بلند و بالا ہیں۔ انہی اوصاف میں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک یہ بھی وصف ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی بشارات اللہ تعالیٰ، اور اسکے انبیاء و رسل اور اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوقات دیتی رہی اور اتنے جلیل القدر انبیاء اور رسول جس کی آمد کی بشارتیں دیتے آئے ہیں وہ ہستی خود کتنی عظیم ہو گئی؟ ہم اس جگہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی بشارتوں پر مختصر ذکر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ احسن طریقہ سے ذکر کرنے کی توفیق عطا فرمائے..... آمین۔

طالب شفاعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
ابوالاحمد محمد نعیم قادری رضوی

کتاب سماویہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی بشارات

اللہ تعالیٰ نے تورات، انجیل، اور قرآن مجید میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی خبریں دیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ (الاعراف: ۱۵۷)

وہ جو غلامی کریں گے اس رسول بے پڑھے غیب کی خبریں دینے والے کی جسے لکھا ہوا پائیں گے اپنے پاس تورات اور انجیل میں۔

مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِّنْ أَمْرِ السُّجُودِ ذَلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ (الفتح: ۲۹)

محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں پہ سخت اور آپس میں نرم دل تو انہیں دیکھے گا رکوع کرتے سجدے میں گرتے اللہ کا فضل اور رضا چاہتے۔ اس کی علامت ان کے چہرے میں ہے سجدوں کا نشان یہ ان کی صفت تورات میں ہے اور ان کی صفت انجیل میں۔

امام جلال الدین سیوطی نے انخصائص الکبریٰ میں نقل کیا۔

و اخرج البهاری عن عطاء بن يسار قال لعيت عبدالله بن عمرو بن العاص قلت اخبرني عن صفة رسول الله ﷺ قال اجل والله انه لموصوف في التوراة ببعض صفة في القرآن يا أيها النبي انا ارسلناك شاهداً و مبشراً و نذيراً (الاحزاب: ۴۵) و حرزا للاميين انت عهدي و رسولي سميتك المتوكل ليس بفظ ولا غليظ ولا صخاب في الاسواق ولا يجرى بالسينة

السینة ولكن يعلو ويصنع ولن يتبضه الله حتى يتيمر به الملة العوجا بان
يقولوا لا اله الا الله ويفتخ به اعينا عميا و آذانا صما وقلوبا غلفا

(امام جلال الدین السیوطی، متنوفی ۹۱۱ھ، المحصائص الكبرى، مکتبہ رحمانیہ لاہور، جلد

اول، باب ذكره في التوراة... ص ۱۸)

امام بحاری علیہ الرحمہ حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے
ہیں کہ میں عبد اللہ بن عمر بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا تو میں نے ان سے کہا کہ
مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی خاص بات بتائیے تو انہوں نے کہا ہاں میں بتاتا ہوں۔ اللہ
کی قسم آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو روایت میں بیان کردہ اوصاف سے متصف ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی
بہت ساری صفات قرآن میں بھی ہیں حق تعالیٰ فرماتا ہے۔،، اے نبی بے شک ہم
نے آپ کو شاہد (گواہ) مبشر (خوشخبری دینے والا) اور نذیر (ڈرسانے والا) بنا کر
بھیجا،، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اُمیوں کا رسول بنایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے بندۂ خاص اور رسول ہیں
میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام المتوکل رکھا۔ نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھد خلق ہیں اور نہ سخت مزاج اور نہ
درشت خو، نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہزاروں میں شور غوغا کرنے والے ہیں اور نہ ہی برائی کا بدلہ
برائی سے دینے والے ہیں بلکہ عفو و درگزر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصلت ہیں اللہ تعالیٰ آپ
صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک اس وقت تک قبض نہ فرمائے گا جب تک کہ کج رو سیدھے نہ
ہو جائیں اور لا اله الا اللہ نہ کہہ لیں اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے اندھی آنکھیں
بہرے کان اور دلوں کے پردے کھول دے گا۔

حضرت کعب علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

نجد نعت رسول الله ﷺ في التوراة

(امام محمد بن یوسف الصالحی، سبل الہدای والرشاد، مکتبہ نعمانیہ، محلہ جنگی پشاور، جماع

ابواب بعض الفضائل و الآیات الواقعة قبل مولد ﷺ، باب الثامن فی بعض ما ورد فی کتب

القدیمہ، ج ۹۸، ۱

کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح و نعت تورات میں پاتے ہیں۔

امام بیہقی علیہ الرحمہ نے حضرت وہب بن متہ سے روایت کی آپ فرماتے ہیں
” اوحی اللہ فی الزبور الی داؤد یا داؤد ان سیأتی من بعدک نبی اسمہ
احمد و محمد صادقاً لا اغضب علیہ ابدأ ولا یعصی ابدأ و قد غفرت له
ما تقدم من ذنبه وما تأخر“

(امام محمد بن یوسف الصالحی، سہل الہدی والرشاد، مکتبہ نعمانیہ، محلہ

جنگی پشاور، جماع ابواب بعض الفضائل و الآیات الواقعة قبل مولدہ ﷺ، باب

الثامن فی بعض ما ورد فی کتب القدیمہ، ج ۱۰۲، ۱)

کہ اللہ تعالیٰ نے زبور میں حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی عنقریب
آپ کے بعد ایک سچا نبی آئے گا جس کا نام احمد اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوگا میں ان سے کبھی
بھی ناراض نہ ہوں گا اور وہ کبھی بھی میری نافرمانی نہیں کریں گے اور میں نے ان کی
وجہ سے ان کی امت کے تمام اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے ہیں۔

بشارات آمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بزبان انبیاء علیہم السلام

جس جس نبی علیہ السلام پر نازل شدہ کتاب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی بشارتیں
ہیں وہ یقیناً اسی نبی کی زبان سے جاری ہوئیں جس نبی پر وہ کتاب اتری تو یہ ایسے ہی
ہے جس طرح اس نبی نے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی بشارت دی لیکن ہم پھر بھی صراحتاً
ذکر کر دیتے ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بشارت دی

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یوں دعا کی۔

”رَبَّنَا وَابْعَثْنَا فِيهِمْ رَسُولًا“ (البقرة: ۱۲۹)

اے ہمارے رب ان میں انہی سے ایک رسول مبعوث فرما۔

اور نبی کریم نے بھی اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔

أَنَا دَعْوَةُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ وَبَشَارَةُ عِيسَى

میں اپنے باپ (حضرت) ابراہیم کی دعا اور (حضرت) عیسیٰ کی بشارت ہوں۔

(امام جلال الدین سیوطی، متوفی ۸۹۱ھ، الخصائص الكبرى، مکتبہ

رحمانیہ لاہور، جلد اول، باب دعاء ابراہیم علیہ السلام۔ ص ۱۶، امام محمد بن

یوسف الصالحی، سبل الہدی والرشاد، مکتبہ نعمانیہ، محلہ جنگی پشاور، جماع

ابواب بعض الفضائل و الآيات الواقعة قبل مولده ﷺ، باب السابع فی دعا ابراہیم

علیہ السلام بہ ﷺ، ج ۱، ۹۲، مستدرک حاکم، ۲، ص ۲۵۳، رقم ۳۵۶۶)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے اسی کی ترجمانی کرتے ہوئے کیا خوب

کہا۔

وَدَعْوَةُ إِبْرَاهِيمَ عِنْدَ بَنَائِهِ

بِمَكَّةَ بَيْتًا فِيهِ يَهْلُ الرُّغَائِبُ

اور آپ ﷺ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعمیر کعبہ کے وقت کی دعا ہیں اور اس

بیت اللہ شریف میں بندگان خدا کو بڑی بڑی نعمتیں عطا کی جاتی ہیں۔

(شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمة، قصیدہ اطیب النعم، ضیاء القرآن

پہلی کیشنز، لاہور، ۱۳۰۱ھ، ص ۳۸)

اور اسی طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضور ﷺ کی آمد کی بشارت بھی دی

امام جلال الدین سیوطی نے خصائص کبریٰ میں اس کی تخریج فرمائی۔ نقل کرتے ہیں۔

اخرج ابن سعد عن شعبي قال سفي، مجلة ابراهيم عليه السلام انه

كائن من ولدك شعوب و شعوب حتى يأتي النبي الامي الذي يكون
خاتم الانبياء

(امام جلال الدين السيوطي، متوفى ٥١١هـ، الخصائص الكبرى، مكتبه

رحمانيه لاہور، جلد اول، باب اعلام اللہ بہ ابراہیم علیہ السلام۔ ص ۱۴)

کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی کتاب میں ہے (جب آپ علیہ السلام نے
حضرت ہاجرہ کو مکہ میں چھوڑا تو) فرمایا تیرے اس بیٹے سے یہاں خاندان آباد ہوگا اور
اس سے آگے خاندان بسیں گے یہاں تک کہ وہ نبی امی تشریف لائیں گے جو آخری
نبی ہوں گے۔

یہی حدیث الفاظ مختلفہ کے ساتھ سبل الہدیٰ میں بھی موجود ہے۔ حوالہ درج ذیل

ہے۔

(امام محمد بن یوسف الصالحی، سبل الہدیٰ والرشاد، مكتبه نعمانيه، محلہ

جنگی پشاور، جماع ابواب بعض الفضائل و الآيات الواقعة قبل مولده ﷺ، باب

السابع فی دعا ابراہیم علیہ السلام بہ ﷺ، ج ۱، ص ۹۵)

حضرت داؤد علیہ السلام کی زبان سے بشارت

امام جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں۔

حضرت داؤد علیہ السلام نے دعا فرمائی۔

اللَّهُمَّ اَبْعَثْ لَنَا مُحَمَّدًا مُّعِیْمَ السُّنَّةِ بَعْدَ الْفِتْرَةِ

اے اللہ ہمارے لیے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو مبعوث فرما جو سنت کو انقطاع کے بعد قائم

فرمانے والے ہیں۔

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، الامام، ۵۱۱ھ، الریاض الانبیة فی شرح

اسماء خیر الخلیفۃ، المعروف شرح اسماء النبی من حرف المیم، ص ۴۰۳، شبہر
برادرز لاہور)

اور حضرت داؤد علیہ السلام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی بشارت بھی دی امام یوسف
بن اسماعیل النہمانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے یوں بشارت
دی۔

”قال ان الله اظهر من صيفون اكليلاً محموداً وصيفون العرب
والاكليل النبوة و محمود هو محمد“

(حجة الله على العالمين، الباب الاول من قسم الاول، البشارة الرابعة
والثلاثون، قديم كتب خانه، ص ۸۱)

اللہ تعالیٰ صیفون سے اکیل محمود ظاہر فرمائے گا۔ صیفون سے مراد عرب ہے اور
اکلیل سے مراد نبوت اور محمود سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

حضرت یعقوب علیہ السلام کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت

امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے خصائص کبریٰ کے اندر اس کو ذکر کیا
ہے۔ نقل کرتے ہیں:

قال اوحى الله الى يعقوب انى ابعث من ذريتك ملوكاً و انبياء حتى
ابعث النبی الحرمى الذى تبنى امته هیکل بیت المقدس وهو خاتم
الانبياء واسمه احمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

(امام جلال الدین سیوطی، متوفی ۸۹۱ھ، الخصائص الکبریٰ، مکتبہ
رحمانیہ لاہور، جلد اول، باب اعلام اللہ بہ ابراہیم علیہ السلام۔ ص ۱۶، امام محمد
بن یوسف الصالحی، سہل السہدی والرشاد، مکتبہ نعمانیہ، محلہ جنگی پشاور، جماع

ابواب بعض الفضائل و الآيات الواقعة قبل مولده ﷺ، باب الثامن، ج ۱، ص ۹۹

کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت یعقوب علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ میں تمہاری نسل سے بادشاہ اور انبیاء پیدا فرماؤں گا یہاں تک کہ میں اس نبی تہامی کو مبعوث کروں گا جن کی امت بیت المقدس کے ہیكل کو مسجد بنائے گی اور وہ نبی خاتم الانبیاء ہوں گے اور ان کا نام نامی احمد ہوگا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو آپ ﷺ کی بشارت

امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زبان سے بشارت آمد محمدی ﷺ کی یوں نقل کیا۔

اخرج الطبرانی عن ابی امامة الباہلی قال سمعت رسول اللہ ﷺ يقول لما بلغ معد بن عدنان اربعین رجلاً وقعوا فی عسكر موسی فالتبہوا فدعا علیہم موسی فاوحی اللہ الیہ لا تدع علیہم فاب منهم النبی الامی النذیر البشیر و منهم الامة المرحومة امة محمد الذین یرضون من اللہ بالیسیر من الرزق و یرضی اللہ منهم بالقلیل من العمل فیدخلہم الجنة بقول لا الہ الا اللہ نبیہم محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب المتواضع فی ہینتہ المجتمع اللب فی سکوتہ ینطق بالحکمة و یرتعل العلم اخرجتہ من عہر جہل من امة قریش ثم اخرجتہ صفوة من قریش فهو خیر من خیر الی خیر هو و امتہ الی خیر یصبرون

(امام جلال الدین سیوطی، متوفی ۸۹۱ھ، الخصائص الکبریٰ، مکتبہ

رحمانیہ لاہور، جلد اول، باب اعلام اللہ بہ موسی علیہ السلام۔ ص ۱۸)

طبرانی نے ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ میں رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جب معد بن عدنان کی اولاد چالیس ۴۰ مردوں کو پہنچی تو انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی فوج پر حملہ کر دیا اور ان میں لوٹ مار مچادی اس موقع پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کے خلاف دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی اور فرمایا ،، اے موسیٰ ان کے خلاف دعا نہ کرو اس لیے کہ ان لوگوں کی نسل سے نبی امی بشیر و نذیر پیدا ہوں گے اور انہی سے امت محمدیہ پیدا ہوگی۔ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے تھوڑے رزق سے راضی ہوں گے اور اللہ تعالیٰ ان کے تھوڑے عمل سے راضی ہوگا اور وہ امت لا الہ الا اللہ کہتی ہوئی جنت میں داخل ہوگی ان کے نبی محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہیں جو اپنی وضع قطع میں متواضع ہوں گے ان کا سکوت حکمت اور دانائی کی وجہ سے ہوگا اور ان کی گفتگو حکمت اور دقائق پر مبنی ہوگی حلم اور سنجیدگی ان کی خصلت ہوگی میں قریش کے بہترین گھرانے میں ان کو پیدا کروں گا وہ قریش کے منتخب روزگار فرد ہوں گے تو وہ بہتر ہیں اور بہتر لوگوں کی طرف مبعوث ہوں گے اور ان کی امت اچھائی اور خیر کی طرف رجوع کرنے والی ہوگی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبان سے بشارت

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبان سے بھی اپنے پیارے محبوب کی آمد کی بشارت دی چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

”وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَبْنِي إِسْرَائِيلَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ“ (الصف: ۶)

جب عیسیٰ بن مریم نے کہا اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا بھیجا ہوا رسول ہوں میں تصدیق کرنے والا ہوں تو ریت کی جو مجھ سے پہلے آئی اور میں

بشارت دیتا ہوں اس رسول کی جو میرے بعد آئے گا جس کا نام احمد ہوگا۔

اسی طرح نبی کریم ﷺ نے بھی فرمایا کہ۔

أَنَا دَعْوَةُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ وَبَشَارَةُ عِيسَى

میں اپنے باپ (حضرت) ابراہیم کی دعا اور (حضرت) عیسیٰ کی بشارت ہوں۔

(امام جلال الدین السیوطی، متوفی ۸۹۱ھ، الخصائص الکبریٰ، مکتبہ

رحمانیہ لاہور، جلد اول، باب دعاء ابراہیم علیہ السلام۔ ص ۱۶، امام محمد بن

یوسف الصالحی، سبل الہدی والرشاد، مکتبہ نعمانیہ، محلہ جنگی پشاور، جماع

ابواب بعض الفضائل والآیات الواقعة قبل مولده ﷺ، باب السابع فی دعا ابراہیم

علیہ السلام بہ ﷺ، ج ۱، ۹۲، مستدرک حاکم، ۲، ص ۴۵۳، رقم ۳۵۶۶)

علماء یہود کی بشارتیں

اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی ﷺ کی آمد کی بشارت جس طرح کتب سماویہ اور

انبیاء علیہم السلام نے دیں اسی طرح یہودیوں کے علماء نے بھی آپ ﷺ کی آمد کی

بشارتیں دیں علماء یہود کی دی ہوئی چند بشارت کا ذکر کیا جاتا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان سے بشارت

حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلے یہود کے سب سے بڑے عالم

تھے وہ حضرت یوسف علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے ان کا نام،، الحسین،، تھا حضور

ﷺ نے ان کا نام عبد اللہ رکھا علمائے حدیث اور سیرت نگاروں نے ان سے بہت

کچھ روایت کیا ہے حضرت عبد اللہ بن سلام فرماتے ہیں کہ جب حضور ﷺ مدینہ طیبہ

میں تشریف لائے تو لوگ جوق در جوق آپ ﷺ کی زیارت کے لیے آتے میں بھی

آپ ﷺ کے دیدار کی نیت سے آپ ﷺ کی بارگاہ میں آیا۔ جب میں نے آپ

صلی اللہ علیہ وسلم کے رخ انور کو دیکھا تو میں بول اٹھا،، یہ کسی جھوٹے آدمی کا چہرہ نہیں ہو سکتا،، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے اے لوگوں سلام کو عام کرو وصلہ رحمی کرو لوگوں کو کھانا کھلاؤ جب لوگ رات کو سو جائیں اس وقت نماز پڑھا کرو تو امن و سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے میں نے اسی وقت کہا

” اشهد انک رسول اللہ حقاً و انک جنت بحق“

میں گواہی دیتا ہوں کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے سچے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم حق کے ساتھ آئے ہیں۔ پھر میں اپنے اہل خانہ کے پاس آیا تو میرے سارے گھر والوں نے اسلام قبول کر لیا اور میں یہود سے اسلام کو چھپایا کرتا تھا۔

(امام یوسف بن اسماعیل النہانی علیہ الرحمہ، حجة اللہ العالمین، قدیمی

کتب خانہ، الباب الثانی من قسم الاول، ص ۱۰۱)

حضرت میمون بن بنیامین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان سے بشارت

حضرت میمون بن بنیامین رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہودیوں کے سردار تھے ان کے ساتھ بھی اسی طرح کا واقعہ پیش آیا جس طرح حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ کے ساتھ پیش آیا تھا۔ وہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہودیوں کو بلائیں اور مجھے ثالث مقرر کر لیں وہ ضرور میری طرف رجوع کریں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میمون بن بنیامین کو ایک کمرے میں چھپا دیا اور یہودیوں کی طرف پیغام بھیجا جب یہودی آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے اور اپنے درمیان ایک آدمی کو ثالث مقرر کر لو انہوں نے کہا ہم آپ اور اپنے درمیان میمون بن بنیامین کو ثالث مقرر کرتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمون بن بنیامین کو فرمایا باہر نکل آؤ۔ وہ کمرے سے باہر آئے اور کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ کے سچے

رسول ہیں۔ لیکن یہودیوں نے آپ کی تصدیق کرنے سے انکار کر دیا۔

(امام یوسف بن اسماعیل النہانی علیہ الرحمہ، حجة الله العالمین، قدیمی

کتب خانہ، الباب الثانی من قسم الاول، ص ۱۰۲)

مخترق یہودی عالم کی زبان سے بشارت

ابن ہشام علیہ الرحمہ نے کہا کہ ابن اسحاق علیہ الرحمہ نے فرمایا۔ مخترق مذہب یہودیت کا ایک قبعر عالم تھا اس کے پاس بہت زیادہ مال و دولت تھا اس کے کھجوروں کے کئی باغات تھے وہ اپنے علم کے ذریعے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف کو پہچانتا تھا لیکن اس پر اپنے دین کی محبت غالب رہی اور وہ اپنے ہی دین پر برقرار رہا جب غزوہ اُحد رونما ہوا تو یہ ہفتے کا دن تھا اس نے اپنی قوم سے کہا اے گروہ یہود۔ اللہ کی قسم تم سب جانتے ہو کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اعانت اور مدد تم سب پر واجب ہے۔ انہوں نے کہا آج ہفتے کا دن ہے مخترق نے کہا ہفتے کے دن کی کوئی حیثیت باقی نہیں رہی پھر ہتھیار سجا کر اپنے گھر سے نکل آیا۔ اور اُحد کے مقام پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے اپنی قوم سے کہا تھا اگر آج میں قتل ہو گیا تو مجھے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے حوالے کر دینا وہ اللہ تعالیٰ کی وحی کے مطابق میرا فیصلہ کریں گے اور اسلام قبول کیا اور جب جنگ شروع ہوئی جہاد میں شرکت کی اور شہید ہو گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مخترق بہترین یہودیوں میں سے تھا آپ نے اس کے تمام مال پر قبضہ کر کے غرباء میں تقسیم فرما دیا مدینہ طیبہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اکثر صدقات اسی کے باغات سے ہوتے تھے۔

(امام یوسف بن اسماعیل النہانی علیہ الرحمہ، حجة الله العالمین، قدیمی

کتب خانہ، الباب الثانی من قسم الاول، ص ۱۰۲، ۱۰۳)

عیسائیوں کے راہبوں کی بشارتیں:

یہودی علماء کے علاوہ عیسائیوں کے راہبوں نے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی بشارتیں دیں جن میں سے چند درج ذیل ہیں۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ اور عیسائی راہب کی بشارت

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے اسلام لانے کا واقعہ خود اپنی زبان سے اس طرح بیان فرمایا۔ کہ میں ملک فارس میں قریہ جی کا رہنے والا تھا میرا باپ اپنے شہر کا چوڑھری تھا اور سب سے زیادہ مجھ سے محبت کرتا تھا جس طرح کنواری لڑکیوں کی حفاظت کی جاتی ہے اس طرح وہ میری حفاظت کرتا تھا اور مجھ کو گھر سے باہر نہیں نکلنے دیتا تھا ہم مذہباً مجوسی تھے میرے باپ نے مجھے آتش کدہ کا محافظ اور نگہبان بنا رکھا تھا۔ کہ کسی بھی وقت آگ بجھنے نہ پائے ایک مرتبہ میرا باپ تعمیر کے کام میں مشغول تھا اس لیے مجبوراً مجھے کسی کھیت کی خبر گیری کے لیے بھیجا اور کہا کہ دیر نہ لگانا میں گھر سے نکلا راستے میں ایک گر جا تھا اس کے اندر سے کچھ آواز سنائی دی میں دیکھنے کے لیے اندر داخل ہو گیا دیکھا کہ ایک نصاریٰ کی جماعت ہے جو نماز میں مشغول ہے مجھ کو ان کی عبادت پسند آئی اور اپنے دل میں کہا کہ یہ دین ہمارے دین سے بہتر ہے میں نے ان لوگوں سے پوچھا کہ اس دین کی اصل کہاں ہے؟ ان نے کہا ملک شام میں انہی باتوں میں سورج غروب ہو گیا باپ نے انتظار کر کے میری تلاش میں قاصد دوڑا دیئے جب گھر واپس آیا تو باپ نے پوچھا کہ کہاں تھے؟ میں نے تمام واقعہ بیان کیا باپ نے کہا اس دین (یعنی نصرانیت) میں کچھ بھی نہیں تیرے ہی باپ دادا کا دین (آتش پرستی) ہی بہتر دین ہے۔ میں نے کہا ہرگز نہیں خدا کی قسم نصرانیوں کا دین ہی ہمارے دین سے بہتر

ہے باپ نے میرے پاؤں میں بیڑیاں ڈال دیں اور میرا گھر سے لکلنا بند کر دیا۔ جیسے فرعون نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا۔، کہ اگر تم نے میرے علاوہ کسی اور کو خدا مانا تو میں تجھ کو قید میں ڈال دوں گا،، (الآیہ)

میں نے پوشیدہ طور پر نصاریٰ کو کہلا بھیجا کہ جب کوئی قافلہ شام کو جائے تو مجھے بتا دینا چنانچہ انہوں نے مجھے ایک موقع پر اطلاع کر دی کی نصاریٰ کے تاجروں کا ایک قافلہ شام واپس جا رہا ہے میں نے موقع پا کر اپنے پاؤں سے بیڑیاں نکال دیں اور گھر سے نکل کر ان کے ساتھ چل دیا۔ ملک شام پہنچ کر معلوم کیا کہ عیسائیوں کا سب سے بڑا عالم کون ہے۔ لوگوں نے ایک پادری کا نام بتایا میں اس کے پاس پہنچا اور اس سے اپنا تمام واقعہ بیان کیا اور یہ کہا کہ میں آپ کی خدمت میں رہ کر آپ کا دین سیکھنا چاہتا ہوں مجھ کو آپ کا دین مرغوب اور پسند ہے آپ اجازت دیں تو آپ کی خدمت میں ہی رہ پڑوں اور آپ کا دین سیکھوں اور آپ کے ساتھ نمازیں پڑھوں تو پادری نے کہا کہ ٹھیک ہے وہاں رہنے کے چند دنوں بعد یہ معلوم ہوا کہ وہ آدمی اچھا نہیں تھا بڑا حریص لالچی اور طالع تھا دوسروں کو صدقات و خیرات کا حکم دیتا اور جب لوگ روپیہ لے کر آتے تو خود اپنے پاس جمع کر لیتا فقراء اور مساکین کو نہ دیتا اسی طرح اس نے اشرافیوں کے سات مٹکے جمع کر لیے تھے جب وہ مر گیا اور لوگ حسن عقیدت کے ساتھ اس کی تکفین کے لیے جمع ہوئے تو میں نے لوگوں کو اس کا حال بتایا۔ اور اس کی اشرافیوں کے سات مٹکے بھی دکھائے لوگوں نے یہ دیکھ کر کہا خدا کی قسم ہم اس آدمی کو ہر گز دفن نہیں کریں گے آخر کار اس پادری کو سولی پر لٹکا کر سنگسار کر دیا اور اس کی جگہ اور عالم بٹھالیا۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے اس نئے مسند نشین عالم سے بڑھ کر عالم، زاہد، عابد اور دنیا سے بے تعلق کسی کو نہیں دیکھا۔ مجھے اس

سے حد سے زیادہ عقیدت ہوگئی میں اس کی خدمت کرتا رہا جب وہ قریب المرگ ہوا تو میں نے اس سے کہا کہ آپ مجھے وصیت کیجئے کہ میں آپ کے بعد کس کے پاس جا کر رہوں؟ تو اس نے کہا کہ موصل میں ایک عالم ہے اس کے پاس چلے جانا چنانچہ میں اس کے پاس گیا اور اس کے بعد نصیبین میں ایک عالم کے پاس رہا جب وہ بھی دنیا سے کوچ کرنے لگے تو میں کہا کہ میں فلاں فلاں عالم کے پاس رہا ہوں اب آپ بتائیں کہ کہاں جاؤں تو انہوں نے کہا کہ میری نظر میں اس وقت کوئی ایسا عالم نہیں جو صحیح راستہ پر ہو اور میں اس کا تم کو پتہ دوں البتہ ایک نبی کے ظہور کا زمانہ قریب آ گیا ہے وہ نبی دین ابراہیمی پر ہوگا عرب شریف کی سر زمین پر اس کا ظہور ہوگا ایک نخلستانی زمین کی طرف ہجرت فرمائے گا اگر تم وہاں پہنچ سکو تو ضرور پہنچنا ان کی علامت یہ ہوگی کہ وہ صدقے کا مال نہ کھائیں گے ہدیہ قبول کریں گے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت ہوگی جب تم ان کو دیکھو گے تو پہچان لو گے۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اسی دوران میرے پاس کچھ بکریاں اور گائیں جمع تھیں اتفاقاً ایک قافلہ عرب کو جانے والا مل گیا میں نے ان سے کہا کہ تم لوگ مجھے بھی اپنے ساتھ لے چلو۔ میں یہ بکریاں اور گائیں سب کی سب تم کو دے دوں گا تو قافلے والوں نے رضا مندی کا اظہار کر دیا اور مجھے اپنے ساتھ لے لیا جب وادی قرئی میں پہنچے تو میرے ساتھ اس قافلہ والوں نے یہ بدسلوکی کی کہ مجھے اپنا غلام بنا کر ایک یہودی کے ہاتھ فروخت کر دیا جب میں اس یہودی کے ساتھ آیا تو کھجور کے درخت دیکھ کر خیال کیا کہ شاہد یہی وہ جگہ ہو لیکن ابھی پورا اطمینان بھی نہ ہوا تھا کہ بنی قریظہ کا ایک یہودی اُس کے پاس آیا اور مجھ کو اُس سے خرید کر مدینہ منورہ لے آیا جب میں مدینہ منورہ پہنچا تو خدا کی قسم مدینہ منورہ کو دیکھتے ہی پہچان لیا اور یقین کر لیا کہ یہ وہی شہر ہے جو مجھ کو بتایا گیا ہے۔

صحیح بخاری میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں اسی طرح دس مرتبہ سے زیادہ فروخت ہوا ہوں میں مدینہ میں اس یہودی کے پاس رہا اور بنی قریظہ میں اس کے درختوں کا کام کرتا رہا کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ میں مبعوث فرمایا مگر مجھے غلامی اور خدمت کی وجہ سے بالکل علم نہ ہوا۔ جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لائے اور قباء میں قیام فرمایا تو اس وقت میں کھجور کے ایک درخت پر چڑھا ہوا کام کر رہا تھا اور میرا آقا جو کہ یہودی تھا درخت کے نیچے بیٹھا ہوا تھا۔

اچانک ایک یہودی آیا جو کہ میرے آقا کا چچا زاد بھائی تھا اس نے کہا کہ خدائی قبیلہ یعنی انصار کو ہلاک کرے (نعوذ باللہ) کہ وہ قباء میں ایک شخص کے ارد گرد جمع ہیں جو مکہ سے آیا ہے اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کے نبی اور پیغمبر ہیں۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم یہ سننا ہی تھا کہ ،،، مجھ پر رزا طاری ہو گیا اور مجھ کو یہ غالب گمان ہو گیا کہ میں ابھی اپنے آقا پر گر پڑوں گا ،،، ان دونوں یہودیوں نے جب حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ حالت دیکھی تو بہت متعجب ہوئے میں درخت سے اتر اور اُس خبر دینے والے یہودی سے پوچھا کہ تم کیا کہہ رہے تھے وہ خبر مجھے بھی سناؤ اس بات پر میرے آقا کو غصہ آیا اور مجھے زور سے طمانچہ مارا اور کہا تمھ کو اس سے کیا مطلب اپنا کام کرو۔

شب شام ہوئی اور میں اپنے کام سے فارغ ہوا اور جو کچھ میرے پاس تھا لیا اور بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت قباء میں تشریف فرما تھے میں نے عرض کیا کہ مجھ کو معلوم ہوا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کے پاس کچھ نہیں اس لیے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو صدقہ پیش کرتا ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات کے لیے صدقہ قبول کرنے سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ میرے لیے صدقہ جائز نہیں ہے۔ اور اپنے اصحاب

کو اجازت فرمائی کہ تم لے لو حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے دل میں کہا کہ خدا کی قسم یہ ان تین علامتوں میں سے ایک ہے اور میں واپس آ گیا اور پھر دوبارہ کچھ جمع کرنا شروع کر دیا جب آپ مدینہ منورہ تشریف لائے تو میں پھر حاضر خدمت ہوا اور عرض کی کہ میرا دل چاہتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں کچھ ہدیہ پیش کروں صدقہ تو آپ قبول نہیں فرماتے اس لیے ہدیہ کو شرف قبولیت عطا فرمائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدیہ قبول فرمایا خود بھی اس سے کھایا اور اپنے اصحاب کو بھی اس سے کھلایا تو میں نے دل میں کہا کہ یہ دوسری علامت ہے۔

میں واپس آ گیا اور دو چار دن گزرنے کے بعد پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ایک جنازہ کے ساتھ جنت البقیع میں تشریف فرماتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی ایک جماعت بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے درمیان میں تشریف فرماتے میں نے سلام کیا اور سامنے سے اٹھ کر پیچھے آ کر بیٹھ گیا۔ کہ مہر نبوت کا دیدار کروں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سمجھ گئے اور خود بخود پشت مبارک سے چادر کو اٹھا دیا (معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے دلوں کی باتوں کو بھی جانتے ہیں اور دل کی بات بھی تو ایک بڑا غیب ہے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ جانتے ہیں تو اور کوئی چیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیسے پوشیدہ رہ سکتی ہے؟۔ ابوالاحمد غفرلہ)

اور میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نبوت کو دیکھا اور دیکھتے ہی پہچان لیا اور مہر نبوت کو بوسہ دیا (معلوم ہوا کہ بوسہ لینا امر قبیح نہیں اگر ہوتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ضرور منع فرماتے) اور میں رو پڑا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سامنے آؤ تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت سلمان فارسی نے فرمایا کہ اے عبد اللہ جس طرح میں نے یہ واقع آپ کو سنایا ہے اسی طرح میں نے یہ واقع اپنے عمکسار آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی سنایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر اسلام کی دولت سے مالا

مال ہوا۔

(علامہ ضیاء اللہ قادری اشرفی، انوارِ محمدیہ فی سیرتِ مصطفویہ

، ص ۲۷۵ تا ۲۷۹، قادری کتب خانہ سیالکوٹ،)

یہی واقعہ بل الہدی میں الفاظ کے تغیر و تبدل کے ساتھ موجود ہے حوالہ درج

ذیل ہے۔

امام محمد بن یوسف الصالحی، سبل الہدی والرشاد، مکتبہ نعمانیہ، محلہ

جنگی پشاور، جماع ابواب بعض الفضائل و الآیات الواقعة قبل مولدہ ﷺ، باب

التاسع، ج ۱، ص ۱۰۲)

بجیراراہب کی زبان سے بشارت

حضرت ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سفر شام کی نیت سے نکلے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی

آپ کے ساتھ تھے قریش کے کچھ اور لوگ بھی اس قافلہ میں موجود تھے اس سے قبل

بھی وہ بجیراراہب کے پاس سے گزرا کرتے تھے لیکن وہ ان کی طرف کوئی توجہ نہیں دیتا

تھا۔ لیکن اس دفعہ جب اس قافلے نے وہاں قیام کیا تو بجیراراہب اس قافلے کے

پاس آیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کو پکڑا اور کہنے لگا۔ یہ پوری دنیا کے سردار ہیں

یہ رب العالمین کے رسول ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا ہے سرداران

قریش نے پوچھا آپ کو کیسے پتہ چلا ہے اس نے جواب دیا اے قریش کے

سردارو جب تم اس گھائی سے اتر رہے تھے تو میں دیکھا کہ تمام پتھر اور درخت سجدہ ریز

تھے۔ اور ہادل کا ٹکرا صرف ان پر ہی سایہ کر رہا تھا ایسا صرف نبی کے لیے ہی ہوتا

ہے۔

(امام یوسف بن اسماعیل النہانی علیہ الرحمہ، حجة اللہ العالمین، قدیمی

کتب خانہ، الباب الثانی من قسم الاوّل، ص ۱۱۸)

کتب سماویہ کے علماء کی بشارتیں

اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی بشارتیں کتب سماویہ کے علماء نے بھی دیں ایک دو واقعات پیش کرتا ہوں۔

حضرت سیدنا ورقہ بن نوفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان سے بشارت

امام صالحی علیہ الرحمہ نے بیان کیا:

”کہ عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ زید بن عمر بن نفیل (ورقہ بن نوفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے فرمایا میں نے اپنی قوم کی مخالفت کی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پیروی کی اور جس کی وہ عبادت کرتے تھے اسی کی میں نے بھی عبادت کی پس میں اس نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کا انتظار کر رہا ہوں جو کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے پیدا ہوں گے اور ان کا نام نامی احمد ہوگا اور مجھے لگتا ہے کہ میں ان کو نہ پاسکوں گا اس لیے میں اُن پر اب ہی ایمان لاتا ہوں اور ان کی تصدیق کرتا ہوں کہ وہ نبی برحق ہیں۔ اے عامر بن ربیعہ اگر تیری عمر لمبی ہوگی تو میری طرف سے میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام عرض کرنا اور میں تم کو اُن کی علامتیں بتا دیتا ہوں تاکہ تجھے معلوم ہو جائے،، وہ ایسے آدمی ہیں جن کا قد نہ ہی لمبا ہے اور نہ ہی چھوٹا، ہال نہ ہی زیادہ ہیں اور نہ ہی بالکل کم، اور اُن کی آنکھوں سے کبھی بھی سرخی جدا نہیں ہوتی، اور ان کے کندھوں کے درمیان مہر نبوت ہے اور ان کا نام احمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور یہ شہر (مکہ) ان کی جائے ولادت اور بعثت ہے، پھر ان کی قوم ان کو اس شہر سے نکال دے گی اور وہ قوم اس چیز کو ناپسند کرے گی جو وہ لے کر آئے گے، اور وہ یثرب (مدینہ منورہ) کی طرف ہجرت فرمائیں گے۔

امام محمد بن یوسف الصالحی، سہل الہدی والرشاد، مکتبہ نعمانیہ، محلہ
جنگی پشاور، جماع ابواب بعض الفضائل والآیات الواقعة قبل مولدہ ﷺ، باب
التاسع، ج ۱، ص ۱۱۶)

حضرت ورقہ بن نوفل حضور ﷺ کی مدح سرائی کرتے ہوئے یوں عرض کرتے

ہیں

و یظهر فی البلاد ضیاء نور
یتومر بہ البریة ان تموجا

(سیرت ابن ہشام، ج ۱، ص ۱۹۲، البدایہ والنہایہ، ج ۱، ص ۲، ج ۲، ص ۲۹۶، بحوالہ
علامہ ضیاء اللہ قادری اشرفی، انوار محمدیہ فی سیرت مصطفویہ، ص ۸۵، قادری
کتب خانہ سیالکوٹ،)

اور شہروں میں نور کی روشنی ظاہر ہوگئی جس نور کا صدقہ اور وسیلہ سے تمام مخلوق
قائم ہے کیونکہ وہ مبارک روشنی ٹھانیں مار رہی ہے۔

واقعہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ نے خصائص کبریٰ میں نقل کیا:

ابن عساکر علیہ الرحمہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں حضور ﷺ کی بعثت سے پہلے
یمین کی طرف گیا اور قبیلہ ازد کے ایک شیخ کے پاس پہنچا جو کہ قبعر عالم اور کتب ساویہ کو
پڑھنے والا شخص تھا اور اس کی عمر دس کم چار سو سال تھی (یعنی تین سو نوے سال) اس
ازدی عالم نے مجھ سے کہا میرا خیال ہے کہ تم حرم مکہ کے رہنے والے ہو؟ میں نے کہا
ہاں پھر اس نے کہا کہ میرا خیال ہے تم قریشی ہو؟ میں نے کہا،، ہاں،، اس نے کہا کہ

میرا خیال ہے کہ تم تمہی ہو؟ میں نے کہا،، ہاں،، اس نے کہا اب صرف ایک نشانی تمہاری طرف سے باقی رہ گئی ہے جس سے میں واقف نہیں ہو سکا ہوں۔ میں نے پوچھا وہ کون سی نشانی ہے؟ اس نے کہا تم اپنے پیٹ سے قمیص اٹھاؤ۔ میں نے کہا کس لیے؟ اس نے کہا کہ میں نے علم صادق میں پایا ہے کہ

”حرم مکہ میں ایک نبی مبعوث ہوگا اور اس کے دعویٰ نبوت میں ایک جوان اور ایک ادھیڑ عمر کا شخص مددگار ہوں گے اور وہ جوان شدتوں اور دشمنوں کی متحدہ قوت اور ہجوم مصائب کو خاطر میں نہ لائے گا اور ان کا زور توڑ کر رکھ دے گا۔ (اس سے مراد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے) اور دوسرا ادھیڑ عمر شخص گورے رنگ اور لاغر جسم والا ہوگا اور اس کے پیٹ پر ایک تل ہوگا اور بائیں ران پر ایک نشان ہوگا تو تمہارا کیا حرج ہے اگر تم مجھے اپنا پیٹ دکھا دو اور تمہارے بارے میں جو اوصاف میں پاتا ہوں اس کو دیکھ کر میرا علم مکمل ہو جائے اور اس کے علاوہ وہ (جو ران پر نشان ہے) ایک علامت پوشیدہ رہ جائے تو رہ جائے۔

حضرت ابوبکر صدیق فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے پیٹ سے کپڑا اٹھا لیا اور وہ ازدی عالم میری ناف کے اوپر سیاہ تل کو دیکھ کر کہنے لگا،، رب کعبہ کی قسم بلاشبہ تم ہی وہ شخص ہو“

(امام جلال الدین السیوطی، متوفی ۹۱۱ھ، الخصائص الکبریٰ، مکتبہ

رحمانیہ لاہور، جلد اول، باب اختصاصہ بذكر اصحابہ فی الکتب السابقہ۔ ص ۵۲)

کاہنوں کی زبان سے بشارتیں

کاہنوں کی زبان سے بشارات سے مراد وہ بشارتیں ہیں جو کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے پہلے دیں کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جب ولادت ہوئی تو علم کہانت کو

اٹھایا گیا اور اب اس علم کی کوئی حثیت باقی نہیں رہی، ابوالاحمد۔ یہاں پر ہم تین واقعات ذکر کرتے ہیں وباللہ التوفیق۔

1:..... حضرت ابو نعیم علیہ الرحمہ نے حضرت یعقوب بن یزید طلحہ التیمی سے روایت کیا ہے۔ کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سے ایک آدمی گزرا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا کہ کیا تم کا ہن ہو؟ اور اس جنسی کے ساتھ کب سے تمہارا تعلق ہے؟ اس آدمی نے کہا وہ اسلام کے ظہور سے پہلے میرے پاس آئی اور زور سے چلائی یا سلام، یا سلام حق واضح ہے اور بھلائی کو ہیبتگی حاصل ہے یہ آرزوئیں جھوٹی نہیں ہیں۔ (یعنی جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے ظلمت ختم ہونے کی آرزوئیں ہیں یہ جھوٹی نہیں ہیں) اللہ اکبر،

(امام یوسف بن اسماعیل النہانی علیہ الرحمہ، حجة اللہ العالمین، قدسی

کتب خانہ، الباب الرابع من قسم الاول، ص ۱۲۶)

2:..... ایک اور شخص نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا اے امرا المؤمنین میں بھی آپ کو اس طرح کا ایک واقعہ عرض کرتا ہوں قسم با خدا ہم،، دوپہ ملساء،، (ایک جگہ کا نام) میں سفر کر رہے تھے وہاں ہمیں صرف گونج ہی سنائی دیتی تھی جب ہم نے وہاں غور سے دیکھا تو ہمیں ایک سوار آتا دکھائی دیا اس نے کہا اے احمد اے احمد اللہ تعالیٰ بزرگ و برتر ہے اللہ تعالیٰ نے جس بھلائی کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ فرمایا ہے وہ ضرور آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچے گی۔ اے احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پھر وہ شخص چلا گیا۔

(امام یوسف بن اسماعیل النہانی علیہ الرحمہ، حجة اللہ العالمین، قدسی

کتب خانہ، الباب الرابع من قسم الاول، ص ۱۲۶)

3:..... ایک انصار کے آدمی نے کہا ہم شام کی طرف سفر پر روانہ ہوئے جب ہم چٹیل میدان میں پہنچے تو ہم نے اپنے پیچھے ایک صدا لگانے والے کی صدا کو سنا دہ یوں

کہہ رہا تھا۔ ستارہ طلوع ہو چکا ہے ہم نے مشرق کو روشن کر دیا وہ تباہ کن تاریکیوں سے لوگوں کو نکالے گا۔ (اس ستارے سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکت ہے جس طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا،، وانجم اذا هوى،، اور ستارے کی قسم جب وہ طلوع ہو مفسرین فرماتے ہیں اس ستارے سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکت ہے، ابوالاحمد غفرلہ) اور جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے گا اس کو بلند مرتبہ عطاء کیا جائے گا اور اس کی سچائی کو قبول کر لیا جائے گا۔

(امام یوسف بن اسماعیل النہانی علیہ الرحمہ، حجة الله العالمین، قدیمی

کتب خانہ، الباب الرابع من قسم الاول، ص ۱۲۶)

جنات کی زبان سے بشارتیں

اس طرح اللہ تعالیٰ کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی بشارتیں جنات نے بھی دیں یہاں پر ہم صرف دو واقعات کا ذکر کرتے ہیں۔

1:..... ابن سعد، امام احمد، امام طبرانی، امام بیہقی، اور ابو نعیم علیہم الرحمہ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی وہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پہلی خبر جو مدنیہ منورہ میں پہنچی وہ یہ تھی کہ مدینہ منورہ کی ایک عورت تھی اور ایک جن اس کا تابع تھا ایک دن وہ جن ایک پرندے کی شکل میں اس کے پاس آیا اور اس عورت کے گھر کی دیوار پر بیٹھ گیا اس عورت نے اس جن سے کہا،، نیچے آ جاؤ،، اس نے جواب دیا نہیں اب میں نیچے نہیں آؤں گا مکہ معظمہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہو چکے ہیں۔ انہوں نے ہم کو شہروں میں قیام سے منع فرما دیا اور ہم پر بدکاری کو حرام قرار دیا۔

(امام یوسف بن اسماعیل النہانی علیہ الرحمہ، حجة الله العالمین، قدیمی

کتب خانہ، الباب الخامس من قسم الاول، ص ۱۲۶)

(معلوم ہوا کہ جن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی وجہ سے ہی لوگوں کی آبادیوں سے دور رہتے ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم مانتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی تسلیم کرتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی وجہ سے بدکاری سے اجتناب کرتے ہیں یہ اس امتی کے لیے سبق ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنانا نبی بھی تسلیم کرتا ہے اور پھر بھی اسکے دن رات بدکاری میں گزرتے ہیں۔ ابوالاحمد غفرلہ)

2:..... ابوسعدا اور ابو نعیم نے امام زہری علیہ الرحمۃ سے روایت کیا کہ اسلام کے ظہور سے پہلے جنات آسمان کی پوشیدہ گفتگو سن لیا کرتے تھے۔ جب اسلام کا ظہور ہوا تو انہیں ایسا کرنے سے روک دیا گیا بنواسد میں ایک عورت تھی اس نام شعیرہ تھا۔ ایک جن اس کا تابع تھا جب اس جن نے یہ محسوس کیا کہ اب آسمان کی باتیں نہیں سنی جا سکتیں۔ (کیونکہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش ہوئی تو جنات کو آسمانوں پر جانے سے روک دیا گیا) وہ اس عورت کے پاس آیا اور اسکے سینے میں داخل ہو گیا اور یوں چیخنے لگا،، گردن پر مار دیا گیا ہے اور ایک ایسا معاملہ آ گیا ہے جس کو برداشت کرنے کی طاقت نہیں،، احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے زنا کو حرام کر دیا ہے،،

(امام یوسف بن اسماعیل النہہانی علیہ الرحمہ، حجة الله العالمین، قدیمی

کتب خانہ، الباب الخامس من قسم الاول، ص ۱۲۳)

یہ جنات جہاں پر اپنی بے بسی کا رونا رورہے تھے اس کے ساتھ ساتھ اہل حق کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی بشارتیں بھی دے رہے تھے۔

وہ بشارتیں جو بتوں کے پیٹوں سے سنی گئیں

اللہ تعالیٰ نے ان بتوں کے پیٹوں سے بھی ہادی امم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی بشارتیں

سنائیں جن کو لوگ گمراہی میں پوج رہے تھے کہ دیکھو یہ تمہارے معبود بھی میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی بشارتیں دے رہے ہیں کہ ان کو دیکھ کر ہی سیدھے راستے پر آ جاؤ یہ جس کی تم پوجا کرتے ہو وہ ہی تم کو کہہ رہا ہے کہ وہ نبی آخر الزماں آگے ہیں جو نیکی کا حکم دیتے ہیں۔ اسی کے متعلق ہم اس جگہ تین واقعات ذکر کرتے ہیں۔

1:..... ابو نعیم نے خویلد الضمری سے روایت کیا وہ کہتے ہیں کہ ہم ایک پتھر کے بت کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے اچانک ہم نے اس کے اندر سے ایک چیخنے والے کی آواز کو سنا وہ یوں کہہ رہا تھا، آسمان پر جا کر پوشیدہ گفتگو سننا ختم ہو گیا اور جو ایسا کرتا ہے اس کو آگ کے انکاروں کا سامنا کرنا پڑتا ہے یہ تمام انتظامات اس نبی مکرم کے لیے ہوئے ہیں جن کا ظہور مکہ میں ہوا ان کا اسم گرامی، احمد صلی اللہ علیہ وسلم، ہے یثرب ان کی ہجرت گاہ ہے وہ نماز روزے نیکی اور صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں۔ خویلد الضمری فرماتے ہیں کہ ہم اس بت کے پاس سے اٹھ کر چلے آئے، ہم نے اس بارے میں لوگوں سے پوچھا انہوں نے بتایا کہ مکہ میں ایک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا ہے ان کا نام ”احمد صلی اللہ علیہ وسلم“ ہے۔

(امام یوسف بن اسماعیل النہانی علیہ الرحمہ، حجة الله العالمین، قدیمی

کتب خانہ، الباب السادس من قسم الاول، ص ۱۲۷)

2: ابو نعیم اور ابوسعید علیہما الرحمہ نے روایت کیا کہ عبداللہ بن ساعدہ الہندی اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے بت کے پاس بیٹھا ہوا تھا میں نے اس کے پیٹ سے آواز سنی وہ اس طرح کہہ رہا تھا، جنات کے مکرو فریب ختم ہو گئے اور آسمان کا تحفظ کر دیا گیا ہے اس نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہو گیا ہے جن کا نام، احمد صلی اللہ علیہ وسلم، ہے میں اس بت کے پاس سے اٹھ کر چلا آیا راستے میں ایک مرد ملا جس نے مجھ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو بشارت دی۔

(امام یوسف بن اسماعیل النہانی علیہ الرحمہ، حجة اللہ العالمین، قدیمی

کتب خانہ، الباب السادس من قسم الاول، ص ۱۴۸)

3:..... ابن مندہ علیہ الرحمہ حضرت بکر بن جبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ ہمارا ایک بت تھا ہم اس کے لیے قربانیاں کرتے تھے
میں نے اس کے پیٹ سے ایک دن یہ آواز سنی، اے بکر بن جبلہ تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جان لو
گے۔

(امام یوسف بن اسماعیل النہانی علیہ الرحمہ، حجة اللہ العالمین، قدیمی

کتب خانہ، الباب السادس من قسم الاول، ص ۱۴۸)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اباہ و اجداد کی بشارتیں

جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی بشارتیں تمام مخلوق نے دیں اسی طرح خود

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاکیزہ اور طاہر اباہ و اجداد نے بھی دیں چند واقعات آپ کے سامنے
رکھتا ہوں۔

حضرت سیدنا کعب بن لؤی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بشارت

حضرت کعب بن لؤی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اباہ و اجداد میں سے ایک

ہیں آپ نے بھی اپنے جسم و چراغ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی بشارت دی تھی چنانچہ امام
یوسف بن اسماعیل النہانی علیہ الرحمہ نقل کرتے ہیں کہ۔

ابو نعیم علیہ الرحمہ نے بوسلمہ بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی

کریم کے جد امجد حضرت کعب بن لؤی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جمعہ کے دن لوگوں کو خطبہ

دیا کرتے تھے وہ اپنے خطبے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری

کی بشارت دیتے تھے۔

(امام یوسف بن اسماعیل النہانی علیہ الرحمہ، حجة اللہ العالمین، قدیمی

کتب خانہ، الباب السابع من قسم الاول، ص ۱۲۹)

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بشارت

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد محترم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے الحجر میں ایک قالین بچھا دیا جاتا اس قالین پر صرف حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی تشریف فرما ہوتے ان کے علاوہ اور کوئی اس پر قدم بھی نہیں رکھ سکتا تھا حرب بن امیہ اور دوسرے سردار بن قریش اس قالین کے گرد بغیر کسی قالین کے بیٹھتے تھے ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ابھی کم سن ہی تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس قالین پر بیٹھ گئے۔ ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہاں سے اتارنے کی کوشش کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رونا شروع کر دیا حضرت عبدالمطلب نے پوچھا کہ میرا بیٹا کیوں رورہا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ آپ کی جگہ قالین پر بیٹھنا چاہتا ہے اور کچھ لوگوں نے اس کو منع کیا ہے اس کی وجہ سے یہ رورہا ہے۔

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس کو اس جگہ پر بیٹھنے دو یہ اپنے بارے میں عزت و قدر محسوس کرتا ہے، مجھے امید ہے کہ میرا یہ بیٹا عزت و قدر اور شرافت و منزلت اور عظمت کی ان بلند یوں کو پہنچے گا کہ اس سے پہلے وہاں تک کوئی شخص نہ پہنچ سکا ہوگا اور نہ ہی اس کے بعد وہاں تک کوئی شخص پہنچ پائے گا، اس کے بعد کوئی شخص بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہاں بیٹھنے سے منع نہ کرتا تھا خواہ حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں موجود ہوں یا نہ ہوں۔

(امام یوسف بن اسماعیل النہانی علیہ الرحمہ، حجة اللہ العالمین، قدیمی

کتب خانہ، الباب السابع من قسم الاول، ص ۱۵۱

حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بشارت

ابو نعیم نے امام زہری کی سند سے اور ام ساعدہ بنت ابی رہم سے اور وہ اپنی ولدہ محترمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) سے روایت فرماتی ہیں کہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنی اس بیماری جس میں ان کی وفات ہوئی بیماری کی وجہ سے جاگ رہی تھیں اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک پانچ سال تھی انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور کو دیکھا اور یہ شعر پڑھے۔

بَارِكْ فِيكَ اللَّهُ مِنْ غُلَامٍ
اللَّهُ تَعَالَى بَعْدَ مِثْلِهِ مِنْ غُلَامٍ
يَأْتِي مِنَ حَوْمَةِ الْحِمَامِ
أَسْ مِنْ مَخْضِ كَلْبٍ نَظَرَ جَسَدَهُ مَوْتًا
نَجَا بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْعَلَامِ
بَلَدَ بَادِشَاهِ كِي مَدَدَ نَجَاتٍ حَاصِلِ كِي
فَوَدَى عَدَاةَ الْغَرَبِ بِالسَّهَامِ
كُنَى بَارْتِيروں سے قَرَعًا اندازِي كَرَكِي جِن كَا
بِيَانَةٌ مِنْ اِبِلِ سَوَامِ
اِيك سو جَوَانِ اُونُوں كَا فِدِيه دِيَا كِيَا
اِنْ صَعًا مَا اَبْصَرْتُ فِي الْمَنَامِ
جُو كُحْمِ مِيں نِي خَوَابِ مِيں دِي كِيَا هِيَا اَكْرُوهُ مَحْجِ هِيَا
فَاَنْتَ مَبْعُوْثٌ اِلَى الْاَنْسَامِ

تو پھر تو تمام ارواح کی طرف (یقیناً آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام کائنات کے نبی و رسول بن کر تشریف لائے)

مِنْ عِنْدِ ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

اللَّهِ رَبِّ الْعِزَّةِ كِي طَرْفٍ سَعِ مَبْعُوثٌ كِيَا جَائِے كَا

تُبْعَثُ فِي الْحِلِّ وَفِي الْحَرَامِ

تو حل اور حرام میں مبعوث ہوگا (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حلال اور حرام کرنے کا اختیار

حاصل ہے اس کی طرف اشارہ فرمایا)

تُبْعَثُ فِي التَّحْقِيقِ وَالْإِسْلَامِ

اور تو حق اور اسلام میں مبعوث ہوگا

دِينُ أَبِيكَ الْبِرِّ إِبْرَاهِيمَ

اللہ کی قسم تیرے باپ ابراہیم (علیہ السلام) کا دین

تَكَلِّهُ أَنْهَكَ الْإِصْنَامِ

تجھے بتوں کی پوجا سے روکے گا (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام صیغہ و کبیرہ گناہوں

سے عصمت کی طرف اشارہ فرمایا)

أَنْ لَا تَوَالِيَهَا مَعَ الْأَقْوَامِ

کہ تو دوسرے لوگوں کی طرح ان بتوں سے محبت نہ کرے

پھر حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ہر زندہ نے مرنا ہے ہر نئی چیز نے

بوسیدہ ہونا ہے ہر کثرت نے فنا ہونا ہے اب میرا وصال ہونے والا ہے لیکن میرا ذکر

باقی رہے گا (معلوم ہوا کہ صالحین کو اپنے آئندہ کے حالات کی بھی خبر ہے) میں بھلائی

(نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) کو چھوڑ کر جا رہی ہوں میں نے ایک پاک بچے کو جنم دیا ہے اور پھر

حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال ہو گیا ام سماعہ بنت ابی رہم کی والدہ فرماتی ہیں

کہ پھر ہم نے کوسنا کہ وہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر نوحہ کر رہے ہیں۔

(امام یوسف بن اسماعیل النہہانی علیہ الرحمہ، حجة الله العالمین، قدیمی

کتب خانہ، الباب السابع من قسم الاول، ص ۱۵۲)

علامہ زرقانی علیہ الرحمہ نے امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ سے ان اشعار (جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ محترمہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہے) کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ یہ اشعار اس بات پر واضح دلالت کرتے ہیں کہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ موحدہ تھیں کیونکہ وہ دین ابراہیمی کا ذکر کر رہی ہیں اور اپنے بیٹے کے دین اسلام کے ساتھ مبعوث ہونے کا ذکر کر رہی ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بت پرستی (جو کبھی بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کی) سے روک رہی ہیں کیا تو حیدان امور کے علاوہ کسی اور چیز کا نام ہے؟)

(امام یوسف بن اسماعیل النہہانی علیہ الرحمہ، حجة الله العالمین، قدیمی

کتب خانہ، الباب السابع من قسم الاول، ص ۱۵۲)

ضروری بات

ما قبل میں ذکر ہوا کی جب حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات ہوئی تو جنات نے نوحہ کیا تو ہم نے ضروری سمجھا کہ نوحے کے متعلق کچھ عرض کر دیں نوحہ کرنا زمانہ جاہلیت کا کام ہے اور سخت گناہ اسی بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بھی موجود ہے ”حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار کام میری امت میں (زمانہ) جاہلیت کے کاموں میں سے ہیں 1: اپنے حسب میں لڑ کرنا 2: لوگوں کے نسب میں عیب نکالنا 3: اور ستاروں سے بارش طلب کرنا (یعنی علم نجوم سے بتانا کہ آج بارش ہوگی یا نہیں یہ بھی زمانہ جاہلیت کا کام ہے) 4: اور نوحہ کرنا اور فرمایا کہ نوحہ کرنے والی اگر مرنے سے

پہلے تو بہ نہ کرے تو قیامت کے دن اس حال میں اُٹھے گی کہ گندھک کی قمیص اس پر ہوگئی اور ایک قمیص خارش کی ہوگئی،،۔

(مشکوٰۃ المصابیح، ص ۱۵۰، حدیث: ۱۶۳۳، مکتبہ رحمانیہ، لاہور)

اور ایک حدیث میں آتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”چہرے کو پھینٹنا اور گربان کو چاک کرنا زمانہ جاہلیت کا کام ہے“

مزید تفصیل کے لیے دیکھیے شرح صحیح مسلم از علامہ غلام رسول سعیدی، ج ۱،

ص ۳۹۰ تا ۵۲۱، اور ج ۲، ص ۷۸۳ تا ۷۸۸

جانوروں کی زبانوں سے بشارتیں

اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہونے کے ناطے اللہ تعالیٰ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی بشارتیں

جانوروں نے بھی دیں چنانچہ امام یوسف بن اسماعیل علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان من دلالات حمل رسول

اللہ ﷺ ان کُلَّ دَابَّةٍ كَانَتْ لِقُرَيْشٍ نَطَقَتْ بِتِلْكَ اللَّيْلَةِ وَقَالَتْ حَمَلْتُ

بِرَسُولٍ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ وَهُوَ أَمَانُ الدُّنْيَا وَسِرَاجُ أَهْلِهَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حمل

کی نشانیوں میں سے یہ بھی نشانی تھی کہ قریش کے ہر چوپائے نے اس رات کلام کیا

اور کہا کہ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ماں حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) آج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے ساتھ حاملہ ہوگئی ہیں۔ اور رب کعبہ کی قسم وہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نیا والوں کی امان اور روشنی

ہیں۔

(امام یوسف بن اسماعیل النہانی، ح ۵۱۳۵، حجة اللہ علی العالمین، قدیمی

کتب خانہ، الباب الثانی من قسم الثانی، ص ۱۶۷)

اور مزید انہیں سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

وَكَذَلِكَ أَهْلُ الْبَحَارِ يُبَشِّرُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا

اسی طرح دریاؤں کی مخلوق نے بھی ایک دوسرے کو خوش خبری دی۔

(امام یوسف بن اسماعیل النہانی ۵۱۳۵، حجة الله على العالمين، قدیمی

کتب خانہ، الباب الثانی من قسم الثانی، ص ۱۶۷)

قلم قدرت کے ذریعے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی بشارتیں

اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی بشارات ہر طرح سے لوگوں تک پہنچائیں تا

کہ لوگ میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا اچھے طریقے سے استقبال کریں اور اس کی پیروی کر

کے ہدایت حاصل کریں اور یہی بشارتیں اللہ تعالیٰ نے اپنے قلم کے ساتھ بھی لکھیں

چند واقعات ذکر کرتا ہوں۔

پھولوں پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی بشارت

ایک راوی فرماتے ہیں کہ میں نے ہندوستان کی ایک بستی میں زعفران کا ایک

درخت دیکھا جس کے پھول دلکش کالے اور خوشبودار تھے میں نے ایک پھول دیکھا

اس پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ابو بکر الصدیق عمر

الفاروق لکھا تھا میں نے دل میں سوچا کہ اتفاقاً ہی لکھ گیا ہوگا۔ میں اپنے دل کی تسلی

کے لیے دوسرے پھول کی طرف گیا اس پر بھی یہی عبارت لکھی تھی اس شہر میں بہت

سے ایسے درخت تھے جن پر یہی عبارت مرقوم تھی حالانکہ اس شہر کے لوگ بت پرست

تھے۔

(امام یوسف بن اسماعیل النہانی علیہ الرحمہ، حجة الله العالمين، قدیمی

کتب خانہ، الباب الثامن من قسم الاول، ص ۱۵۸)

اخروٹ جیسے پھل میں پتے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد بشارت

ایک اور راوی فرماتے ہیں کہ میں نے ہندوستان میں ای درخت دیکھا جس کا پھل اخروٹ کی مثل تھا اس پر دو چھلکے تھے جب ان چھلکوں کو توڑا جاتا تو ان میں ایک سبز رنگ کا لپٹا ہوا پتہ نکلتا جس پر واضح سبز رنگ میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا ہوتا وہ لوگ اس درخت سے تبرک حاصل کرتے اور جب ان پر بارانِ رحمت (بارش) رک جاتی تو اس کے وسیلے سے بارگاہِ خدا میں دعا کرتے تو اللہ تعالیٰ ان پر اپنی رحمت کی بارش نازل فرماتا۔

(امام یوسف بن اسماعیل النہانی علیہ الرحمہ، حجة اللہ العالمین، قدیمی

کتب خانہ، الباب الثامن من قسم الاول، ص ۱۵۸)

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کا نام لکھ کر بشارتیں دیں:

مولانا محمد تقی علی خاں بریلوی قدس سرہ والد ماجد امام احمد رضا خاں بریلوی علیہما الرحمۃ فرماتے ہیں:

”یہ وہ نام ہے (یعنی نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم) جسے خالق ارض و سماء جل جلالہ نے زمین و آسمان مہر ماہ کی پیدائش سے بیس لاکھ برس پہلے اپنے نام کے ساتھ عرش بریں پر لکھا حق عز مجده کو یہی نام ایسا بھایا جس سے تمام عالم بالا آباد فرمایا سدرہ المنتہی کے پتے اور جنت کے قصر و غرنے اور مفت آسمان کے تمام مواضع و اماکن کو اس سے زینت دی اور حور عین کے سینوں اور ملائکہ مکرمین کی آنکھوں پر اسے تحریر فرما کر صفا روشنی بخشی۔

(جوہر البیان فی اسرار الارکان، بحوالہ العوارف العنبریہ فی المیلاد

النبویہ، مولانا محمد یعقوب ہزاروی، ضیاء القرآن لاہور، ص ۱۲۳)

اسی طرح امام احمد بن محمد ابی بکر قسطلانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى كَتَبَ اسْمَهُ الشَّرِيفَ عَلَى الْعَرْشِ وَعَلَى كُلِّ سَمَاوٍ وَعَلَى
الْجَنَانِ وَمَا فِيهَا

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کا نام عرش ہر آسمان اور جنت اور جو کچھ اس میں ہے پر

لکھا

(یوسف بن اسماعیل النہانی، جواہر البحار فی فضائل النبی المختار، ج

۲، ص ۱۴، دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ، ۱۹۹۵ء، من جواہر الامام احمد بن محمد

ابی بکر قسطلانی، ۵۹۲۳ھ)

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے کندھوں کے درمیان اس نام

پاک کو لکھا۔

بَيْنَ كَتَفَيْ آدَمَ مَكْتُوبٌ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ

حضرت آدم علیہ السلام کے کندھوں کے درمیان محمد رسول اللہ خاتم النبیین لکھا ہوا

تھا۔

خصائص کبریٰ، ج ۱، ص ۱۹، مطبوعہ مکہ مکرّمہ بہ خوالہ انوار المحمدیہ فی

السیرۃ المصطفویہ، ص ۱۸۸، قادری کتب خانہ سیالکوٹ، ۲۰۰۲ء، ۱۴۲۵ھ)

اہل عرب کی آرزو

عرب والوں نے جب یہودی علماء و عیسائی راہبوں اور کاہنوں اور جنات سے
یہ بشارتیں سنی کہ ایک نبی پیدا ہوں گے جن کا نام محمد ﷺ ہوگا ان کی زمین و آسمان پر
حکومت ہوگی جو بت پرستی سے لوگوں کو نجات دیں گے تو عرب والوں نے یہ آرزو
کرتے ہوئے کہ وہ نبی ﷺ ہمارے گھر پیدا ہوں اپنے بچوں کے نام محمد رکھنا شروع
کر دیے اسی کے متعلق دو احادیث عرض کرتا ہوں۔

1:..... روی عن محمد بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ انه سأل اباه
كيف سماه في جاهلية محمداً؟ فقال خرجت مع جماعة من بني تميم فقلنا
وردنا الشام فقلنا علي غدير عليه شجر فاشرف علينا ديراً فقلنا: من انتم
؟ قلنا: من مضر، فقال: اما انه سوف يبعث منكم وشيكاً نبي فسارعوا اليه و
خذوا بخطكم منه ترشدوا فانه خاتم النبيين فقلنا: ما اسمه؟ فقال: محمد
فقلنا: ما اسمك؟ فقال: ما اسمك؟ فقال: ما اسمك؟ فقال: محمد

امام محمد بن يوسف الصالحی، سبل الہدی والرشاد، مکتبہ نعمانیہ، محلہ
جنکی پشاور، جماع ابواب بعض الفضائل و الآیات الواقعة قبل مولدہ ﷺ، باب
التاسع، ج ۱، ص ۱۱۳

حضرت محمد بن ودی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے اپنے والد سے
پوچھا کہ آپ نے میرا نام زمانہ جاہلیت میں محمد کس طرح رکھا تو میرے والد نے فرمایا
کہ میں بنی تمیم کی ایک جماعت کے ساتھ نکلا جب ہمارا شام سے گزر ہوا تو ہم ایک
تلاب جس پر درخت لگا ہوا تھا کے پاس اترے تو ہمارے پاس ایک راہب آیا اور اس
نے ہم سے کہا تم کون ہو؟ ہم نے کہا کہ ہم قبیلہ مضر سے آئے ہیں، اس نے کہا ان
قریب تم میں سے ایک نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پیدا ہوں گے تم ان کی طرف جلدی کرنا اور
(ایمان سے) اپنا حصہ لیتا تم ہدایت پا جاؤ گے اور وہ آخری نبی ہوں گے۔ ہم نے کہا
ان کا نام کیا ہوگا؟ اس نے کہا ان کا نام محمد ہوگا پس جب ہم اپنے گھروں کو واپس آئے
تو ہم میں سے ہر ایک کی طرف ایک ایک بیٹا پیدا ہوا تو اس کا نام محمد رکھا دیا۔

2:..... روی ابن سعد عن سعيد بن المسيب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
قال: كانت العرب تسمي من اهل الكتاب و من الكُفَّان ان بنياً يبعث من
العرب اسمه محمد بن عبد الله من ولد له و عبداً طبعاً في نبوة

امام محمد بن یوسف الصالحی، سہل الہدی والرشاد، مکتبہ نعمانیہ، محلہ
جنکی پشاور، جماع ابواب بعض الفضائل و الآیات الواقعة قبل مولدہ ﷺ، باب
التاسع، ج ۱، ص ۱۱۲

حضرت ابن سعد نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی
آپ فرماتے ہیں کہ اہل عرب نے اہل کتاب (یہودیوں اور عیسائیوں) سے اور
کاہنوں سے جب یہ سنا کہ عرب سے ایک نبی مبعوث ہوں گے جن کا نام محمد
(صلی اللہ علیہ وسلم) ہوگا تو جس جس کو یہ خبر ملی اور اللہ تعالیٰ نے اس کو بیٹا دیا تو نبوت کی آرزو میں
اس نے اپنے بیٹے کا نام محمد رکھ دیا۔

یہ وہ بشارتیں ہیں جو ہم نے مختلف کتب سے اخذ کیں ہیں ان کے علاوہ اور بھی
بہت ساری بشارتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کی مختلف مخلوق سے سنی گئیں ہم نے ان کو طوالت
سے بچنے کے لیے ترک کر دیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ میری محنت کو قبول فرمائے اور
میرے تمام روحانی و جسمانی مرتبان اور تمام عزیز و دوست اور تمام مومنین کے لیے
ذریعہ نجات بنا کر نبی کریم ﷺ کی سنگت میں جنت الفردوس عطاء فرمائے۔

آمین..... بجاہ النبی الکریم الامین ﷺ

ابوالاحمد محمد نعیم قادری رضوی

(فاضل جامعہ قاریہ عالیہ نیک آباد مراٹھیاں شریف گجرات)



مآخذ و مراجع

قرآن مجید

کتب تفسیر

ترجمہ قرآن و تفسیر، شبیر احمد عثمانی

ترجمہ قرآن و تفسیر، صلاح الدین یوسف

تفسیر ابوسعود محمد بن محمد ابوسعود ۹۸۲ھ

تفسیر روح البیان، اسماعیل حقی بن مصطفیٰ ۱۱۲۷ھ

السراج المنیر فی الاعاظم علی معرفۃ بعض معانی کلام ربنا الحکیم الخبیر، شمس الدین محمد

بن احمد ۹۷۷ھ

تفسیر الشاربی، سید قطب ابراہیم الشاربی ۱۳۸۵ھ

تفسیر القرآن الحکیم (تفسیر منار)، محمد رشید بن علی رضاء ۱۳۵۴ھ

تفسیر روح المعانی، سید محمود آلوسی ۱۲۷۰ھ

تفسیر خازن، علی بن محمد بن ابراہیم الخازن ۷۷۱ھ

تفسیر خزائن العرفان، سید نعیم الدین مراد آبادی

تفسیر مظہری، قاضی ثناء اللہ پانی پتی المنظہری ۱۲۲۵ھ

تفسیر کبیر، محمد بن عمر بن حسن رازی ۶۰۶ھ

کتب احادیث

المرقاۃ فی شرح المشکوٰۃ، ملا علی قاری حنفی ۱۰۱۳ھ
جامع ترمذی، محمد بن عیسیٰ بن سورہ ترمذی ۲۷۹ھ
شرح زرقانی علی موطا امام مالک، محمد بن عبد الباقی بن یوسف الزرقانی
سنن ابن ماجہ، امام محمد بن یزید ابن ماجہ ۲۷۳ھ
سنن نسائی، امام ابو عبد الرحمن بن شعیب نسائی ۳۰۳ھ
صحیح بخاری، امام محمد بن اسماعیل بخاری ۲۵۶ھ
صحیح مسلم، امام مسلم بن حجاج القشیری ۲۶۱ھ

کتب سیرت وفضائل

اثبات النبوة، مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی
الخصائص الکبریٰ، امام جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی ۹۱۱ھ
السیرۃ النبویہ صلی اللہ علیہ وسلم، احمد بن ذہبی دخلان الشافعی ۱۳۰۴ھ
الشمائل الشریفہ صلی اللہ علیہ وسلم، امام جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی ۹۱۱ھ
الشمائل لترمذی، محمد بن عیسیٰ بن سورہ ترمذی ۲۷۹ھ
الشفاء، قاضی عیاض ماکی ۵۴۴ھ
اقتیازات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، ڈاکٹر خلیل ابرہیم ملا خاطر
انموذج اللیب فی خصائص الحبيب صلی اللہ علیہ وسلم، امام جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر
السیوطی ۹۱۱ھ
الارغویہ شرح شمائل الترمذیہ، امیر شاہ گیلانی
تذکرۃ الانبیاء، عبد الرزاق بھتر الوی صاحب
حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین، امام یوسف بن اسماعیل البہانی

۱۳۵۰ھ

جامع المعجزات، الشیخ محمد الواعظ الرھاوی

جواہر البحار فی فضائل النبی المختار صلی اللہ علیہ وسلم، امام یوسف بن اسماعیل مہمانی ۱۳۵۰ھ

خصائص الصخری، امام جلال الدین عبدالرحمن بن ابی بکر السیوطی ۹۱۱ھ

سرور القلوب بذكر المحبوب صلی اللہ علیہ وسلم، مولانا تقی علی خان بریلوی

سیرت رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم، علامہ نور بخش توکلی

شرف مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، عبدالملک بن محمد بیٹا پوری ۱۲۰۷ھ

غایۃ السکون فی الخصائص رسول صلی اللہ علیہ وسلم، عمر بن علی الشافعی ۸۰۴ھ

مدارج النبوة، شیخ عبدالحق محدث دہلوی

مدارج النعت، ادیب رائے پوری

معجزات النبی من کتاب البدایہ، اسماعیل بن کثیر دمشقی ۷۷۳ھ

مقام رسول صلی اللہ علیہ وسلم، مفتی منظور احمد فیضی صاحب

منتقى السکون علی وسائل انوار الشرائع، عبداللہ بن سعید

المکی ۱۲۱۰ھ

نشرطیب، مولوی اشرف علی تھانوی ۱۳۶۹ھ

کتاب لغت وادب

اصحاح تاج اللغة وصحاح العربي، اسماعیل بن حماد الجوهري

الخماسة البحرية، احمد بن عبدالسلام ۶۰۹ھ

الکامل فی اللغة وادب، محمد بن یزید البردسلي ۲۸۵ھ

المنجد عربي، لويس معلوف

تاج العروس من خواہر القاموس، سید مرتضیٰ حسینی

دیوان المعانی، حسن بن عبداللہ بن سہل ۵۳۹۵ھ

فیروز اللغات عربی اردو، فیروز سنز لمیٹڈ

کتاب المصونی الادب، حسن بن عبداللہ بن سعید ۵۳۸۴ھ

لسان العرب، ابن منظور

محاضرات الادباء ومحاورات الشعراء، حسن بن محمد المعروف راغب اصفہانی

۵۵۰۲ھ

کتاب عقائد

الاعلام بمافی دین الصاری من الفساد والادھام واظہار محاسن اسلام، ابو عبداللہ

محمد بن احمد القرطبی ۶۷۱ھ

شرح المقاصد، سعد الدین مسعود بن عمر تفتازانی ۸۹۳ھ

شرح عقائد نسفی، سعد الدین مسعود بن عمر تفتازانی ۸۹۳ھ

مجددی عقائد و نظریات، عبدالحکیم خان

کتاب منطق

القطبی، قطب الدین محمد بن محمد ۷۶۶ھ

تسهیل القطبی، محمد ظفر مبین

سراج التہذیب فی حل شرح التہذیب، منظور الحق دیوبندی

شرح التہذیب، علامہ سعد الدین تفتازانی ۸۹۳ھ

نبراس التہذیب، نعیم احمد دیوبندی

کتاب جامعہ

- اتمام الدررية لقراء العقاية، عبد الرحمن بن أبي بكر السيوطي ٩١١هـ
احسن ما سمعت، عبد الملك بن محمد بن اسماعيل ٢٢٩هـ
اشارات اعجاز في مظان الایجاز، بدیع الزمان النوری ١٣٤٩هـ
الادب الشرعية، محمد بن مفلح حنبلي ٨٦٣هـ
الایضاح في علوم البلاغة، محمد بن عبد الرحمن ٤٣٩هـ
البرهان، مفتي محمد امين صاحب
الشهاب الثاقب، حسين احمد مدني ١٩٥٤هـ
الضاحتين، حسن بن عبد الله بن سهل ٣٩٥هـ
المملل والمحلل، محمد بن عبد الكريم ٥٢٨هـ
النجوم الظاهرة في ملوك القاهرة، يوسف بن تفری ٨٤٣هـ
النوار محمدية ﷺ ضياء الله قادري صاحب
تاريخ اسلام ووفيات المشاهير والاعلام، شمس الدين محمد بن احمد ٨٢٨هـ
تاريخ دمشق، علي بن الحسن ابن عساكر ٥٤١هـ
تكریم المؤمنین، نواب صدیق حسن خان بھوپالی
تمتہ معارج النبوة في مدارج الفتوة، علامہ معين الدين كاشفي
جمال وكمال حبيب ﷺ منور حسين عثمانی
حاهيتا قليوبي وعميره، احمد سلامه قليوبي واحمد ابريسى عميره
حدائق بخشش، امام احمد رضا خان فاضل البريلوي
دروس لشيخ سلمان عمودة، سلمان بن فهد بن عبد الله العمودة
ديوان حستان، حضرت حستان بن ثابت انصاري رضي الله عنه

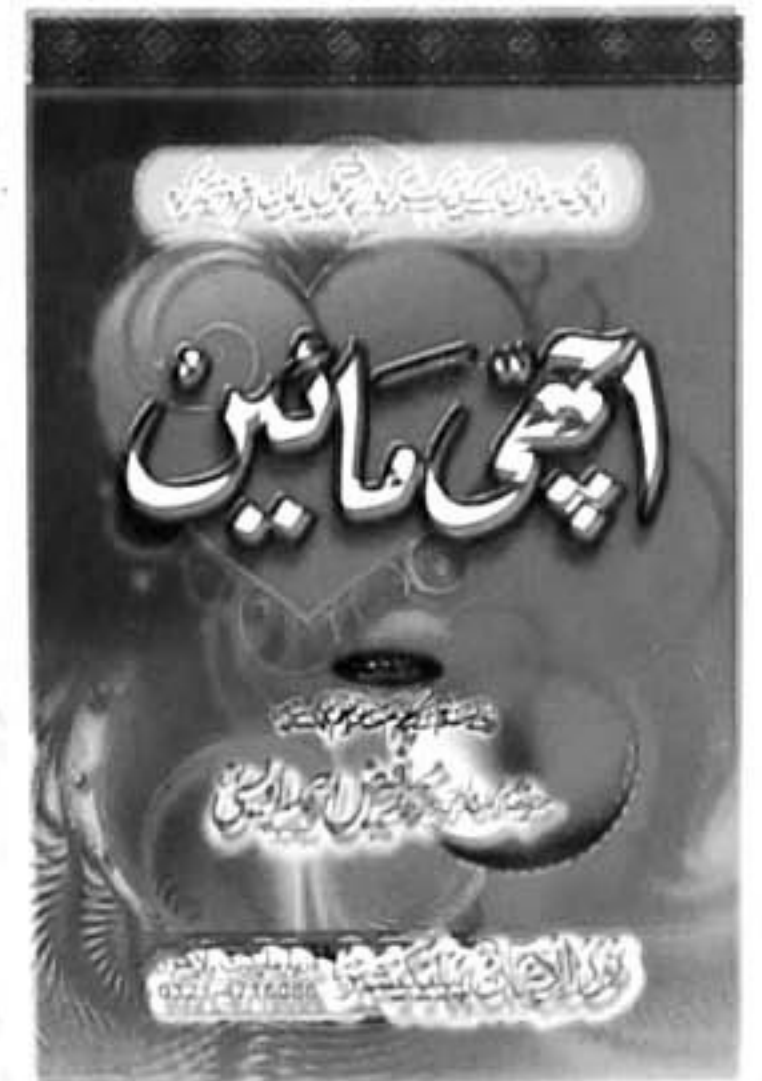
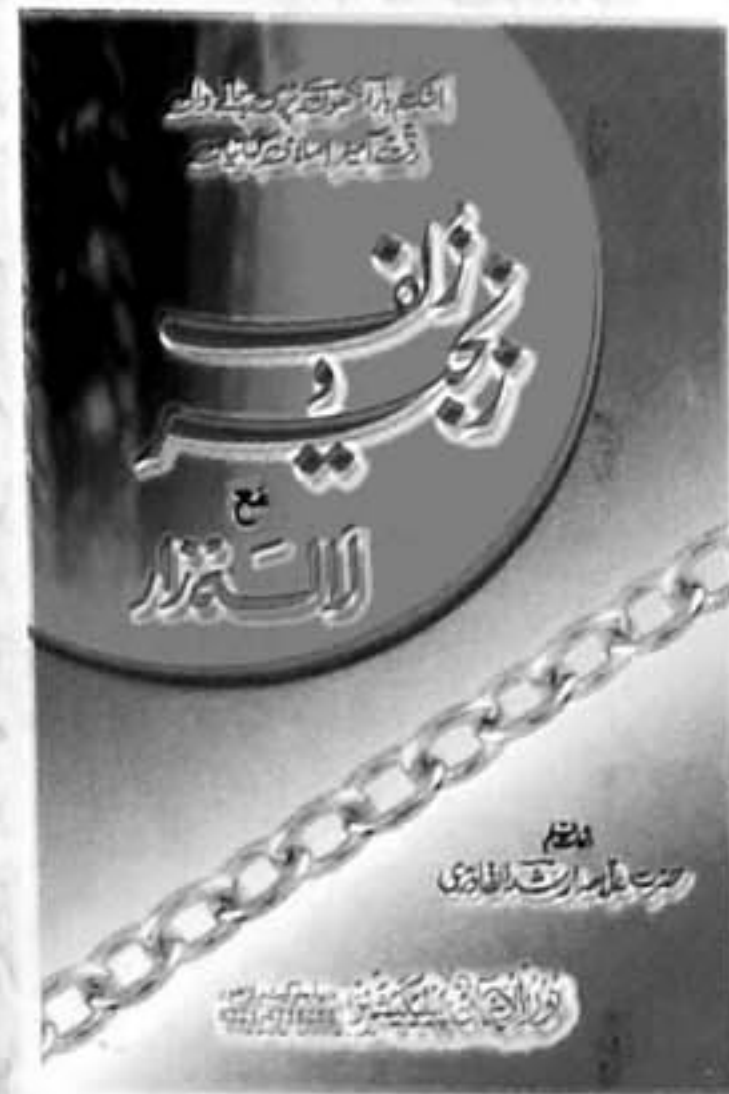
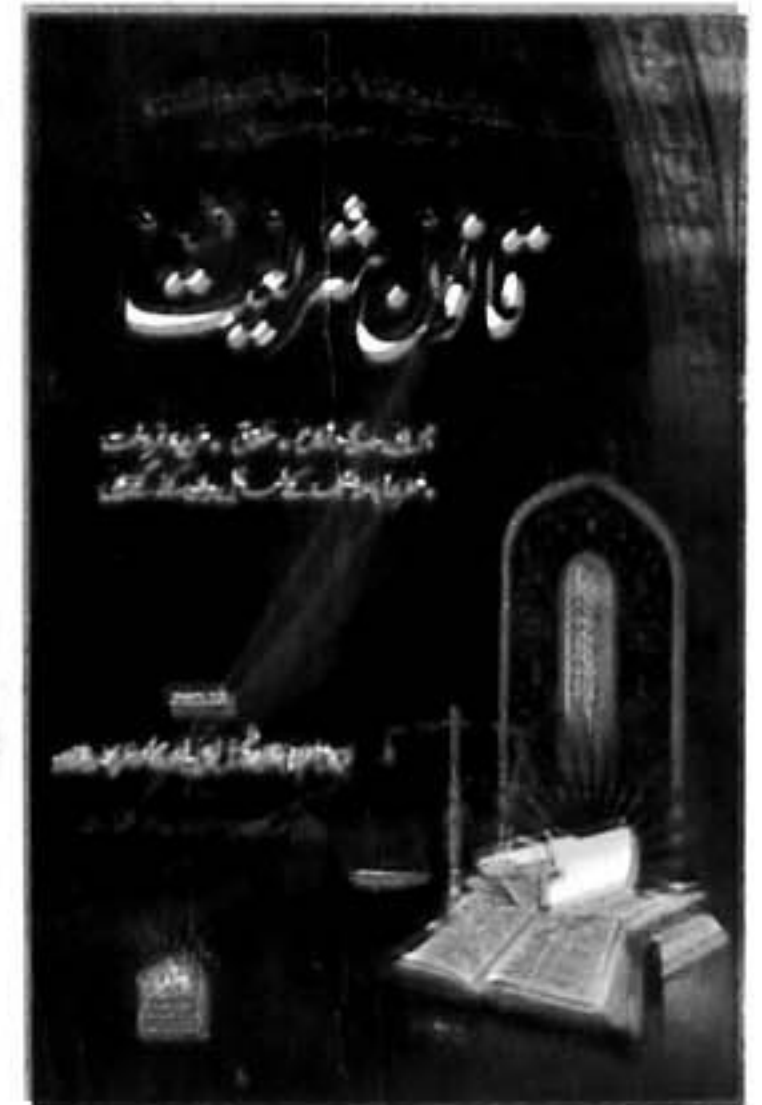
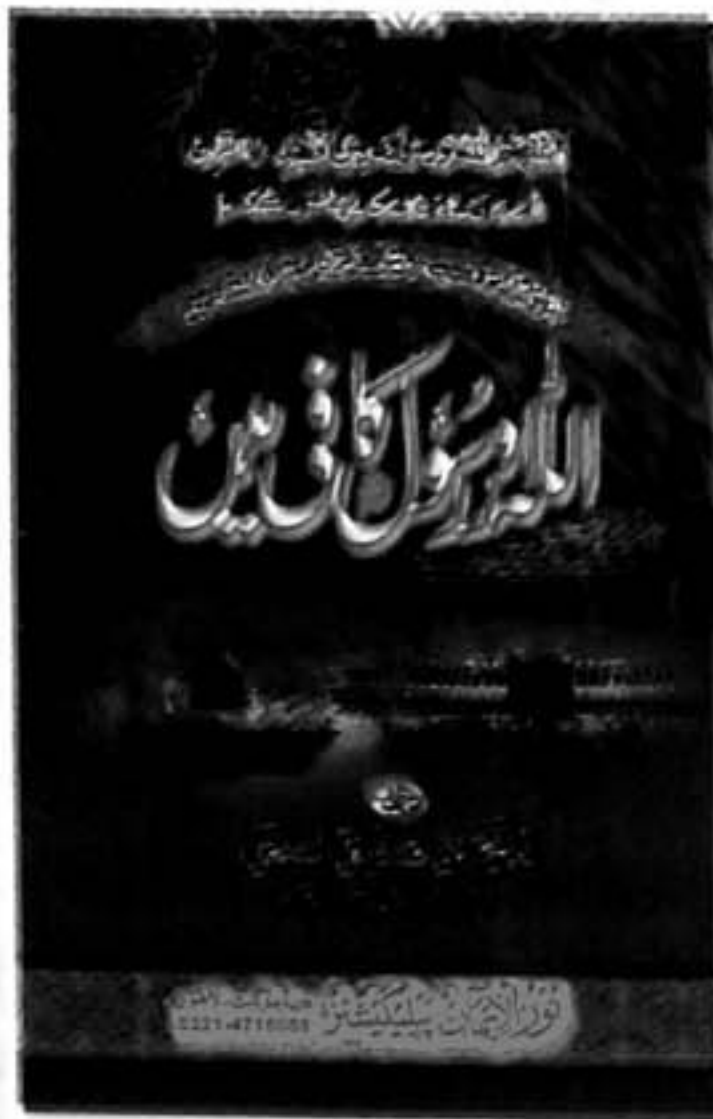
- قصده اطیب النعم . شاہ ولی اللہ دہلوی
قصیدہ برودہ ، امام شرف الدین بوسیری
کتاب التعریفات ، سید شریف جرجانی ۸۱۶ھ
کلیات امداد ، حاجی امداد اللہ کی
معاهدہ تصویب علی شواہد الخس ، عبد رحیم بن عبدالرحمن ۷۳۹ھ
مفتاح العلوم ، یوسف بن ابی بکر ۶۲۶ھ
نور القیس ، یوسف بن احمد بن محمود ۶۷۳ھ
نہایۃ المحتاج الی شرح المنہاج ، محمد بن احمد بن حمزہ ۱۰۰۲ھ



<https://ataunnabi.blogspot.in>

Marfat.com

[for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari](https://archive.org/details/@zohaibhasanattari)



قراچی پبلیکیشنز
میلاد پوک - گو حبر انوال
055-4237699